خبردار ہو جاوے اور دونوں فائدہ پاوے * ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا
اور دوسرا مسئلہ جاننے کا * اور غرض اس خاص کی اس رسالے کے لکھنے
سے یہی ہے کہ عورتیں ہندوستان کی خصوصا اس دیار کی جو حیض اور
استحاضہ کے مسئلہ سے نہایت نادان ہیں بلکہ ہرگز واقف نہیں ہیں
وہ بھی واقف ہو جاویں * سو مناسب ہے کہ انکے مرد انکو [illegible]
پڑھاویں تاکہ وہ سب خبردار ہو کے بخوبی اچھی طرح سے نماز اور
روزہ ادا کریں اور ان کو سمجھا دیویں کہ تم جب فراغت
پاتی ہو تب اپنے پڑوس کی عورتیں بڈھی اور جوان اور
لڑکیوں کو جمع کر کے مسئلہ سنایا کرو * اسکا ثواب اللہ تعالی
تم کو بہت سا دیگا اور اس بات میں اللہ اور رسول کی خوشی ہے *
اور عورتوں کو خبردار کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا
اٹھائیسویں سپارہ سورہ تحریم میں * یا ایہا الذین آمنوا قوا
انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ * اسکے معنے
ہیں اے مسلمانوں نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنیکے سبب سے
اور نگاہ رکھو اپنی جورو اور لڑکوں کی جان کو نصیحت کے باعث سے
آگ سخت سے کہ جسکی ایندھن آدمی کافر اور پتھر ہیں * تو اب
مسلمانوں کو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہوں کو ترک کریں اور اپنی جورو
اور لڑکوں کو بھی دین کی باتیں سمجھاویں جس میں وے سب
بھی اور آپ بھی آگ سے بچے رہیں اور بہشت میں جا کر بسیں
اور اگر پڑھا نے بھی نہ سکیں تو اس رسالے کے مسئلہ پڑھ پڑھ کر ان

عورتون و ... ہین * اور اِس رسالے مین اکثر باتین جب کہ نام لینا زبان ہندی مین کہ یہ معلوم ہوتا ہی اسکو ہندی ہمین کی زبان عربی مین لکھا اسکی ہندی پڑھانے والے سمجھا دیوینگے * اور اس رسالے کو بہت مختصر کیا تا کہ پڑھنے مین مشکل نہ معلوم ہووے *

* پہلا باب ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت مین

اور اِس باب مین دو فصلین ہین *

* پہلی فصل ایمان کے بیان مین *

جانو تم سب اسی بہائی جو کہ ایمان پر ہی سب نیکیون کا اور جڑ ہی سب عبادتون کی * اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے درست نہین ہی اور ایمان کے دو رکن ہین اقرار کرنا زبان سے اور دل سے سچ جاننا ان سب چیزون کو جو پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے ہین وہ سب سچ اور درست ہی * اور ایمان دو طرح پر ہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل * ایمان مجمل یہہ ہی کہ کہے تو * اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ * اسکے یہہ معنے ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور صفتون کے ساتھ ہی اور قبول کیا مین نے اسکے سب حکمون کو * اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قبول کیا مین نے دین مسلمانی کو اور جو کچھ کہ اسمین ہی اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سے اور جو کچھ کہ اسمین ہی اور دین مسلمانی حق ہی اور دین کفر جھوٹا * اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہی * کلمہ طیب یہہ ہی * لَا اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ * الله کے سوا کوئی دوسرا معبود
بندگی کے لایق نہیں اور محمد ﷺ الله کے بھیجے ہیں اور کلمہ شہادت
یہ ہے * اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ * میں گواہی دیتا ہوں کہ الله کے سوا
کوئی دوسرا معبود بندگی کے لایق نہیں جس حال میں کہ وہ اپنی
صاحبی میں اکیلا ہے اسکا کوئی ساجھی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد ﷺ الله کے بندے ہیں اور اسکے بھیجے * اور ایمان مفصل
یہ ہے کہ کہے تو * اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ *
ایمان لایا میں الله تعالی پر اور اسکے سب فرشتوں پر اور اسکی
سب کتابوں پر اور اسکے سب پیغمبروں پر کہ پہلے انکے بہتر آدم
صفی الله ابو البشر صلوٰۃ الله تعالی علی نبینا وعلیہ اور آخری انکے
پیغمبر ہمارے رسول الله محمد ﷺ سید البشر ہیں اور ہمارے
پیغمبر صلعم بیٹے عبد الله کے ہیں اور عبد الله بیٹے عبد المطلب کے
اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المناف کے
اور پیغمبر ہمارے محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم برحق تھے اور سب
پیغمبروں سے افضل اور اپنی امت پر بہت مہربان اور خاتم تمامی
پیغمبروں کے * اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعوی پیغمبری کا کرے
تو وہ جھوتا ہے یہی دین قیامت تک جاری رہیگا * اور ایمان لایا میں
قیامت کے دن پر اور نیکی اور بدی پیدا کرنے پر کہ سبکا پیدا

مگر نہیں الا اللہ تعالی ہی * اسواسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب
چیزونکا پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہی تو پھر بندونکے کام کا پیدا کرنیوالا
بھی اللہ تعالی ٹھہرا * مگر اللہ تعالی ایمان اور بندگی اور نیکی سے
راضی ہوتا ہے اور کفر اور گناہ سے ناراض * اور ایمان لاوین
مرنے کے بعد زندہ کرنے پر * اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل
لانا بھی درست ہے مگر بعضون کے نزدیک بغیر ایمان مفصل کے ایمان
درست نہیں * سو بہتر یہہ ہے کہ ایمان مفصل لاوے تاکہ سب کے
نزدیک ایمان درست ٹھہرے * اور اسبات کو جاننا چاہیے کہ
رکن اصلی ایمان کا دلمین یقین کرنا ہے اُن سب چیزونکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہین * لیکن اقرار کرنا زبان سے
شرط جاری کرنے حکمونکی ہے دنیامین * پھر اگر کوئی آدمی دل مین
یقین رکھے اور زبان سے اقرار نکرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے
نزدیک اور کافر ہووے خلق کے نزدیک * اور جو آدمی زبان سے
اقرار کرے اور دل مین یقین نہ رکھے تو وہ آدمی مومن ہووے خلق کے
نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق
کہتے ہین * اور جو آدمی کہ دل مین یقین رکھتا ہے اور زبان سے
بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہہ وہ مومن
پکا ہے * تو مناسب ہے آدمی کو کہ دل مین یقین رکھے اور زبان سے
بھی اقرار کرے تاکہ مومن حقیقی ہووے * اور ایمان کی سب
شرطونمین سے ایک شرط یہہ ہے کہ اللہ پر اور دنیا مینکے احوالون پر

سچے دیکھے ایمان لانا اور یقین کرنا اور اللہ کے حلال کو حلال جاننا
اور اللہ کے حرام کو حرام بوجھنا * اور جو آدمی کہ اللہ کے حلال کو
حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا
اور حکم ایمان کا یہہ ہی کہ جب کوئی کافر ایمان لاوے تب جان اپنی
اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور کسی کو روا نہووے کہ اُسکے
جان اور مال پر مزاحمت کرے * اور آپکو بے حکم شرع کے
رنج دینا حرام ہی اور خاتیب ہین وہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے
خلاص پاوے *

فصل دوسری نماز کی فضیلت ہین *

جانو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتون کی جڑ نماز ہی اور
نماز دین کا کھمبا ہی جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا
فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ * معنے اسکے یہہ ہین کہ نماز دین کی تھونی ہی
جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہی کہ اُسنے اپنے دین کو قایم رکھا
اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا ہی کہ اُسنے اپنے دین کو
خراب کیا * سو مناسب ہی مسلمان کتین کہ نماز ادا کرین کہ جس
مین دین قایم رہے اور نماز کی بزرگی ظاہر ہی زیادہ بیان کرنے سے
طول ہوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہی اور نماز کی کنجی پاکی بغیر پاکی کے
نماز درست نہین ہی * اور پاکی کئی قسم کی ہی ہم سب قسمونکو
بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی *

* دوسرا باب طہارت کے بیان مین اور اسباب مین تیرہ فصلین ہین *

* پہلی فصل وضو کے بیان میں *

جسوقت آدمی چاہے کہ نماز ادا کرے تو پہلے اگر بے وضو ہووے تو وضو
کرلیوے اور اگر حاجت نہانیکی ہووے تو غسل کرلیوے * اگر وضو اور غسل
نکرسکے کسی عذر سے تو وہ تیمم کرلیوے * ان سبکا صاف صاف بیان
آگے آویگا انشاء اللہ تعالی * اب پہلے بیان وضو کا ہے * وضومیں چار چیز
فرض ہیں اور جسکی گھنی داڑھی ہو تو اسکے واسطے پانچ چیز فرض ہیں *
پہلے منہہ دھونا بال جمنے کی جگہہ سے تھڈی کے نیچے تک اور ایک کانکی
لہر سے دوسرے کانکی لہر تک * اور جسکی گھنی داڑھی ہووے
تو اسکے واسطے پانی پہنچانا داڑھی کے بال کے نیچے فرض نہیں ہے
اور جس مقام پر زخم ہو اور پانی ضرر کرتا ہو اور پٹی کے نیچے جو
جراح نے فصد لیکر باندھی ہے اور پٹی کے نیچے جو ٹوٹے عضو پر باندھی
جاتی ہے پانی پہنچانا فرض نہیں ہے مسح کرے سو اسکا بیان آگے آویگا
انشاء اللہ تعالی * اور آنکھ کے اندر بھی پانی پہنچانا فرض نہیں مگر
پلکوں کو دھونا فرض ہے * دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں تک
تیسرے دونوں پانوںکا دھونا ٹخنوں تک جسکو گٹے کہتے ہیں اور بعضے
ٹخنا کہتے ہیں اور وہ ایک ہڈی ہے پانوں اور ستنگاری کے جوڑ پر باہر
ابھری ہوئی * چوتھے مسح کرنا چوتھائی سرکا * پانچوان داڑھی والے کو
مسح کرنا چوتھائی داڑھی کا اور مسح کے یہہ معنے ہیں کہ ہاتھ کو ترکرکے
تلیک بدن پر پہنچانا * اور مخفی نرہے کہ وضو کرنے والے کو اختیار
اسبات کا ہے کہ مسح کرنیکے واسطے لوٹے تک کے پانی سے اپنے ہاتھ کو ترکرکے

مسح کرے یا کسی بدن کے دھونے کے بعد جو اُسکے ہاتھ مین تری
باقی رہے اُس سے مسح کرے * لیکن اگر کسی بدن کے مسح
کرنے کے بعد جو تری ہاتھ مین رہ جاوے تو اُس تری سے مسح
کرنا درست نہین ہی * اور اسیطرح ہر کسی دھوئے ہوئے
بدن سے یا مسح کئے ہوئے بدن سے تری ہاتھ مین لگا لینا اور مسح
کرنا درست نہین * اور موزون کے مسح کرنے مین بھی یہی حکم ہی
جو مذکور ہوا * فایده * جاننا چاہیے کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک
چوتھائی ڈاڑھی کا مسح کرنا فرض ہی اور امام ابو یوسف رح کے
نزدیک تمام ڈاڑھی کا مسح کرنا فرض ہی اور چوتھائی اُسی
ڈاڑھی کی مراد ہی جو منہہ کے چمڑے سے لگی رہے اور نہ وہ ڈاڑھی
جو کہ ٹھڈی کے تلے ہووے * مسئلہ * اگر کوئی شخص ڈاڑھی کے
مسح کرنے کے بعد ڈاڑھی مونڈوا ڈالے یا ترشوا ڈالے
تو مسح کو نہ پھیرے جیسا وضو کرنے کے بعد ناخنون کے تراشنے سے
ناخن کے اندر کے بدن کا دھونا لازم نہین ہوتا * اور سنتین
وضو مین بہت ہین * فایده * جو شخص کہ سو کے اٹھے اسکے تئین
دونون ہاتھ گٹّے تک دھونا تین بار استنجا کرنے کے پہلے اور بعد
استنجا کرنے کے بھی سنت ہی اور بے دھوئے کسی برتن مین ہاتھ
نہ ڈالے * صورت اُسکی یہہ ہی کہ اگر چھوٹا برتن ہووے جو ہاتھ
سے اُٹھ سکے جس طرح بدھنا یا لوٹا تو اسکو بائین ہاتھ سے اٹھاوے
اور دہنا ہاتھ دھووے تین بار * پھر دہنے ہاتھ مین اسکو

لیوے اور بائیں ہاتھہ دھووے تین بار * اور اگر بڑا برتن ہووے کہ ہاتھہ سے نہ اٹھہ سکے جس طرح مٹکا اور اگر اسکے ساتھہ کوئی چھوٹا برتن جس طرح بھرا لوٹا یا آبخورا موجود ہووے تو اس سے پانی نکالے اور اسیطرح جیسا اوپر لکھا اپنے دونوں ہاتھہ دھووے اور اگر چھوٹا برتن موجود نہووے تو اپنے بائیں ہاتھہ کی انگلی کو خوب جمع کرے کہ جس میں پانی آسکے پھر اُس برتن میں ڈالے اسیطرح پر کہ ہتھیلی نہ ڈوبے اور پانی نکال کے بائیں ہاتھہ سے دہنے ہاتھہ پر ڈالے اور ایک انگلی سے ایک کو ملے اسیطرح تین بار کرے تب فراغت سے دہنے ہاتھہ کو مٹکے میں ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے * اور یہہ اسوقت میں ہی کہ جب ہاتھہ میں کوئی ناپاکی معلوم نہووے * اور اگر ناپاکی ہاتھہ میں معلوم ہووے تو ایسا بچاکے دھووے کہ جس میں برتن ناپاک نہو جاوے * خلاصہ یہہ ہی کہ جس انگلی میں ناپاکی معلوم ہووے تو اُسکو نڈوباوے یا کسی دوسری طرح سے بچاوے جس میں برتن وغیرہ ناپاک نہو جاوے کیونکہ یہہ بچانا فرض ہی یہہ مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا * اب بیان سنت وضوکا کرتے ہیں * پہلے دونوں ہاتھہ گٹے تک دھونا تین بار * اور اوپر جو بیان کیا سواسی کا بیان تھا اُسمیں ایک فائدہ نکلا اور بات ایک ہی ہی * دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرتے وقت اور نام لینے سے یہہ مراد ہی کہ یہہ لفظین کہے * بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ

بنا طلٌ اَلاِسْلَامُ نُوْرٌ وَّ الْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ * تیسرے مسواک کرنا اور
مسواک ناخ درخت کی ہووے اور لنبی ایک بالشت کی اور
موتی کن انگلی کے موافق * چوتھی کلی کرنا تین بار * پانچویں غرغرہ کرنا
یعنے اُسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہہ مین لیا ہی * چھٹی
ناک مین پانی کرنا * ساتوین داڑھی کا خلال کرنا * صورت اُسکی
یہہ ہی کہ داڑھی کے نیچے سے اُنگلی اوپر کو لیجاوے اوپر سے
نیچے کو نہ لاوے * آٹھوین خلال کرنا ہاتھہ اور پیر کی اُنگلیونکا *
نوین تین بار دھونا ہر بدن کا * دسوین مسح کرنا تمام سر کا
ایک بار * گیارھوین مسح کرنا دونون کانونکا اُسی پانی سے
جو سر کے مسح سے بچا ہی ہاتھہ مین دوسرا پانی نہ لیوے * بارھوین
نیت کرنا * تیرھوین ترتیب وضو کی نگاہ رکھنا * یعنے پہلے منہہ
دھووے تب بعد اُسکے دونون ہاتھہ تب بعد اُسکے سر کا مسح
تب بعد اُسکے دونون پاؤن * چودھوین تراتر دھونا بدن کا یعنے
ایک بدن دھووے وہ سوکھنے نہ پاوے کہ دوسرا بدن دھووے *
پندرھوین استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے دھونا افضل ہی
اور فتوی بھی ہی کہ پانی سے دھونا سنت ہی اور یہہ سنت اُسوقت
ہی کہ وہ مکان درم شرعی سے کمتر ہووے اور اگر زیادہ تر ہووے
تو اُس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کے برابر ہووے
اُسوقت دھونا واجب ہی اور استنجا کرنیکی ترکیب اور درم شرعی
کا اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی * اور مستحب وضو مین

دو چیز ہیں * پہلے دہنی طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا
دوسرے مسح کرنا گردن کا * مکروہ وضو میں چار چیز ہیں * پانی منھ پر
سخت مارنا اسقدر کہ چھینٹ پڑے اور بے عذر بائیں ہاتھ سے
منھ میں پانی کرنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کے درمیان میں * اور تین
بار سے زیادہ بدن دھونا * دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان میں *
جو چیز کہ دونوں راہ سے باہر آوے یعنے آگے اور پیچھے سے
تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی آگے سے کیا چیز جسطرح سے پیشاب
اور منی اور مذی اور ودی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے
نکلے خواہ ذکر سے * فایدہ * مذی ایک پانی ہی کہ شہوت کی حالت میں
باہر آتا ہی اور اسکے باہر آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی
اسکے الٹے ہی کہ اسکے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہی * اور
ودی ایک پانی سفید ہی پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہی * اور پیچھے سے
کیا چیز جسطرح سے غایط اور ہوا اور کیڑا * اور بدن سے خون
اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور بہنا اس مکان تک
جسکا دھونا غسل اور وضو میں فرض ہی وضو کو توڑتا ہی * یہانتک
کہ اگر کسی کے سوئی بدن میں گڑ آیا اور لہو بھر آیا مگر بہا نہیں
تو وضو نہیں ٹوٹتا * یا آنکھ میں سے خون نکلا مگر آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو
نہ ٹوٹیگا * یا ناک میں سے لہو بندھا ہوا سوڑکے دانے کی طرح اگر
نکلے تو وضو نہ ٹوٹیگا * اور اگر منھ سے خون نکلا تو اگر تھوک زیادہ ہی
تو نہ ٹوٹیگا * اور خون زیادہ ہی تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون اور تھوک

دونون برابر هي تو وضو توتيگا اور اگر بهه برابر هونيکا اعتبار رنگ
ديکهکے کرينگے سو اگر تهوک سرخ هوگا تو وضو توتيگا اور اگر زرد هوگا
تو نه توتيگا * وضو والے نے کوئی چيز دانت سے کاتا اور اُس مين
خون کا اثر پايا يا مسواک کيا اور مسواک مين خون کا اثر پايا تو وضو نه توتيگا
جبتک کر خون کا بهنا نه معلوم هوگا يهه فتوا ہے عالمگيری مين هي اور
قی کا آنا منهه بهر کے خواه کهانا هووے خواه پت خواه پانی * اور
اگر خون بندها قی کرے منهه بهر کے تو وضو توتيگا اور اگر خون پتلا
قی کرے تو اس حالت مين اگر خون تهوک سے کم هووے تو وضو
نه توتيگا اور اگر خون اور تهوک برابر هي تو وضو توتيگا * اور خون
تهوک سے بهت هي تو خواه نخواه وضو توتا ہے * اور اگر قی منهه بهر کے
نه کيا خواه بلغم قی کيا تو وضو نه توتيگا * اور نيند اُس شخص کی جو ليتا هي
يا کسی چيز پر تکيه لگائے سو گيا اس طرح پر که اگر وه چيز تال ليوين
تو گر پرتے وضو تورتی هي * اور نماز مين اگر سو جاوے وضو نهين توتا
کهرا هو يا بيتها رکوع مين هو يا سجدے مين * اور بےهوشی سے
وضو جاتا هي اور ديوانگی سے اور مستی سے جس کو هندی مين نشا
کهتے هين اور نشے سے وضو تب توتتا هي که اُسکی چال مين فرق
آوے * اور هنسنا قهقهه مار کے نمازی بالغ کا جس نماز مين رکوع اور سجده
هي وضو کو تورتا هي * اور اگر لرکا نماز مين هنسا تو وضو نه توتيگا اور اگر
جنازے کی نماز مين يا تلاوت کے سجدے مين کوئی هنسا بالغ هو
يا لرکا تو وضو نهين توتتا هي * مگر جس مين هنسا هي وه باطل هو جاوے

یعنے جنازیکی نماز اور سجدہ تلاوت باطل ہو جاوے اور ہنسنے کا تین قسم ہی * پہلا قسم قہقہہ کہ آپ سنے اور جو اُسکے پاس ہی سو بھی سنے تو اُس سے نماز باطل ہوتی ہی اور وضو بھی توٹتا ہی * اور دوسرا ضحک کہ آپ سنے اور اُسکے پاسکا آدمی نہ سنے تو اُس سے نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی * اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنے نہ دوسرا مگر دانت سفید ہووے تو اُس سے نہ وضو جاوے نہ نماز باطل ہووے * اور مباشرہ فاحشہ وضو کو توڑتی ہی * اور اُسکے یہہ معنی ہیں کہ عورت اور مرد دونوں ننگے ہووین اور مرد کا اندام نہانی عورتکے اندام نہانی کو چھووے اور اندر نہ جاوے اور نہ انزال ہووے تو اُس سے وضو توٹیگا * اور اگر مرد عورت کو چھوے یا عورت مرد کو یا زخم میں سے کیڑا گرے یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کی پستان میں سے دودھ نکلے یا کسی کے تھوک یا پیٹ یا آنسو یا پسینا نکلے تو اِن سب صورتوں میں وضو نہیں توٹتا * اگر مرد کے پیشاب کے سوراخ سے کیڑا گرے تو شرح وقایہ میں ہی کہ وضو نہ توٹے اور عالمگیری میں ہی کہ اگر عورت یا مرد کے پیشاب کے مقام سے کیڑا نکلے تو وضو توٹے * تو احتیاط ہی وضو کرنے میں *

* تیسری فصل غسل کے بیان میں *

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں * کلی * اور ناک میں پانی کرنا * اور تمام بدن دھونا یہان تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا ناخون کے اندر رہا اور غسل کیا تو درست نہیں ہی کیونکہ اُس مقام میں پانی نہ پہنچا تو

مناسب هي كه پاني ناخون مين بهي پهنچاوے * اور اگر ناخون كي ميان
هي يا مٹي سانا اور ناخون مين مٹي بهري رهي توغسل درست هي كيونكه
ميان اُسي مقام سے پيدا هوا هي اور مٹي مين پاني پهنچ جاويگا اور اسطرح
اگر مهندي كا رنگ يا تيل ملا هي بدن مين اور غسل كيا تو درست هي
اور اگر كان مين بالي هي اور جانا كه بغير بالي كے پهرائے پاني
نه پهنچيگا تو بالي كو پهراوے اور اگر جانے كه بغير پهرائے
پهنچيگا تو نه پهراوے * اگر بالي اُتاري گئي اور اُسكا سوراخ
بند هو گيا مگر تهوڑا سا باقي هي اسطرح پر كه اگر پاني پهنچاوے تو پهنچے
اور اگر غفلت كرے تو نه پهنچے تو پاني پهنچاوے اور زياده تكلف
نه كرے كه لكڑي يا دوسري چيز سے پهنچاوے اور اگر هاتهه مين انگوٹهي
تنگ هووے تو اُسكے نيچے بهي پاني پهنچاوے * اور جسكا ختنه نهوا
هووے تو وه بهي پاني چمڑے كے اندر پهنچاوے * اسيطرح اگر
پيشاب ٹپكا مگر چمڑے كے باهر نهوا تو وضو ٹوٹيگا * اُس چمڑے كا
حكم باهر كا هي * اور بدن ملنا فرض نهين هي * اور احتياط كرے كه تمام
بدن تر هو اگر ايك بال تر نهوگا توغسل درست نهوگا * اور سنت
هي غسل مين دونون هاتهه گٹے تك دهونا * اور اندام نهاني غسل كے
پهلے دهونا * اور تن سے ناپاكي دهونا اگر لگي هووے * اور وضو كرنا
جسطرح نماز كے واسطے كرتا هي مگر پانون نه دهووے * پهر جاري
كرے پاني بدن پر تين بار * تب پانون كو دهووے اُس
مكان سے ٹل كر * يه اُس وقت مناسب هي كه جب ايسي جگهه پر

ہووے کہ پانی جو بدن سے گرے تو وہان جمع ہووے * اور اگر
چوکی یا پتھر یا تختے پر ہووے تو پانون اُسی مکان پر وضو کے
ساتھ ہی دھووے * اور مستحب ہی غسل مین بدن کا ملنا * مسئلہ *
اور چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتون پر فرض نہین ہی
جب وقت کہ بال کی جڑ بھیگی کفایت ہی چوٹی نہ کھولے * اور یہہ
حکم فقط عورتون کے واسطے ہی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق
کہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا تھا * یَکْفِیْكِ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ
اُصُوْلَ شَعْرِكِ * اسکے یہہ معنے ہین کہ کفایت کرتا ہی تجھکو جب
کہ پہنچے پانی تیرے بالون کی جڑ مین * اور جس عورتکی چوٹی گندھی
نہ ہووے تو اُس حالت مین اُسکو پانی پہنچانا تمام بال مین فرض ہی *
اور اگر کوئی مرد چوٹی گندھے ہووے تو اُسکو چوٹی کھولنا اور تمام
بال مین پانی پہنچانا فرض ہی * اگر ایک بال خشک رہیگا تو وہ بدن
ناپاکی باقی رہیگی * اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہی
نکلنا منی کا کود کے شہوت کے ساتھ جاگتے مین ہو خواہ سوتے مین
یعنے منی گرتے وقت شہوت ہووے * یہان تک کہ اگر منی
بے شہوت گرے تو غسل فرض نہووے اور سوتے مین جو ہوتا ہی
اُسکو احتلام کہتے ہین اور احتلام مین عورت مرد دونون کے واسطے
ایک ہی حکم ہی یعنے غسل فرض ہوتا ہی احتلام سے عورت کو ہووے
خواہ مرد کو * اور غائب ہونا حشفہ کا عورت کے اندام نہانی مین
اگرچہ انزال نہووے عورت اور مرد دونون پر غسل فرض کرتا ہی *

اور بریتن غائب ہونے سے بھی دونون پر غسل فرض ہوتا ہی
نعوذ باللہ منہا * اور دیکھنا منی یا مذی کا کپڑے مین سو اٹھ کے
غسل فرض کرتا ہی * اور حیض اور نفاس کے خون کا موقوف ہونا
غسل فرض کرتا ہی اور حیض و نفاس کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ
تعالی * اور چار غسل سنت ہین پہلے جمع کا * دوسرے عیدین کا
تیسرے عرفہ کے روز کا * چوتھے احرام کیوقت حاجیون کتین اور
دو غسل واجب ہی پہلا مردے کا غسل دینا زندون پر واجب ہی *
دوسرے غسل کرنا اُس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور جنب تھا اور اب
مسلمان ہوا واجب ہی اور اگر پاک رہا ہووے تو غسل واجب نہین
* اور تین غسل مستحب ہین جب کافر مسلمان ہووے اور وہ
ناپاک نرہا ہووے تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہی * اور اُس لڑکے
کا غسل کرنا کہ بے نشانی بلوغ کے جسطرح احتلام وغیرہ ہی اُسپر
حکم بالغ ہونیکا دیا جاوے یعنے پندرہ برسکی عمر ہونیکے سبب سے
اُسکو بالغ کا حکم دیوین * اور غسل شب برات کا مستحب ہی

* چوتھی فصل پانی کے بیان مین جس سے وضو درست ہوتا ہی *
وضو درست ہی مینہہ کے پانی * اور چشمے کے پانی اور برف سے
جب اسطرح پر ہووے کہ اُسکے دھونے سے ناپاکی چھوٹ
جاوے یعنے ایسا پتلا ہووے کہ پانی کی طرح بہے اور تپکے بندھی برف
سے وضو درست نہین * اور اگرچہ ان پانیونکی تینون صفتون سے
کوئی صفت بدل گئی ہووے بہت روز کے رہنیکے سبب یا کسی پاک

چیز کے چیز سے جسطرحسے متی یا زعفران یا صابون هی تو وضو درست هی * اۏر تین صفت پانی کی یهه هي * رنگ * اۏر بو * اۏر مزاه خلاصه یهه هي که اگر متی یا صابون یا زعفران کے ملنے سے پانی کا رنگ بدل گیا یا مزه یا بو بدل گئی تو وضو درست هوگا اۏر متی کهنے مین جو چیز که زمین کی جنس سے هي سب داخل هوگئی جسطرحسے بالو یا پتهر یا سرمه * اۏر زعفران اۏر صابون کهنے سے یهه غرض هي که وه چیز آپ پاک هووے یا آسکے ملنے سے کوئی چیز پاک کی جاوے * اۏر بهتے پانی سے وضو درست هي اگرچه نجاست پرتی هووے * اور نجاست کے پرتنے سے بهتا پانی ناپاک نهین هوتا جبتک ناپاکی کا کوئی اثر اُس پانی مین ظاهر نهووے اۏر اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزه بهتے پانی مین معلوم هووے تو وه بهی ناپاک هوجاتا هي * اُس سے وضو کرنا درست نهین اۏر جو پانی که سست بهتا هووے مگر گهاس اۏر پتی کو بهاوے تو وه بهی داخل هي بهتے پانی مین اۏر جب ایسے پانی سے وضو کرے که سست بهتا هو تو اسطرح پر بیتهے که غساله وضو کا پانی مین نملے * یا پانی کے اُتهانے مین دیری کرے یعنے غساله کو بهنے دیوے تب دوسرا پانی لیوے * اۏر غساله کهتے هین بدن کے دهون کو * مسئله * اۏر چهوتا حوض هووے اسطرح کا که ایک طرفسے اُسمین پانی آتا هي اۏر دوسری طرفسے بهتا هي تو اُس حوض مین سب طرف وضو درست هي * مسئله * اۏر درست هي وضو اُس پانی سے کہ جس مین جانور پانی کا پیدا هونیوالا مرا هووے

جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ * اور اس کہنے مین پانی کے
بہنیوالے جانور جو باہر پیدا ہوتے ہین اور پانی مین آکے رہتے ہین
نکل گئے جسطرح بطہی یا مرغ آبی * اسواسطے کہ انکے مرنے سے
پانی نجس ہوگا اور جسکے بدن مین بہتا لہو نہین ہی جسطرح مچھر
یا مکھی وغیرہ تو انکے مرنے سے بھی پانی نجس نہین ہوتا * اور وضو
نہین درست ہی اس پانی سے کہ درخت یا پھل سے نچوڑا جائے
مگر جو پانی درخت سے ٹپکے تو اس سے وضو درست ہی * اور
اس پانی سے کہ اس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کے ملنے سے
جاتی رہے درست نہین * اور طبیعت پانی کی کیا ہی کہ پتلا ہو اور
بہتا * خلاصہ اسکا یہ ہی کہ کوئی دوسری چیز پانی مین ملے اور پانی پر
غالب ہووے اسطرح پر کہ گاڑھا ہو جاوے اور بہنے نہ سکے * اور
سرکے سے اور نہ اس پانی سے کہ پکانے سے گاڑھا ہو جاوے
جسطرح شوربا * مگر گرم پانی سے درست ہی جو نرا پانی گرم کرین
کچھ چیز نہ ملاوین * اور نہ بندھے پانی سے کہ جسمین نجاست پڑی
ہووے * مگر جب دہ در دہ ہووے یعنے ناپنے مین سو گز ٹھہرے *
اور گہرائی اسکی اسقدر ہووے کہ چلو سے زمین نہ کھل جاوے
تو اس سے وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑی ہووے اسکا حکم
بہتے پانی کے موافق ہی * اور اگر اسمین نجاست کسی طرف نظر
پڑے تو دوسری طرف وضو کرے اس طرف وضو نکرے *
اور اگر کوئی نجاست اسطرح کی پڑی ہی معلوم نہین ہوتی جسطرح

سے پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی * اسواسطے کہ اُسکا حکم بہتے پانی کا ہی تھوڑی سی نجاست پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا * مگر جب اُس مین نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہو گا تب وہ بھی ناپاک ہو جایگا * اوربہی حکم بہتے پانی کا لکھ چکے * اور اب مستعمل سے وضو درست نہین اور آب مستعمل کہتے ہین وضو کرنے والے کے بدن کے دھوون کو *

* پانچوین فصل کوئے کے بیان مین *

اگر کسی کوئے مین ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھوٹا یا بڑا مر گیا اور پھول گیا خواہ ریزہ ریزہ ہو گیا * یا اُسمین آدمی یا بکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتون مین تمام پانی کوئے کا نکالا جاوے اگر نکال سکین * اور جس کوئے کا پانی نکال نہ سکین اسوجہ سے کہ اُسمین بڑا سوتا اسقدر کہ پانی نکالا جاتا ہی اور پھر چلا آتا ہی تو اُسوقت مین اُسقدر پانی نکالین کہ دو مرد جکو پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہہ دیوین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمۃ اللہ نے اُسکا اندازہ دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک رکھا ہی * تو اگر کوئی کوان اسطرحکا ہووے اور کوئی آدمی اندازہ کرسکے تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کوان پاک ہوجاوے * اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مرے یا اُسکی مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالنے کا حکم ہی اور اگر چوہا یا گوریہ اُسکی مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس سے تیس ڈول تک نکالنے کا حکم ہی اور یہہ اُسوقت مین ہی کہ

نہ پھولے ہووین اور نہ ریزہ ریزہ ہوبے اور اگر پھولے ہین یا ریزہ ریزہ ہوئے تو اُسکا حکم دوسرا ہی جو لکھہ چکے * اور اِس جگھہ اُس ڈول سے مراد ہی کہ نہ چھوٹا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووے اور اُسکا اندازہ یہہ ہی کہ ایک صاع کے برابر ہووے * مسئلہ * اور مکھی اور برنی * اور مچھر * اور ریڈک * اور بچھو * اور اُسکی مانند کے مرنے سے جسکے بدن مین بہتا لہو نہین ہی کوان ناپاک نہین ہوتا * مسئلہ * اور ان نجاست گرنے کیوقت سے ناپاک نہین ہوتا اگر اُسکو گرنے کا وقت معلوم ہووے * اور اگر اُسکے گرنے وقت معلوم نہو تو اُسکا یہہ مسئلہ ہی کہ مثلا مرا ہوا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کوئے سے نکلا تو اگر وہ پھولا نہین ہی تو جس نے اُس سے وضو یا غسل کیا ہووے وہ ایک رات دنکی نماز دہراوے * اور اگر پھولا ہی یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دہراوے اور یہہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جسوقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اُسیوقت کی نماز دہراوے * پہلی نماز دہرانا کچھہ حاجت نہین ہی اسواسطے کہ احتمال ہی اُسیوقت چیل یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا ہووے * خلاصہ یہہ ہی کہ پہلا مسئلہ احتیاط کیواسطے ہی اور دوسرا حرج کے دفع ہونے کے واسطے *

* چوتھین فصل جوتھے کے بیان مین *

جوتھا آدمی اور گھوڑیکا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہی پاک ہی *

اۆر جو تھاکتے اۆر خوک اۆر چار پاۓ شکار کرنیوالے کا ناپاک *
اۆر جو تھا بلی اۆر مرغی کا جو چھٹی پھرے اۆر شکاری چڑیونکا
اۆر جتنے جانور کہ گھر مین رہتے ہین مکروہ ہي * اۆر جو تھا گدھے اۆر
خچر کا شکوک * مشکوک کے یہہ معنے ہین کہ نہ پاک کہہ سکین اۆر
نہ ناپاک * اگر شکوک پانی کے سواے دوسرا پانی موجود نہووے
تو اُسی سے وضو کرے اۆر تیمم بھی کرلے خواہ وضو کے پہلے خواہ
پاپیچھے اۆر اگر پانی مکروہ ہووے تو فقط وضو کرے *

* ساتوین فصل تیمم کے بیان مین *

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نہ رکھے اِس سبب سے کہ اُس
شخص سے ایک کوس کے فرق پر پانی ہووے * یا اُسکے پاس پانی
ہي اۆر ڈرتا ہي کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ یا اُسکا جانور
پیاسا رہے * یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہي * یا کوئی اسطرحکا
جانور بیٹھا ہي کہ پھاڑ کھاوے * یا کوان ہي مگر اُسکے پانی نکالنے کا
اسباب نہین * یا کسی کے پاس پانی ہي اۆر وہ بے قیمت نہین دیتا
اۆر اُسکے پاس قیمت موجود نہین ہي * یا اُسکے پاس قیمت ہي * مگر
قیمت پانی کی اسقدر مانگتا ہي کہ اُسمین اُسکا بڑا نقصان ہي *
یا اپنے گھر مین ہي اۆر پانی بھی موجود ہي مگر اُسکو بیماری ہي اۆر
جانتا ہي کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری زیادہ ہووگی * یا جاڑےکا
ایام ہي اۆر جانتا ہي کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو ضرر کریگا تو اِن سب
صورتونمین تیمم کرے خواہ محدث ہووے خواہ جنب * محدث اُسکو

کہتے ہیں کہ جسکا وضو نہووے * اور جنب وہ ہی کہ جسکو حاجت نہانیکی ہووے * خلاصہ یہہ ہی کہ تیمم مرد اور عورت دونون کے واسطے ہی وضو اور غسل کے بدلے ہین * اگر مردونکو حاجت غسل کی ہووے یا اُنکا وضو نہووے یا عورتونکو حاجت غسل کی ہووے یا اُنکا وضو نہووے یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئی ہووین اور ان سبھونکو پانی کی قدرت نہووے اُنسب عذرون کے سبب سے جو لکھہ چکے تو اُسوقت تیمم کرین * اور عیدین اور جنازیکی نماز کے واسطے اگرچہ پانی موجود ہووے لیکن دہشت ہووے کہ اگر وضو کریگا تو نماز نہ ملیگی تیمم درست ہی مگر بادشاہ کتین اور ولی میت کتین پانی کے ہوتے ہوئے تیمم درست نہین ہی * اسواسطے کہ ان دونونکو نماز جانیکی دہشت نہین ہی لوگ انتظار کرینگے اور جمعے کی نماز اور وقتی نماز کے فوت ہونیکی دہشت سے پانی کی قدرت رکھتے ہوئے تیمم درست نہین ہی * اسواسطے کہ اُنکا بدلہ موجود ہی * جمعے کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا * اور صورت اُسکی یہہ ہی کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اسواسطے کہ نیت تیمم مین فرض ہی تب دونون ہاتھونکو زمین پاک پر مارے ایکبار اور مسح کرے تمام منہہ کو بال جمنے کی جاگہہ سے ٹھڈھی کے نیچے تک اور کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک تب پھر دوسری بار دونون ہاتھونکو مارے اور مسح کرے دونون ہاتھونکو کہنیون تک * اسطرحپر کہ پہلے بائین ہاتھہ سے دہنے ہاتھہ کو مسح کرے تب دہنے ہاتھہ سے بائین

ہاتھہ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا کہین کوئی عضو باقی رہے تو تیمم درست نہووے * اور بہتر یہہ ہی کہ اسطرح پر ہاتونکو مسح کرے کہ پہلے بائین ہاتھہ کی وسطی اور بنصر اور خنصر اور تھوڑی سی ہتھیلی سے دہنے ہاتھکی پیٹھہ کو انگلیونکے سرسے کہنیون تک مسح کرے تب دہنے ہاتھکے پیٹ کو سبابہ اور ابہام سے مسح کرے انگلیونکے سرتک اور اسیطرحسے دہنے ہاتھہ سے بائین ہاتھہ کو مسح کرے * اور تیمم مین یہی تین فرض ہین * نیت کرنا * اور منہہ کا مسح * اور دونون ہاتھونکا مسح * اور فقط دو بار ہاتھہ مارنے کا حکم ہی اور دو بار کفایت کرتا ہی لیکن جبکہ انگلیونکے اندر غبار نہ پہنچا ہووے تو تیسرے بار ہاتھہ مارکے انگلیون کو خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانے کی ہووے اور وضو بھی نہووے تو دونونکے واسطے ایک تیمم کفایت ہی مگر نیت دونونکے واسطے کرے اور اگر ایکہی کے واسطے نیت کی تو دوسرے کا تیمم نہوا * مثلا غسل کیواسطے نیت کی تو وضو کا تیمم نہوا یا وضو کے واسطے نیت کی تو غسل کا تیمم نہوا * تو مناسب ہی کہ دونوںکے واسطے نیت کرے مگر تیمم ایکہی کفایت ہی * اور نیت کی حقیقت یہہ ہی کہ دلمین ارادہ کرے طہارت کا اور جو عبادت کرنا مقصود ہی اُسکا * تیمم کرنا زمین پاک سے درست ہی اور جو کچھہ کہ زمین کی جنس سے ہی اُسپر بھی تیمم درست ہی جسطرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہرتال اور گچ اور سرمہ اور بہی محیط مین ہی * نسفہ * اور تیمم کرنا

پتھر پر درست هي اگرچہ اُسپر گرد نہ جمی ہووے * اور گرد پر بھی
اور ایسی اینٹ پر تیمم کرنا درست هي اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے
نہین هي اُسپر تیمم درست نہین * جسطرح چاندي اور سونا مگر جبتک
کہ یہہ سب بھی گلائے نہووین اور مٹی مین ملے ہووین تو تیمم درست
هي * مسئلہ * اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہین هي اور اگر
اُنپر بھی غبار ہووے تو درست هي * مثلا ایک شخص نے دیوار
گرایا یا گیہون ناپا اور اُسکے منہہ اور ہاتھہ پر گرد جمی اور اُسنے تیمم
کی طرح پر منہہ اور ہاتھہ اُسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست هي اور
راکھہ سے تیمم درست نہین * اور اگر ایک زمین پر پہلے نجاست
تھی اور اب اثر اُسکا جاتا رہا اور وہ زمین سوکھہ گئی تو اُس زمین پر
تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی * اور اگر کپڑے پاک پر
یا دوسري چیز پر گرد جمی ہووے تو اُس سے تیمم درست هي * مسئلہ *
اور اگر کوئي شخص قید مین ہووے اور پانی نپاوے وضو کے واسطے
مثلا ایک قیدی هي کہ اُسکو کافر وضو کرنے سے منع کرے یا ایک
شخص هي کہ اُسکو کسی نے کہا هي کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھکو
قتل کرونگا تو اِس صورت مین تیمم کرے اور نماز ادا کرے لیکن
جب وہ منع کرنیوالا چلا جاوے یا عذر دفع ہوجاوے تب نماز کو دہراوے
اور اگر قید ہووے نجس مکان مین اور وہان نہ تو پانی ملے اور نہ مٹی
پاک تو اگر مقدور ہووے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کھودے اور
تیمم کرکے نماز ادا کرے اور اگر کھودے بھی نہ سکے تو ابوحنیفہ رح نے

سے فرمایا ہی کہ نماز تب نہ پڑھے بلکہ پانی یا پاک مٹی کا انتظار کرتے * اور
ابو یوسف رحمۃ اللہ نے فرمایا ہی کہ نمازیونکی مشابہت پر اشارہ سے
نماز پڑھے اور جب عذر دفع ہووے تب نماز دہراوے اور یہہ
مسئلہ محیط میں ہی * مسئلہ * اگر کوئی آدمی اسطرحکے مکان پر جاوے
کہ وہان نہ تو پانی ہی اور نہ خاک تمام کیچڑ ہی مثلاً پانی برسا تو اسقدر
جمع ہوا کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی رہی کہ تیمم کرے تو کپڑے
یا بدن میں کیچڑ لگا دیوے جب سوکھہ جاوے تب اُسی سے تیمم کرے
اور اگر کسیکو امید ہی کہ پانی پاویگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کرے
آخر وقت تک اور اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑھہ لیا پھر پانی
پایا اور وقت باقی ہی تو نماز دہراوے * اور جسکو شبہ ہووے
کہ پانی نزدیک ہی تو اُسکو ایک تیر کے ٹپے تک پانی ڈھونڈھنا واجب
ہی اور ٹپے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہی * اور
ابو یوسف رحمۃ اللہ نے فرمایا جسوقت پانی ایسے مکان پر ہووے
کہ اگر وہان جاوے اور وضو کرے تو قافلہ چلا جاوے اور اُسکی آنکھہ سے
غائب ہوجاوے تو اُسوقت میں تیمم درست ہی وہان نہ جاوے
غرض یہہ ہی کہ حاضر کے وقت میں تیمم درست ہی اور تیمم کرنا نماز کے
وقت میں اور وقت ہونیکے پہلے درست ہی * مسئلہ * اور جسوقت
کہ بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے یا بہت سا بدن محدث کا زخمی
ہووے اور تھوڑا سا اچھا تو اُس حالت میں تیمم کرے اور اُس اچھے
بدن کو نہ دھووے اور اگر سب بدن اچھا ہی اور تھوڑا سا زخمی

و تمام اچھے بدن کو دھووے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہووے
خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پٹی پر مسح کرنیکا آگے
آگے بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی * مسئلہ * اور جب تک کہ تیمم باقی رہے
ایک ہی تیمم سے فرض و نفل جو چاہے سو ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو
توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا
ہے مثلاً بیمار تھا اور اب آرام ہو گیا جنگل میں تھا اب پانی ملا اسکے
کام کے موافق یعنے محدث ہو تو وضو کے لایق اور جنب ہو تو غسل
کے لایق واللہ اعلم بالصواب *

* آٹھویں فصل موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں *

* مسئلہ * جو شخص کہ موزہ پہنے ہووے اسپر پانوں کا دھونا فرض نہیں
ہے * پانوں دھونیکی جگہہ موزوں پر مسح فرض ہے اس شخص کے واسطے
* مسئلہ * اور مسح موزوں کا محدث کیواسطے ہے جنب کیواسطے نہیں
یعنے جو کوئی کہ وضو کرتا ہے اس سبب سے کہ اسکا وضو ٹوٹا ہے اسکے واسطے
مسح موزوں کا درست ہے * اور جسکو نہانیکی حاجت ہے اسکے واسطے
مسح موزوں کا درست نہیں * اور مسح موزوں کا ہاتھ کے تین انگلیوں کے
برابر فرض ہے اور اسمیں کوئی دوسری چیز فرض نہیں ہے اور سنت
اسمیں یہہ کہ پانوں کی انگلیوں کے سرسے مسح شروع کرے اور پنڈلی تک
کھینچ لیجاوے اور مسح کیوقت ہاتھ کی انگلیوں کو کھلی رکھے سمیٹکر
نرکھے اور مستحب اس میں یہہ ہے کہ انگلیوں کا خط موزوں پر ظاہر ہووے
صورت اسکی یہہ ہے کہ سر مسح کرکے دوسرے پانی سے ہاتھ کو تر کرکے

داہنے ہاتھہ کی اُنگلیونکو داہنے پانونکے موزے پر رکھے اور بائین ہاتھہ
کی اُنگلیونکو بائین پانونکے موزے پر رکھے اور دونون ہاتھون کی تین
پانونکی اُنگلیونسے پنڈلی تک کھینچے اور اُنگلیونکو کھلی رکھے اور
مسح ایکبار کفایت ہی دو تین بار سنت نہین * اور موزیکی اوپری
طرف مسح کرے تلوے کی طرف نکرے اور موزہ اسطرحکا ہووے
کہ ٹخنونتک چھپاوے اور اگر موزیکا منہ کشادہ ہووے اسطرحپر کہ
اوپر سے پانون نظر پڑے تو کچھ مضایقہ نہین * لیکن جب پانونکی تین اُنگلی
چھوٹی کے موافق پھٹا کھلا ہووے تو اُس موزہپر مسح درست نہین
ہی * اور جرموق پر بھی مسح درست ہی اگر چمڑیکا ہووے * اور
جرموق اُسکو کہتے ہین جو موزیکے اُوپر پہنا جاتا ہی اِسواسطے کہ موزہ
نجاست اور کیچڑ کے لگنے سے بچا رہے اور پایتابے پر بھی جو سخت
بنا ہووے کہ بغیر باندھے پنڈلی پر کھڑا رہے اور گرنہ پڑے مسح
درست ہی * اور مسح موزیکا تب درست ہوگا جب موزہ پہرنیکے
بعد جو حدث آیا ہی اُس حدث کیوقت پورا وضو رہا ہووے گو کہ پہرنے
کیوقت پورا وضو نہ تھا مثلا ایک شخص نے بے ترتیب وضو کیا
اور پہلے پانون دھویا اور موزہ پہنا تب باقی بدنکو دھویا تو اِس
صورت مین پہرنے کیوقت وضو پورا نہ تھا پہرنیکے بعد وضو پورا ہوا *
تب اگر حدث آیا تو حدث کیوقت پورا وضو ہوگیا اور موزہ پہرنے کیوقت
پورا وضو نہ تھا تو اِس صورت مین مسح درست ہوگا کیونکہ حدث
کیوقت مین پورا وضو ہوگیا پہرنے کیوقت پورا وضو ہونا شرط

نہین ہي که پورا وضو کرلے تب موزه پہنے اۆر اگر کسي نے دونون پانونکو دهویا اۆر موزه پہنا بعد اُسکے حدث کیا وضو پورا کرنیکے قبل تو اس صورت مین مسح درست نہوگا کیونکه حدث کیوقت پورا وضو نپایا گیا شرح وقایه اۆر فتاوا ے عالمگیریکے مضمون کا یہی خلاصه ہي * اۆر مسح کی مدت مقیم کیواسطے ایک رات دن ہي اۆر مسافر کیواسطے تین رات دن جیسا که پیغمبر صاحب نے فرمایا * یَمْسَحُ الْمُقِیْمُ یَوْمًا وَّ لَیْلَةً وَّ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَّ لَیَالِیْهَا * اسکے معنے یہه ہین که مسح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اۆر مسافر تین رات دن * اۆر مدت مسح کی حدث آنیکے وقت سے شمار کی جاویگی مثلا ایک شخص نے کل فجر کے وقت وضو کیا اۆر موزه پہنا اۆر اُسکا وضو عصر کیوقت توٹا تب وضو کیا اۆر موزونپر مسح کیا تو اب مسح کی مدت آج کی اُس ساعت تک باقي ہي جس ساعت مین کل وضو توٹا تھا * اۆر جب مدت مسح کی تمام ہووے اۆر اُسکا وضو رہے تب پانون دهونا فرض ہووے فقط پانونکو دهوڈالے تمام وضو کرنا ضرور نہین * اۆر مسح موزه عورت اۆر مرد دونون کے واسطے ہي * اۆر جو چیز که وضو کو توڑتي ہي مسح کو بهي توڑتي ہي * اۆر موزیکا اُتارنا خواه دونون اُتارے خواه ایکہی * اۆر مدتکا تمام ہونا مسح کو توڑتا ہي اۆر دونون پانون دهونا بهي فرض کرتا ہي یعنے اگر وضو توٹا اۆر موزه نہین اُتارا ہي خواه مدت تمام نہین ہوئی ہي تو اِس صورت مین وضو کرے اۆر مسح کرے موزون پر اۆر

اگر موزہ اُتارا یا مدت تمام ہوئی تو اِس صورت مین اگرچہ وضو ہوگا مگر دونون پانونکا دھونا فرض ہوگا فقط پانون دھو دیگا تمام وضو نہ دہراویگا * اور اُسی طرح اگر پانی گیا دونو موزے خواہ ایکہی کے اندر اسقدر کہ تمام پانون دھو گیا خواہ بڑا حصہ پانونکا تر ہوا تو وہی حکم ہی یعنے دونون پانون دھووے * اور مناسب ہی اِس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ اُتارا خواہ ایکہی موزیمین پانی گیا * اور سب پانون خواہ بڑا حصہ پانونکا دھو گیا تو اِنصورتونمین دونون پانون دھوویگا * اور اگر موزے مین پانی گیا اور اُسکا پانون تر ہوا تین اُنگلیونکے برابر یا کم اس سے تو اُس صورت مین مسح باطل نہوگا اور یہی محیط مین لکھا ہی * اور بڑا حصہ ایندتیکا پہلی کی طرف سے باہر نکلنا بھی حکم موزہ اُتارنے کا رکھتا ہی * اور جو موزہ کہ پانونکی چھوٹی تین اُنگلیونکے موافق پھٹا ہووے تو اُسپر مسح درست نہین ہی * اور اگر کم پھٹا ہووے تو درست ہی اور اگر اسطرحسے پھٹا ہووے کہ اُسمین چھوٹی تین اُنگلی پانونکی دکھلنے سے جاوے مگر اُس سے اِسقدر پانون بغیر کھولے کھلا نر سے تو اُسپر مسح جایز ہی * اور اگر اسطرحپر پھٹا ہووے کہ ہر وقت بند رہے مگر چلتے وقت کھلے اُسقدر یعنے تین اُنگلی کے برابر تو اُسپر مسح جایز نہین ہی اور اگر ایک موزیمین بہت جگہہ پھٹا ہووے کہ جمع کرنے سے تین اُنگلی کے موافق ٹھہرے تو اُسپر مسح درست نہین * اور اگر دونون موزے پھٹے ہووین اور دونون کو جمع کرکے اُسقدر ٹھہرے تو مسح درست ہی * ایک موزیکا پھٹا اسقدر

مسح کو منع کرتا ہی * اور عمامے پر اور ٹوپی اور برقع اور دستانے
پر مسح درست نہین ہی *

* نوین فصل پٹی پر اور زخم پر مسح کرنے کے بیان مین *

* مسئلہ * مسح کرنا پٹی پر جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہی درست
ہی * اگر پٹی چنگے ہونیکے پہلے گر پڑے تو مسح باطل نہووے
اور اگر زخم چنگا ہونے کے بعد پٹی گرے تو اس مقام کا دھونا
فرض ہووے * پھر اگر اسکا وضو ہووے تو فقط اسی مقام کو
دھو ڈالے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہین اور اگر مسح
کرنا پٹی پر بھی ضرر کرے تو اسکا ترک کرنا جایز ہی * اور اگر ضرر
نکرے تو مسح ترک کرنا جایز نہین * اور اسمین کچھ شرط نہین ہی کہ
پٹی طہارت کیوقت باندھی ہووے اگرچہ بے طہارت باندھی
ہو مسح درست ہی خواہ محدث ہووے خواہ جنب * مثلا ایک
شخص غسل کرتا ہی جنابت کا اور اسکے ہاتھ مین پٹی بندھی ہی
اور مسح کرتا ہی پانی سے پٹی پر تو جایز ہی مسح کرنا اور یہی محیط
مین ہی * مسئلہ * اور مسح پٹی پر اسوقت درست ہی کہ اس
عضو پر مسح نکر سکے خلاصہ یہ ہی کہ اگر اس عضو کے دھونے سے ضرر
ہووے تو مسح کرے عضو پر * اور اگر عضو پر بھی نکر سکے اس
سبب سے کہ اسکو پانی ضرر کرے یا پٹی بندھی ہووے اور
اسکا کھولنا ضرر کرے تو پٹیوں پر مسح کرے * اور جسوقت کہ عضو پر
مسح کر سکے تو اسوقت پٹی پر مسح درست نہین * مسئلہ * اور جسکے پٹا

بدن پھٹا ہووے اور اُسکے دھونے سے عاجز ہووے تو اُسپر پانی
ڈہاوے اور اگر پانی ڈہانے نہ سکے تو مسح کرے اور اگر مسح بھی
نکر سکے تو اُسکے گرد بگرد کو دھووے اُسکو چھوڑ دیوے * اور
اگر کسیکا ہاتھ پھٹا ہووے اور وہ وضو سے عاجز ہو تو کسی سے مدد
چاہے کہ تو وہ وضو کرا دیوے اور اگر مدد نپاوے اور تیمم کرے تو جایز
ہی * اور جب کسی نے پانوکی بوائی پر دوا لگائی تو وہ اُسپر دوا پر
پانی ڈہاوے اور جب پانی ڈہاچکا دوا پر تب دوا گر پڑی تو اگر چنگا
ہونے سے دوا گری ہی تو اُس مقام کو دھووے اور اگر بغیر چنگے
ہونیکے دوا گری ہو تو نہ دھووے * اور جب کسی شخص نے فصد
لی اور اُسپر گدی رکھے اور پٹی باندھی تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے
کی مدت کے آپ ہی پٹی کھولنے اور باندھنے سکتا ہی تو پٹی کھولے اور
گدی پر مسح کرے پٹی پر جایز نہوگا * اور اگر بغیر دوسرکی مدد کے
کھولنے باندھنے نہیں سکتا ہی تو اُسی پٹی پر مسح کرتے * اور اگر پٹی
کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہی اُسکا دھونا زخم کو ضرر
کرتے تو پٹی ہی پر مسح جایز ہی اور ضرر نکرے تو پٹی کو کھولے
اور اچھے بدنکو دھووے اور گدی پر مسح کرے * اور اگر پٹی کا کھولنا
ضرر نکرے مگر اُسکا اُٹھالینا زخم کی جگہہ سے زخم کو ضرر کرے تو
پٹی کھولے اور اُس جگہہ سے نہ اُٹھاوے اور پٹی کے نیچے جو اچھا
بدن ہی اُسکو تا زخم کی جگہہ تک دھووے تب پٹی کو باندھے اور
زخم کی جگہہ پر مسح کرے اور اُسکا کھولنا باندھنا مشکل ہووے

جیسا کہ ہم لکھ چکے تو پٹی پر مسح کرے اور اس صورت مین جو بدن
کو اچھا ہی کھولنے کی طرف پٹی کی گرہ کے نیچے اُسکا دھونا بھی فرض
نہین ہی اُسپر بھی مسح کفایت کرتا ہی اسواسطے کہ اگر اسطرف
دھوویگا تو پٹی تر ہو گی اور اُسکی تری فصد کی جگہہ پر پہنچیگی * اور
ناتھی اور پٹی کے مسح مین یہہ شرط ہی کہ تمام ناتھی اور پٹی پر مسح
کرے اور جب پٹی یا ناتھی پر مسح کیا پھر اُسکو کھولا اور اُٹھالیا
اُس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہی کہ مسح بھی کرے *
اور اگر نکرے تو بھی مضایقہ نہین ہی اور اگر پٹی یا ناتھی زخم سے
گر پڑی اور دوسری پٹی یا ناتھی اُسنے بدلا تو بہتر یہی ہی کہ مسح
بھی پھر کرے اور اگر نہ کیا تو مضایقہ بھی نہین رہی * اور تین بار
اُسپر مسح کرنا کچھ شرط نہین ہی بلکہ ایک ہی بار کفایت ہی *
اور اُسکے واسطے کچھ مدت مقرر نہین ہی *

* دسوین فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان مین *

* مسئلہ * حیض وہ خون ہی کہ عورت بالغ کے رحم سے بغیر درد کے
جاری ہو اور وہ عورت سن ایاس کو نہ پہنچی ہو اُسکا بیان صاف صاف
کرتے ہین انشاء اللہ تعالی عورت بالغ کے یہہ معنے ہین کہ وہ عورت
نو برسکی ہووے اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو حیض
نہین ہی مثلا اگر چھ برسکی لڑکی یا سات برسکی لڑکی خون دیکھے
تو وہ حیض نہین ہی بلکہ بیماری ہی اور جب نو برسکی لڑکی نے خون
دیکھا تب وہ حیض ہی اور وہ بالغ ہوئی * مسئلہ * اور جو خون کہ

زخم سے نہووے تو وہ حیض بھی نہین ہی اور اسیطرح جو خون کہ زخم سے مرض کے سبب سے آوے مثلا درد ہووے تو وہ بھی حیض نہین ہی* اور حیض کا آنا مقرر کیا ہی سن آیاس تک آیاس کا اندازہ یہہ ہی کہ عورت ساٹھہ برس کی ہووے پھر اگر عورت سن آیاس کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہین ہی مگر جب سیاہ رنگ خون یا خوب سرخ رنگ خون دیکھیگی تو وہ بھی حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا مٹی کے رنگ خون دیکھیگی تو وہ استحاضہ ہی* اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اُسکی رات ہی* اُسکے یہہ معنے ہین کہ تین دن رات اور تین ہی روز ہووے تو حیض ہی اور اسقدر نہووے تو حیض نہین مثلا ایک عورت نے شنبہ کی فجر کو خون دیکھا اور دوشنبہ کے روز آفتاب ڈوبتے وقت خون موقوف ہوا اور اُسمین تین روز اور دو ہی رات ٹھہری تو یہہ حیض نہین ہی* اور بہت زیادہ مدت اُسکی دس دن ہین جیسا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی*
اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَۃِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْھَا وَاَکْثَرُہٗ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ * اُسکے یہہ معنے ہین کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کیواسطے خواہ مرد نہ دیکھی ہووے خواہ مرد دیکھی ہووے تین روز اور اُسکی رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز * مسئلہ * حیض سے پاک ہونے کو طہر کہتے ہین اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کا حد نہین ہی* اور طہر کہتے ہین اُس پاکی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ مین دیکھے مثلا ایک

عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسوین کو صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہہ جو بیس روز دو حیض کے درمیان مین گذرے ہین اُسکو طہر کہتے ہین * مسئلہ * حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سواے سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہی اور حیض کے خون کا چھ رنگ ہی * سرخ * اور سیاہ * اور زرد * اور سبز * اور تیرہ رنگ * اور مٹی کے رنگ * تیرہ رنگ اُسکو کہتے ہین کہ سفیدی مایل ہووے * اور مٹی کے رنگ اُسکو کہتے ہین کہ سیاہی مایل ہووے * مسئلہ * حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ مین جو پاکی دیکھے تو وہ بھی حیض مین داخل ہی مثلاً ایک عورت کی عادت ہی کہ اُسکو چھ روز حیض رہتا ہی اور اُسنے دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ جو دو روز بیچ مین پاک رہی ہی وہ دو روز بھی حیض مین داخل ہی اور اُسکو طہر متخلل کہتے ہین * اور حیض کا یہہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نماز پڑھے اور روزہ نرکھے مگر جب صاف ہووے تب جتنے روز کہ روزہ نہین رکھا ہی اُتنے ہی روز قضا کا روزہ رکھے اور جو نماز اُسحالت مین قضا ہوئی ہی اُسکے قضا نہ پڑھے * اور اُسکی یہہ وجہ ہی کہ جب حضرت آدم صلوۃ اللہ علیہ اور حوا رضی اللہ عنہا جہان مین آئے تب حوا نماز مین نہین کہ حیض دیکھا اور حوا نے بہشت مین حیض نہ دیکھا تھا اور جب حوا کا نماز مین حیض آیا تب حوا نے حضرت آدم صلوۃ اللہ علیہ سے پوچھا

کہ نماز ادا کرون یا نہین مہتر آدم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا
مہتر جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا حکم ہوا نماز ادا
نکرے * بعد چند روز کے پھر حیض آیا تب حوا نے مہتر آدم سے
پوچھا کہ روزہ رکھون یا نہین مہتر آدم نے کہا روزہ مت رکھو *
پھر جب حوا حیض سے پاک ہوئین تب مہتر جبرائیل عم نے اللہ کا
حکم پہنچایا کہ حوا سے کہو کہ روزہ قضا کا رکھے تب مہتر آدم نے مناجات کی
کہ یا رب ایا نماز مین تو قضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو ہمنے فرمایا تھا
کہ مت پڑھ پھر اُسکی قضا بھی نہ پڑھے اور روزیکو تو نے کہا
کہ مت پڑھ اُسکی قضا کرے * اور حیض والی عورت مسجد مین
نجاوے اور طواف کعبے کا نکرے اور اُس عورتکے بدن سے جو ازار کے
نیچے ہی ناف سے لیکر زانو تک فایدہ لینا مرد کو حرام ہی اور بوسہ
لینا اور جو بدن ازار کے اوپر ہی اُسکا چھونا حلال * مسئلہ * شوہر
کتیئن اپنی عورت سے اور مولی کتیئن اپنی لونڈی سے حیض کی حالت مین
جماع کرنا حرام ہی اور جو شخص کہ حلال جانے تو وہ کافر ہووے * مسئلہ *
اگر کسی شخص کتیئن غلطی سے یا نادانی مین بسبب حرص کے حیض
کی حالت مین اپنی عورت سے اتفاق جماع کا پڑا تو واجب ہی اُسپر
کہ رات دن استغفار کرے اور مستحب ہی کہ ایک دینار یا آدھی
دینار صدقہ دیوے اُسکا کفارہ * اور عورت حائض اور نفسا قرآن
بھی نہ چھووے محدث اور جنب کیطرح مگر جزدان مین ہووے
تو اُسے چار دن چھوئین یعنی محدث اور جنب اور حائض اور

نفساء * محدث اور جنب کے معنے تو لکھہ چکے ہیں اور حائض اس عورتکو کہتے ہیں جو حیض میں ہووے * اور نفساء اسکو کہتے ہیں جو نفاس مین ہووے اور نفاس کا بیان آگے لکھتے ہیں انشاءالله تعالی اور دینار سونے کا ہوتا ہی ساڑھے چار ماشہ وزن میں اور مکروہ ہی قرآن شریف کا چھونا اُسکے تین استین سے * اور نفاس وہ خون ہی جو لڑکا پیدا ہونے کے بعد آوے اور اُسکی کم مدتکا حد نہین ہی اور اُسکی بہت زیادہ مدت کا حد چالیس روز ہی * اور اگر دو لڑکے پیدا ہووین ایک پہلی اور ایک پیچھے تو پہلا لڑکا پیدا ہونیکے بعد سے نفاس ہی * اور اگر حمل گر پڑے اور بعضے عضو اُسکا بنا ہووے تو وہ بھی لڑکا ہی اور وہ عورت بھی نفساء ہی * اور حیض و نفاس کا ایک ہی حکم ہی جیسا کہ لکھہ چکے ہیں حیض کیوا سطے ویسا ہی نفاس کیوا سطے بھی ہی اور جس عورتکا خون موقوف ہوا حیض اور نفاس کے بڑی مدتکے بعد یعنے دس روز کے بعد حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف ہوا تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہی * اور جو عورت کہ دس روز سے کم میں حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم میں نفاس سے صاف ہوئی تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہین ہی * مگر جب اسقدر وقت گذر جاوے کہ اُسمین غسل کرسکے اور تحریمہ نماز کا باندھہ سکے تو اُتنی دیر کے بعد اُس سے جماع درست ہی اگرچہ غسل نکیا ہووے مگر نہانے سے پہلے نہار درست نہین ہی * اور جب کسی عورت کا خون موقوف

ہووے دس روز سے کم یعنے تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ 23
یا نو روز مین اور اُسکے عادت سے کم ہووے مثلا اُسکی عادت تھی
ظہر کیوقت اور یہہ خون موقوف ہوا دوپہر کیوقت تو اِس صورتمین
واجب ہی کہ غسل مین دیری کرے نماز کے آخر وقت تک اسواسطے
کہ شاید پھر خون نہ آجاوے کیونکہ اُسکی عادت کے پہلے موقوف ہوا *
اور اتنی دیری نکرنے کہ وقت مکروہ ہوجاوے بلکہ وقت مستحب
تک دیری کرے اور اگر خوف نماز جانیکا ہووے تو غسل کرکے نماز
پڑھ لے ایسا نکرے کہ نماز فوت ہوجاوے * مسئلہ * اگر ایک عورت
لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو اُسکو چاہتا ہی کہ
نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نرہے کہ چالیس روز گذرے
اور جو بعضے عورتین چالیس روز سے کم مین پاک ہوتی ہین اور نماز
نہین پڑھتی ہین جبتک کہ چالیس روز نہین گذرتے ہین یہہ اُنکی
نہایت غلطی ہی ایسا ہرگز نہ کیا چاہیے * مسئلہ * اور جو خون حیض
کی کم مدت یعنے تین روز سے کم مین بند ہوا یا اُسکی بڑی مدت یعنے
دس روز سے زیادہ ہو یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہووے یا حاملہ
عورت خون دیکھے تو یہہ سب استحاضہ ہی * یا جو عادت کہ اُسنے حیض
اور نفاس کی پہچان رکھا ہی اُس سے زیادہ ہووے تو وہ بھی
استحاضہ ہی مثلا ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی
اور اُسنے بارہ روز خون دیکھا تو یہہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہی
استحاضہ ہی اور وہ سات روز حیض * اور ایک عورت

ہے کہ اُسکی عادت نفاس تیس روز تھی اور اُسنے پچاس روز خون
دیکھا تو یہہ بیس روز جو تیس روز کے بعد ہے استحاضہ ہے اور وہ
تیس روز نفاس ہے * اور یہہ حکم معتادہ کے واسطے ہے اور معتادہ
اُسکو کہتے ہیں کہ جسکا تین حیض اور نفاس پہلے بھی ہوا ہووے *
اور جو عورت ایسی ہے کہ اُسکو کبھی حیض اور نفاس نہیں ہوا
تھا اور بالغ ہوئی تو استحاضہ میں یعنے اُسکا خون زیادہ روز تک
جاری رہا تو اُسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہے اور
جو خون کہ دس روز سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے اور نفاس اُسکے
واسطے چالیس روز ہے اور باقی روز جو چالیس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ
ہے اور استحاضہ کا یہہ حکم ہے جس عورت کو استحاضہ ہووے وہ
نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اُسکا شوہر جماع کرے * مسئلہ * عورت
استحاضہ والی اور جس شخص کے زخم ہووے اسطرح کا
کہ اُسمیں سے خون یا پیپ بہا جاوے یا کسی شخص کے پیشاب
بہا جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے یا اُسکے شکم سے بے اختیار
ہوا چلی جاوے اور اُسکو قدرت ضبط کی نہووے یا اسطرح کا
دوسرا آزار ہووے تو ان سب کا یہہ حکم ہے کہ یے سب ہر نماز کے
وقت میں وضو کریں اور اُسی وضو سے فرض و نفل جو چاہیں سو
ادا کریں جبتک کہ وقت نماز کا باقی ہے ان سبھوں کا وضو بھی باقی ہے
اور جب وقت گذر جاوے ان سبھوں کا وضو بھی ٹوٹ جاوے
دوسری نماز جو آگے آنیوالی ہے اُسکے واسطے پھر دوسرا

وضو کرین * اور اُن سب کا وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہی اور
وقت کے آنے سے نہین یعنے اگر ظہر کیوقت آنے کے پہلے معذور
نے وضو کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تب اُسکا وضو نہ ٹوٹا اور
اگر ظہر کے وقت مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اُسکا وضو بھی
ٹوٹا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہین * اور یہہ نہ کوئی خیال کرے
کہ اُسکا وضو وقت جانیکے پہلے ٹوٹتا ہی نہین اسکے یہہ معنے ہین کہ معذور
کا وضو اُس عذر کے سبب سے جو رکہتا ہی نہین ٹوٹتا جبتک
کہ وقت باقی ہی * اور دوسری چیز سے ٹوٹتا ہے مثلا ایک شخص
کے زخم سے خون جاری ہی اور اُسنے وضو کیا تو جبتک کہ وقت
باقی ہی اُس خون بہنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر دوسری چیز وضو کی
توڑنیوالی آویگی مثلا ہوا وغیرہ تو اُسکا وضو ٹوٹیگا اگرچہ وقت باقی
رہیگا * اور عذر کے ثابت ہونیکا یہہ حد ہی کہ وہ عذر یعنے استحاضہ
خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اسقدر کہ تمام وقت
مین وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نپاوے اور عذر کے باقی رہنے
کی یہہ شرط ہی کہ ہر وقت پایا جاوے اور جب ایک وقت نماز کا
اُس حدث سے خالی گذرے تو وہ شخص عذر سے باہر آوے وہ
معذورین نہ داخل ہو * اور اگر ایک شخص کتین ایک نماز کے
بیچ وقت مین کوئی حدث جسطرح سے ہوا یا خون زخم کا یا ناک کا
یا دوسرا کوئی حدث آوے اور وہ جاری ہو جاوے تو وہ شخص توقف
کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدث موقوف ہوتا ہی یا نہین

رنگ یا بہل ناپاک چیز سے ملا ہووے یا دوسری چیز اسطرحکے لگے ہووے
تو اس صورت مین فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہی اگرچہ داغ نہ چھوٹے
کیونکہ دھونے مین اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو کیا مضایقہ
اور جو ہمنے اوپر بیان کیا کہ جو چیز بہنے والی اور ناپاک ہووے اور
ایسی ہووے کہ اُسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہووے چھوٹ
جاوے تو اُسطرح کے بیان کرنے مین شراب اور پیشاب وغیرہ
نکل گیا کیونکہ شراب اور پیشاب بہنے والا ہی مگر پاک نہین اور دودھ
اور تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہہ سب بہنیوالے بھی ہین اور
پاک بھی ہین مگر انکے دھونے سے جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹیگا * مسئلہ *
جو نجاست کہ نمدار نہووے یعنے خشک ہونے کے بعد اُسکا نشان
معلوم نہووے جسطرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اسطرحکی
نجاست اگر بدن مین لگی ہووے تو تین بار دھونا کفایت ہی اور
اگر کپڑے مین لگی ہووے تو تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑے *
اور یہہ شرط ہی کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے اپنی قوت کے موافق اور
جو چیز نچوڑنے کے قابل نہووے جسطرح چٹائی اور جاجم وغیرہ
تو اُسکو تین دھووے اور دھو کے چھوڑدے اسقدر کہ سب
پانی ٹپک جاوے اور جب ٹپکنا موقوف ہوجاوے تب پھر دھووے
اور چھوڑدیوے یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہوجاوے
اسطرح تین بار کرے * مسئلہ * موزہ اور جوتا زمین پر ملنے سے
پاک ہوتا ہی اگر اُسمین نمدار ناپاکی لگی ہووے مثلا غلیظ اور

گوبر وغیرہ اور زمین پر اسقدر ملے کہ ناپاکی سب چھوٹ جاوے اور
اگر تھوڑا ناپاکی نہووے جسطرح پیشاب وغیرہ تو فقط دھونے سے
پاک ہوتا ہی * مسئلہ * اگر کپڑے یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگ
جاوے تو دھونے سے پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ تر
اور خشک منی ملنے سے بھی پاک ہوتی ہی * مسئلہ * اور جس مین ناپاکی
نہ اثر کرے جسطرح شمشیر اور چھری اور آئینہ اور تانبے کا دیگ
اور جو چیز کہ مثل اُسکے ہی زمین پر ملنے سے پاک ہووے یا دھونے سے
اور زمین اور اینٹ کا فرش سوکھ جانے اور نجاست کا اثر
مٹ جانے سے پاک ہووے * اور اُسپر نماز پڑھنا درست ہی مگر
تیمم درست نہین * اور درخت اور گھاس جبتک زمین پر کھڑے
ہین تبتک اگر نجس ہوجاوین تو سوکھنے سے پاک ہووے اور درخت
کاٹے جاوین اگر نجس ہوجاوین تو بغیر دھونے پاک نہووے

* بارھوان فصل نجاست کے قسم اور اُسکے حکم کے بیان مین *

نجاست دو قسم ہی غلیظہ * مسئلہ * غلیظ کہتے ہین بہت ناپاک کو
جسطرح شراب اور آدمی کا پیشاب اور پاخانہ اور منی اور قی اور
خون اور پیپ اور سب لید اور سب گوبر یہہ سب غلیظہ ہی اور صاحب
شرح وقایہ کا بھی یہی قول ہی اور فتواے مختصر شافی مین بھی
یہی لکھا ہی * مسئلہ * جس جانور کا گوشت حرام ہی اُسکا پیشاب
اور گوہ بھی نجاست غلیظہ ہی جسطرح گدھا اور ہاتھی اور چوہا وغیرہ
اور مرغی اور بط کا پیخال بھی غلیظہ ہی اگرچہ اُن کا گوشت

حلال ہی اور خفیفہ کہتے ہین کم ناپاک کو جسطرح گہوڑیکا پیشاب اور جنکا
گوشت حلال ہی اُس جانور کا پیشاب جسطرح گاے اور بکری اور
اُونٹ وغیرہ اور پانخال اُن چڑیونکا جنکا گوشت حرام ہی جسطرح
باز وغیرہ خفیفہ ہی * مسئلہ * اور پانخال اُن چڑیونکا جنکا گوشت حلال
ہی پاک ہی مگر جس پانخال مین بدبو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جسطرح
پانخال مرغی اور بطکا جیسا کہ ہم کہہ چکے * مسئلہ * اور کبوتر اور تیتر
اور مور اور کور وغیرہ کا پانخال پاک ہی * مسئلہ * نجاست غلیظ سے
درم شرعی کے موافق معاف ہی اور اگر درم شرعی سے زیادہ ہووے
تو نہین یعنے اگر نجاست غلیظ درم شرعی کے برابر لگی ہووے اور
نماز پڑھہ لیوے تو معاف ہی زیادہ مین نہین معاف اور درم شرعی
کا اندازہ ہتہیلی کے غار کے برابر ہی یعنے جب ہتہیلی کشادہ کرے
اور پانی لیوے تب جہان تک پانی ٹہہرا رہے وہی غار ہتہیلی
کا ہی * مسئلہ * اور نجاست خفیفہ کپڑیکے چوتھے حصے سے کم تلک
معاف ہی اور جب کپڑا چوتہا حصہ پورا ناپاک ہو تب نہین یعنے
جبتک چوتھے حصے سے کم کپڑا ناپاک ہی تبتلک نماز اُس کپڑیسے
درست ہی اور جب چوتہا حصہ پورا ناپاک ہو تب نماز درست
نہین * مسئلہ * اور مچھلی کا خون ناپاک نہین ہی * مسئلہ * اور گدھے
اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہین کرتا ہی اسواسطے کہ وہ
مشکوک ہی * اور پاک چیز کی پاکی شک سے نہین جاتی * مسئلہ *
اور پیشاب کرتے وقت جو سوئی کی نوک برابر چھینٹ پڑے تو

وہ چیز نہیں * مسئلہ * اور جس کپڑےکا آستر ناپاک ہووے تو اُسکے
ابرے پر نماز درست ہی * مسئلہ * جس بچھونیکا ایک کنارہ
ناپاک ہووے اُسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہی خواہ
اُسکے ایک کنارے ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ
وہ بچھونا بجاے زمین کے ہی اور یہہ مسئلہ فتاواے مختصر شافی
مین ہی اور یہی شرح وقایہ مین بھی ہی * مسئلہ * اور اگر ایک
کپڑا پاک ہووے اور اُسمین ناپاک کپڑا بھیگا ہوا لپیٹا گیا ہووے
اور اُس ناپاک کپڑے کی نمی اس پاک کپڑےمین آگئی ہووے
مگر اسقدر نمی آگئی ہووے کہ نچوڑنے سے نہ نچڑے تو اُس
پاک کپڑے پر نماز درست ہی * مسئلہ * اگر ایک کپڑا پاک بھیگا ہو
سو کھے مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لیپا ہی رکھا گیا تو اُس کپڑے پر نماز
درست ہی * مسئلہ * اگر کسی شخص کے کپڑےکا ایک کنارہ ناپاک
ہو گیا اور اُس شخص کو سہو ہوا اور اُس شخص نے کوئی کنارہ اُس کپڑےکا
بغیر ٹھہرائے ہوئے دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہی * گیہون کے مسئلہ
کی طرح مثلا ایک شخص نے گیہون پر گدھے کی دنوری چلایا اور گدھے
نے اُسپر پیشاب کیا اور اُس گیہونکا دو حصہ ہوا اور اُس
گیہونکے مالک دو شخص ہاتھی دونون شخص نے اپنا اپنا حصہ لے لیا
مثلا دو من تھا ایک ایک من لے لیا تو اُس صورت مین
دونون حصہ پاک ہی اسواسطے کہ احتمال ہی دونون کتیں
کہ دونوںکے حصہ مین نجاست ہو گئی یا اُسمین سے کچھ کسی فقیر کو دیا تو

اس صورت مین بھی سب پاک هی اسواسطے که احتمال هی که نجاست اسمین گئی اور اس پاکیکا اعتبار ضرورتکے واسطے هی تاکہ حرج نہووے * * بیرهوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کے بیان مین * پیشاب کے بعد تین بار کھنکھارے اور اُس عضو کی جڑ کے پاس سے نرم نرم تین بار دوہے گایکی پستان کی طرح اور اُس عضو کی سوراخ کو زمین پر یا کلوخ پر مسح کرے جس مین جو پیشاب که باقی ہووہ نکل جاے اور کلوخ لیکر تہلے * مسئلہ * شرح اوراد مین فتاواے حجت سے لکھا هی که مناسب هی وضو کرنیوالے کو تہلنے کے بعد استنجا کرے اسواسطے که شاید اُسکے پیشاب کے مکان سے کچھ نکلے تو پھر وضو دہرانے کا محتاج ہووے * مسئلہ * اور اس تہلنے مین اختلاف هی بعضے کہتے هین که چار سو قدم تہلے اور بعضے تین سو قدم اور بعضے دس قدم اور بعضے کہتے هین جتنے برس کی اُسکی عمر ہووے اُتنے قدم * اور بعضے کہتے هین که زمین پر پانون مارے اور کھنکھارے اور داہنے پانونکو بائین پانون مین اور بائین پانونکو داہنے پانون مین پیچے اور خواہ اونچے پر سے نیچے کو اُترے * لیکن صحیح یہہ هی که آدمیونکی طبیعت مختلف هی پھر جس مین جسکی تسلی ہو جاوے که اب هم پاک ہوئے وہی معتبر اور درست هی چاہئے که وہ اُسیطرح استنجا کرے اسواسطے که ہر ایک آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکھتا هی * مسئلہ * بعد اُسکے پانی سے تین مرتبہ اُس عضو کو بائین ہاتھہ سے دھووے اور تینون مرتبہ بائین ہاتھہ کو بھی دھووے کیونکہ یہہ

مستحب ہی * اور اگر پانی میسر نہووے تو استبرا فقط کلوخ سے
کفایت ہی اسیکو استبرا کہتے ہیں اور یہی فتاواے مختصر شافی
مین بھی لکھا ہی کہ اُسکو استبر کہتے ہیں یعنے جو پیشاب کہ باقی ہی
اُس سے پاکی طلب کرنا اور غایط سے فراغت ہونیکے بعد نجاست پاک
کرنیکو استنجا کہتے ہیں اور غایط کہتے ہیں جاضرور کو * صورت
اُسکی یہہ ہی کہ اگر احتیاج غایط کی رکھتا ہووے تو پہلے آستین
اُٹھالیوے بعد اُسکے بائین ہاتھہ مین تین کلوخ یا کم یا زیادہ لے لیوے
اور جاضرور مین جاوے اور جب جاضرور مین جاوے تب پہلے بایان
پانون رکھے اور جاضرور پھرتے وقت قبلہ کی طرف منہہ اور پیٹھہ
نکرے اور جس چیز پر خدا یتعالی کا نام لکھا ہووے یا قرآن مین سے
کچھ لکھا ہووے تو اُسکو اپنے ساتھہ نہ لیجاوے اور ننگے سر نجاوے اور
جاضرور پھرنیکے پہلے کلوخ درست کرلیوے اور جاضرور مین آنیکے
وقت شیطانکی شرارت سے اللہ تعالی کے ساتھہ پناہ مانگے اور کہے
اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ
الرَّجِیْمِ یا کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ * مسئلہ
جب پایخانیکو جاوے میدان مین تو بیٹھتے وقت کہے اور جو بنے ہوئے
پایخانے کے مکان مین پایخانہ پھرنے جاوے تو اُس مکان مین داخل
ہونیکے پہلے دعا مذکور کہے * اور جاضرور پھرتے وقت بائین پانون پر
زور کرے جس مین جلدی فراغت ہووے اور جس جگہہ جاضرور
پھرے اُس جگہہ پانی سے استنجا کرے اور اگر میدان مین

ہووے تو آدمیون سے دور جاوے جس مین کسی کی نظر نہ پڑے * اور
جس جگہہ پر بیٹھیگا وہان پر پہنچنے کے پہلے ستر نکھولے * اور
آدمیونکے بیٹھنے کی جگہہ پر اور میوہ دار درخت کے نیچے جاضرور پھرنے
نہ بیٹھے * اور ہوا کے مقابلہ پر اور باندیکی طرف پیشاب نکرے *
اور آفتاب اور ماہتابکی طرف بھی نہ دیکھے فرشتونکی تعظیم کے سبب
سے جو اُنپر مقرر ہین * جب جاضرور پھر چکے تب کلوخ لیوے اسطرحپر
کہ مرد ہووے تو گرمی کے دنون مین پہلے کلوخ کو آگے سے پیچھے کو
لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے لاوے اور تیسرے
کلوخ کو پھر آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور اگر زیادہ کی حاجت
ہووے تو زیادہ لیوے اسواسطے کہ استنجا کرنا کلوخ سے سنت ہے
اور اسمین کچھ عدد نہین مقرر ہے تین خواہ تین سے کم مین صفائی
ہووے خواہ زیادہ مین غرض صاف ہونے سے ہے اور کلوخ اسطرحپر
لیوے کہ خاک بدنپر نہ پہنچے اور گرمی کے دنونمین اسواسطے آگے سے
پیچھے کو لیجانا کہا کہ خصیہ گرمی مین لٹکتا ہوا آتا ہے اس مین کچھ لگ
نجاوے اور جاڑے کے دنون مین گرمی کے اُلٹے کرے یعنے پہلا کلوخ
پیچھے سے آگے کو لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور
تیسرا پیچھے سے آگے کو لاوے کیونکہ جاڑے مین خصیہ نہین لٹکتا ہے اُسمین
لگنے کا خوف نہین ہے اور پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لانے مین زیادہ
صفائی ہوتی ہے * اور اگر عورت ہووے تو ہمیشہ پہلا کلوخ کو
آگے سے پیچھے کو لیجاوے اسواسطے کہ اُسکے اندام نہانی

نہ لگے اور دوسرا پانچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرا آگے سے پانچھے کو
لے جاوے * اور عورتیں واسطے کلوخ لینے میں گرمی جاڑے برابر
ہی ہمیشہ اسطرح پر کیا کرے * اور کلوخ کے بعد پانی سے آبدست کرنا
ودب ہی * جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے تب کشادہ ہوکے
بیٹھے اور پہلے ہاتھ دھووے تب بعد اسکے انگلی کے پیٹ سے
آبدست کرے خواہ ایک انگلی خواہ دو خواہ تین سے مگر انگلی کی نوک سے
آبدست نکرے کیونکہ اس سے بواسیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکے
تب پھر دوسری بار ہاتھ دھووے * مسئلہ * اور بہت زیادہ عدد
استنجا کا سات مرتبہ ہی اور بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی
ہی اور بعضے عالموں نے کہا کہ اسقدر دھووے کہ اسکے دلکی تسلی
ہووے اور بائیں ہاتھ سے آبدست کرے * مسئلہ * جسوقت
نجاست درم شرعی سے زیادہ اس مقام کے گرد بگرد لگی نہووے
تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہووے اور اگر درم شرعی
سے زیادہ لگی ہووے تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہووے
اور اگر درم شرعی کے برابر لگی ہووے تو اسوقت استنجا کرنا پانی سے
واجب ہووے ولیکن افضل یہ ہی کہ پانی سے استنجا کرے
مگر جو مقام ایسا ہووے کہ وہاں پر پانی سے آبدست کرے تو آدمیونکی
نظر اسکی عورت پر پڑے اور اس سے بدن چھپ نسکے تو
اس مقام میں کلوخ پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تاکہ بدن
کھولنے سے فاسق نہووے * مسئلہ * اور استنجا کرنا پتھر

اور مٹی کے ڈھیلے اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور نمدے اور
روئی اور پرانے کپڑے سے روا ہی اور ہڈی اور ٹھیکرے اور شیشہ
اور ہوئی پکی اینٹ گھاس اور کوئلے سے اور اُس چیز سے کہ ناپاک ہی جسطرح
گوبر اور اُس چیز سے کہ کھانیکی ہی جسطرح نمک اور داہنے ہاتھ سے
اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اچھے کپڑے سے اور تیز لکڑی اور پتھر سے
مکروہ ہی مگر ضرورتکے وقت سواے گوبر اور کاغذ کے ان سب چیزون سے
اور داہنے ہاتھ سے درست ہی * مسئلہ * کنز العباد مین لکھا ہی کہ
کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے استنجا نکرے اسواسطے کہ کاغذ کی
تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہی * اور آبدست کے بعد تھوڑے سے
کپڑے سے پانی کو پونچھے تا کہ رانون پر نہ ٹپکے * اور یہہ ادب ہی اسکو
استنفا کہتے ہین *

* تیسرا باب نماز کے بیان مین *

اور اس باب مین تیس فصلین ہین *

* پہلی فصل نماز کے وقتون کے بیان مین *

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی سی
سفیدی ہی کہ وہ آسمانکے کنارے پر ظاہر ہوتی ہی اور اُسوقت سے جبتک
کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہی اور دراز سفیدی جو ظاہر ہوتی ہی
اسکو صبح کاذب کہتے ہین وہ رات مین داخل ہی فجر کی نماز کا وقت
نہین ہی * اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہی اور
باقی رہتا ہی جبتک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اُسکا دونا
ہووے یہہ ایک روایت مین ہی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور

دوسری روایت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یون ہی کہ جبتک سایہ ہرچیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اُسکے برابر نہووے اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور سایہ اصلی کے معنے انشاء اللہ تعالی ہم بیان کرتے ہیں * مسئلہ * جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہنچانے تب ایک جگہہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کرکے گاڑ دے اور اُس لکڑی کے سایے کا سر پر ایک نشان کر دے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا جاوے تبتک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہین آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہووے اور نہ زیادہ تب اُسکو تبین استوا کہتے ہیں اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہی اور فتاوا سے مختصر شافیہ اور شرح ہدایہ مین یہی لکھا ہی اور ملک العلماء قاضی شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اُس سایہ کو کہتے ہیں کہ جہان سے کم ہونا سایے کا موقوف ہووے اور زیادہ ہونا شروع ہووے اور یہہ وہی مضمون ہی جو لکھہ چکے خلاصہ یہہ ہی کہ جب ہرچیز کا سایہ دونا ہوا سایہ اُسکے چھوڑ کے * اور دوسری روایت بموجب جب ہرچیز کا سایہ اُسکے برابر ہوا سایہ اصلی چھوڑ کے تب وہ ظہر کا آخر وقت ہی * پھر اُس وقت سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ آفتاب نہین ڈوبتا اور جب آفتاب ڈوبتا ہی تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک کہ شفق غائب نہین ہوتی * اور شفق کہتے ہیں اُس سرخی کو جو آفتاب

ڈوبنے کے بعد پچھم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اُسکو ہندی مین شفق زرد کہتے ہین یعنے جبتک کہ سرخی رہتی ہی مغرب کا وقت بھی رہتا ہی اور جب سرخی مٹ جاتی ہی تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہی اور اُسوقت سے عشا کا وقت شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک کہ صبح صادق نہووے * اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جبتک صبح صادق نہووے * مسئلہ * وتر اور عشا کا وقت ایکہی ہی لیکن ان دونون مین ترتیب لازم ہی کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے اسواسطے وتر کو پہلے نہین پڑھتے ہین *

* بیان وقت مستحب کا *

اور مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اُسوقت کہ صبح روشن ہووے مگر ایسے وقت شروع کرے کہ چالیس آیتہ یا زیادہ اُس سے با ترتیل پڑھ سکے اور اگر اُسکے وضو مین فساد ہووے تو وضو کرکے اسقدر دوہرا سکے جیسا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی * اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ * روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز کو بہت پس بیشک روشنی مین ادا کرنا فجر کا بزرگی زیادہ ہی مزدوری اور ثواب کے واسطے اور مستحب ہی ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنو نمین جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی * اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ * جسوقت سخت ہووے گرمی پھر سرد کرو نماز کو یعنے نماز ظہر مین تاخیر کرو تا کہ گرمی کم ہو جاوے اور صحیح بخاری مین بالصلوۃ کی جگہہ پر بالظہر ہی معنی ایکہی ہی یعنے سردی کرو نماز ظہر مین * فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ * اسواسطے

سختی گرمی کی دوزخ کے جوش کرنے سے ہی اور مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اسقدر تاخیر نکرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور آنکھہ میں چوندھی نہ لگے کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہی * اور مستحب ہی تاخیر عشا کی ثلث رات تک یعنے راتکی تہائی تک اور آدھی رات تک تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدھی راتکے تاخیر کرنا بغیر عذر کے مکروہ ہی * اور مستحب ہی تاخیر وتر کی آخر رات تک اُس شخص کے واسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکھتا ہی * اور جسکو جاگنے پر اعتماد نہین ہی وہ سونے کے پہلے ادا کرے * اور مستحب ہی ظہر کی نماز جاڑے کے دنون مین اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ اول وقت ادا کرنا مگر بدلی کے روز * اور مستحب ہی بدلی کے روز اول وقت ادا کرنا عصر اور عشا کا اور باقی سب نماز کی تاخیر کرنا *

* بیان اُن وقتونکا جن مین نماز درست نہین اور مکروہ ہی *

* مسئلہ * آفتاب نکلتے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنے ٹھیک دوپہر کیوقت اور آفتاب ڈوبتے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازیکی درست نہین ہی مگر اُسی روز کی عصر اگر کبھی سے اسقدر تاخیر ہوئی ہووے کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہووے تو آفتاب ڈوبتے وقت درست ہی لیکن اسقدر تاخیر نکیا چاہیئے کیونکہ اسقدر تاخیر مکروہ ہی جیسا کہ لکھہ چکے * مسئلہ * جسنے ایک رکعت عصر کی پایا اُسنے عصر پایا ولیکن اور سب نمازین اُن تینون وقتون مین نہین درست ہین * اور مکروہ ہی نفل پڑھنا جب

امام جمعہ کا خطبہ پڑھنے کو اُٹھے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے مگر دو رکعت سنت فجر کی اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ ہی * اور جو نماز فوت ہوئی ہی اُسکا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست ہی اُن دونوں وقتوں میں * یعنے بعد صبح صادق اور عصر پڑھنے کے مغرب پڑھنے تک * لیکن امام جب خطبے کو اُٹھے تب اُسوقت یہہ سب بھی مکروہ ہی * اور دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کیا جاتا ہی بغیر حج کے دو فرض کے یہہ معنے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملا کر پڑھے * اور جو نماز کہ فوت ہوئی ہی اُسکو جسقدر رہا ہے ادا کرے اُسکا ذکر نہیں ہی اس مقام میں * مسئلہ * اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کے وقت میں تو وہ عصر پڑھے اور عشا کیوقت میں تو وہ عشا پڑھے * مسئلہ * اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہی مگر اسقدر کہ تحریمہ باندھے سکے تو اُسوقت کی نماز قضا پڑھنا اُن دونوں پر واجب ہی * اور اگر ایک عورت کتیں آخر وقت میں حیض ہوا تو اُسپر اُسوقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہیں واجب ہی * سوال * اسمیں کیا مصلحت ہی کہ رات اور دن میں سترہ رکعت نماز اللہ تعالی نے فرض کیا آتھ رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کیوقت کہ یہہ تو دن میں ہی اور نہ رات میں * جواب * دن کی آتھ رکعت کے سبب سے آتھ دروازے بہشت کے کشادہ ہوتے

ہیں اور اُنکی سات رکعت کے سبب سے ساتوں دوزخ کے
دروازے بند ہوتے ہیں اور فجر کی دو رکعت کے سبب سے دنکے گناہ
اور راتکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور فتاواے مختصر شافی میں یہی لکھا ہے

* فصل دوسری اذان اقامت کے بیان میں *

مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے سنت
موکدہ ہے مردونکے حق میں اور عورتونکے حق میں سنت نہیں *اور
نفلونکے واسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کیواسطے سنت نہیں
اذان کہنا نماز کیوقت میں سنت ہے *اور وقت کے قبل اور
وقت کے بعد سنت نہیں ہے *اور اگر وقت کے پہلے کوئی اذان کہے
تو اُسکو پھر دھراوے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ
کے نزدیک فجر کی نماز کیواسطے اخیر آدھی راتمیں اذان کہنا
روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہووے تاکہ ثواب
اذانکا پاوے اور اذان کہتے وقت قبلہ طرف متوجہ ہووے اور
اپنی دونون اُنگلی دونون کان میں رکھے اور جب حی علی الصلوٰۃ پر پہونچے
تب منہہ داہنی طرف پھرے اور جب حی علی الفلاح پر پہونچے تب
منہہ بائین طرف پھرے اور لفظین اذانکی مشہور ہیں اور فجر کی
اذانمین حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ
کہے اور اذانکی لفظین جدا جدا کہے اور ٹھہر ٹھہر کہے اور راگ سے نکہے اور
کوئی حرف اذانمین سے کم نکرے اور اذانکے درمیانمین کوئی حرف زیادہ
نکرے اور حرفکا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ کیواسطے زیادہ کم

نکرے و لیکن خوش گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے مگر جبکہ
اذانکے لفظین کچھ نہ بگڑتین اور قدم ایکہی جگہہ پر رکھے رہے * مسئلہ *
اور اگر اذانکا مکان اسطرحکا ہووے کہ اگر حی علی الصلوۃ اور حی
علی الفلاح کہنے مین دہنے بائین بغیر پانونکے اُٹھائے منہہ پھیرے تو اعلام
نہووے تو پانون اُٹھاوے مثلا ایک اذانکا مکان اسطرحکا ہووے
کہ اُسمین کھڑکی ہووے اُسمین سے آواز باہر نہ آوے اگر پانون ایکہی
جگہہ پر رکھے رہے تو اُسوقت پانون اُٹھاوے اور داہنے کھڑکی مین سر
نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ تب پھر جاوے بائین کھڑکی کی طرف اور
اپنا سر کھڑکی مین سے نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی
حاصل ہووے اور اعلام کے معنے نمازکیواسطے خبر کرنا * مسئلہ *
اور اقامت مثل اذانکے ہے لیکن اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہے
اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ کہے دو بار اور منہہ قبلہ
طرف کرے اذان کیطرح اور اذان کہنے کے بیچ مین اور اقامت کہنے
کے بیچ مین بات نکہے یعنے اذان اور اقامت کہتے ہوئے بات نکرے
* مسئلہ * اور متاخرین لوگون نے تثویب کو پسند رکھا ہے سب نماز
کیواسطے اور قدیم لوگونکے نزدیک مکروہ ہے مگر فجر کیوقت مکروہ نہین *
اور روایت ہے مجاہد سے اُنھون نے کہا کہ مین عبد اللہ ابن عمر کے ساتھہ
ایک مسجد مین گیا اور اُسمین اذان ہوچکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے
تھے کہ اُسمین نماز پڑھین تب موذن نے تثویب کہا پھر عبد اللہ ابن عمر
مسجد سے نکلے اور مجھسے کہا کہ آ نکل میرے ساتھہ اس بدعت والے

کے پاس سے اور اس مسجد مین نماز نہ پڑھی اور عبداللہ ابن عمر نے تثویب کو اسواسطے مکروہ جانا اسواسطے کہ لوگونے بعد پیغمبر صلعم کے اسکو نکالا یہہ جامع ترمذی مین لکھا ہے اس حدیث سے قدیم لوگونکا مکروہ جاننا اور تثویب کے معنی اعلام کے بعد اعلام کرنا مثلا الصلوۃ الصلوۃ خواہ قامت قامت یا مانند اسکے دوسری لفظ کہنا * مسئلہ * موذن اذان اور اقامت کے درمیان مین چار رکعت کے موافق بیٹھے مگر مغرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی دیر کرے تب اقامت کہے * مسئلہ * اگر ایک نماز فوت ہوئی ہووے تو اسکے واسطے اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہووین تو پہلی نماز کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازون مین مختار ہے چاہے دونون کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے * مسئلہ * محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت اسکی مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہے دہرائی بھی نجاوے اور جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ ہے اگر وہ اذان کہے تو دہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دہرائی نجاوے اسواسطے کہ شریعت مین دوبار اقامت کہنا نہین آیا ہے کیونکہ اقامت حاضر لوگونکی خبر کیواسطے ہے تو بس ایکہی کفایت ہے اور اذان غایب لوگونکی خبر کیواسطے ہے تو اسمین شبہہ ہے کہ بعضونے سنا ہوگا اور بعضونے نسنا ہوگا تو پھر دہرانے مین اسکے فایدہ ہے * مسئلہ * جنب اور عورت اور مست اور دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر یہے سب کہین تو مستحب ہے کہ پھر دہرا لیوے

* مسئلہ * مسافر اذان اور اقامت دونو کہے اور دونون ترک کرے تو مکروہ ہی ویہاں اگر اقامت پر کفایت کرے تو جایز ہی اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد مین نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہی * اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑھے اور اُسکا گھر شہر مین ہووے تو وہ اذان اقامت دونون کہے اور اگر وہ دونون ترک کرے تو جایز ہی * اُسکیتئین اذان اور اقامت محلہ کی مسجد کی کفایت ہی جیسا کہ ابن مسعود رض نے کہا اذان الحی یکفینا یعنے اذان محلے کی کفایت کرتی ہی ہمارے تئین * اور یہہ حکم اُسوقت ہی کہ اُسکے محلہ کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانون مین گھر ہووے اور وہانکی مسجد مین اذان و اقامت ہوتی ہووے تو وہانکے نماز یکا حکم شہر والے نمازیکا ہی جیسا کہ لکھہ چکے یعنے دونون ترک کرے تو جایز ہی و اگر وہانکے مسجد مین اذان اور اقامت نہوتی ہووے تو وہان جو شخص کہ اپنے مکان مین نماز پڑھے اُسکا حکم مسافر کا ہی یعنے اگر فقط اقامت کہے تو جایز ہی اور دونون ترک کرے تو مکروہ ہی * مسئلہ * اور جب اقامت مین حی علی الصلوۃ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہوجاوین اور جب قد قامت الصلوۃ کہے تب امام نماز شروع کرے *

* فصل تیسری نماز کی شرطون کے بیان مین *

اور شرطین نماز کی چھہ ہین کہ وہ سب نماز کے پہلے فرض ہین * پہلی شرط یہہ ہی کہ نمازیکا بدن پاک ہووے یعنے اگر محدث ہووے تو وضو کر لیوے

اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوے اور اگر بدن میں کوئی نجاست
لگی ہووے تو دھو لیوے جیسا کہ اس سب کا بیان ہو چکا ہے * دوسری
شرط * یہہ کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے میں پڑھ
لیوے بغیر عذر کے تو نماز باطل ہووے * مسئلہ * جس شخص کا
تین حصہ کپڑا ناپاک ہووے اور ایک حصہ پاک اور اسکے پاس
دوسرا کپڑا نہووے اور نہ کپڑے کا پاک کرنیوالا موجود ہووے جسطرح
پانی اور سرکہ وغیرہ تو اسی کپڑے میں نماز پڑھے اور پھر نہ دہراوے *
اور اگر اس کپڑے کے ہوتے ہوئے ننگا پڑھے تو درست نہیں ہے
اور اگر تین حصے سے زیادہ ناپاک ہے اور ایک حصے سے کم پاک تو افضل
ہے اسی کپڑے میں پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست ہے اور
اگر تمام کپڑا ناپاک ہووے اور ننگا پڑھے تو درست ہے لیکن اسی
کپڑے میں پڑھے تو بہتر ہے جس میں اسکا بدن عورت چھپا رہے اور
جو شخص کہ کپڑا نہاوے تو وہ ننگا نماز پڑھے اشارے سے خواہ کھڑا خواہ
بیٹھ اگر مستحب ہے بیٹھ کے پڑھے اشارے سے اسواسطے کہ اندام
نہانی بیٹھنے کے وقت چھپا رہتا ہے اور یہی افضل ہے * تیسری
شرط * نماز کی مکان پاک ہووے اسقدر کہ دونوں پانوں اور دونوں
زانوں اسپر رکھ سکے اور سجدہ کر سکے اگر اسکے سوا اور
باقی جگہہ ناپاک ہووے تو نماز درست ہے * مسئلہ * اگر مصلا
چھوٹا ہووے اسطرح کا کہ اگر دونوں پانوں رکھے تو سر تک نہ پہنچے
اور زمین ناپاک ہے تو اس حالت میں مصلا پانوں کے نیچے رکھے

سجدہ کی جگہہ رکھیں کیونکہ نماز میں پانوںکا پاک جگہہ پر ہونا معتبر ہے جب
پانوں پاک جگہہ پر ہوا نماز درست ہوئی اور عوام لوگ اسطرحکا مصلا سجدہ کی
جگہہ پر رکھتے ہیں اور پانونکی جگہہ خالی رکھتے ہیں ایسا نکیا چاہیے *
* مسئلہ * اگر مریض کے نیچے بچھونا نجس ہووے اور مریض کا حال
اسطرح پر ہے کہ اگر دوسرا کپڑا اُسکے نیچے بچھاویں تو اُسوقت پھر ناپاک
ہو جاوے تو اس صورت میں وہ مریض اُسی کپڑے پر نماز ادا کرے
نماز اُسکی درست ہے * اور اگر کوئی مریض اسطرحکا ہے کہ بچھونا
بدلنے سے اُس مریض کو ایذا ہوتی ہے اگرچہ دوسرا بچھونا ناپاک
نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی وہ مریض اُسی بچھونے پر نماز پڑھے
* مسئلہ * اگر بالکل زمین ناپاک ہے یا تمام کیچڑ ہے اور کہیں خشک
نہیں ہے تو اس صورتمیں نماز کھڑے ہوکے اشارے سے ادا کرے یہ مسئلہ
عمدة الاسلام سے لکھا ہے * چوتھی شرط نماز کی عورت کا چھپانا ہے اور
عورت کہتے ہیں اُس بدن کو جسکا چھپانا فرض ہے اُسکا حکم تفصیلی بیان
کرتے ہیں انشاء الله تعالی * مسئلہ * عورت مردونکے واسطے نافسے
زانو کے نیچے تک ہے اور ناف عورتمیں داخل نہیں ہے اور زانو
عورت میں داخل ہے اور لونڈیونکے واسطے عورت مردکیطرح ہے مگر
اُسکے واسطے پیٹ اور پیٹھ بھی عورت ہے اور آزاد عورتونکے واسطے
تمام بدن عورت ہے منہہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم
کے سوا اور یہ تینوں عضو نماز کے حق میں عورت نہیں ہیں
اگر نماز میں یہ سب کھلے رہینگے تو نماز درست ہوگی لیکن

شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں سب عضو بھی عورت کا حکم رکھتے ہیں
پھر بیگانے مرد کی تین منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں قدم شہوت کی
نظر سے دیکھنا حرام ہی * مسئلہ * جو بدن کہ عورت میں داخل ہی
آنمیں سے ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہی مثلا
آزاد عورت کی پنڈلی اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج آنمیں سے
کسی عضو کا چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز نہوگی اسیطرح بال جو سر سے
لٹکتا ہی کھلا ہوگا تو نماز درست نہوگی کیونکہ سر دوسرا عضو ہی اور
جو بال لٹکتا ہی سو دوسرا عضو ہی خلاصہ یہ ہی کہ عورت میں سے
ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھولنا نماز کو باطل کرتا ہی آسمین پیٹھ بھی
اور دوسری عضو بھی سب آئے یا مرد کا ذکر یا خصیہ کا چوتھا حصہ کھلیگا
تو نماز درست نہوگی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہی اور خصیہ دوسرا عضو
اسیطرح دوسری عضو کا کھلنا جو عورت میں داخل ہی اور اسیطرح
لونڈیکا حکم ہی * مسئلہ * عورت چھپانا نماز میں دوسری آدمی سے
فرض ہی اپنی ذات سے فرض نہیں پھر اگر کسی نے ازار نہ پہنا
فقط پیرہن پہنکے نماز پڑھا اور وہ ایسا ہی کہ نظر کرے تو پیرہن
کے گریبان سے عورت کو دیکھے تو نماز باطل نہوگی اور اگر کوئی
اندھیرے گھر میں ننگا نماز پڑھے پاک کپڑا ہوتے ہوئے تو نماز
درست نہیں اور باریک کپڑا پہنکے جس سے اسکے نیچے کا عضو
نظر پڑے نماز درست نہیں یہ فتاوے عالمگیری میں لکھا ہی * مسئلہ *
اور جو شخص کپڑا نپاوے تو ننگا بیٹھکے رکوع سجدہ سے

نماز ادا کرے اور یہہ کھڑے ہوکے ادا کرلے سے بہتر ہی جیسا کہ اوپر
لکھہ چکے * پانچویں شرط * قبلہ کی طرف منہہ کرنا مگر جو شخص کہ قبلہ کی
طرف منہہ نہ لا سکے دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلہ طرف ہو
یا کوئی جانور پھاڑنیوالا قبلہ طرف ہووے اُسکے خوف سے قبلہ طرف
منہہ نہ لا سکے تو اِس صورت میں جسطرف سکے اُسطرف نماز پڑھے خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹ کے * مسئلہ * اگر کوئی اِسطرح کے مکان
میں جا پڑے کہ اُسکو قبلہ کیطرف معلوم نہووے تو اُس جگہہ جو شخص
کہ حاضر ہووے اُس سے پوچھے اور نماز ادا کرے اور اگر بغیر
پوچھے نماز پڑھے اپنے دل میں ٹھہرا کے تو درست نہیں ہی اگرچہ قبلہ
طرف پڑھا ہووے اور اگر اس جگہہ کوئی نہووے کہ اُس سے پوچھے
اپنے دل میں تحری کرے جس طرف کہ اُسکے دلکو یقین ہووے اُسیطرف
نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف یہہ نہ تھی تو
نماز اُسکی درست ہوئی اور پھر نہ دہراوے اگرچہ دوسری طرف پڑھا
ہووے اور تحری کے معنے دل میں ٹھہرا لینا * مسئلہ * ایک شخص
نے تحری کرکے نماز شروع کیا اور اُسکے ایک رکعت پڑھنے کے بعد
معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اُسیطرف پھر جاوے اور باقی
نماز اُسیطرف ادا کرے اور اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھا
کہ پھر اُسکو تب معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اُسی طرف
پھر جاوے اور باقی نماز اُسیطرف ادا کرے اسیطرح اگر
چاروں رکعت چار طرف پڑھے تو درست ہی * مسئلہ * اگر کوئی

شخص بغیر تحری کے نماز شروع کرے تو نہین درست ہے اگرچہ اُسنے قبلہ طرف پڑھا ہووے کیونکہ جس مکان مین قبلہ معلوم نہووے تو اُس مکانمین قبلہ تحریکی طرف ہے اور اُسنے تحری نکیا * مسئلہ * اگر اندھیری رات مین ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھا اور ہرایک نے ایک طرف قبلہ ٹھہرا لیا اور اپنی تحری کی طرف ہرایک نے منہہ کیا اور اُن مین سے کسی کو معلوم نہین ہے کہ امام کون طرف منہہ کئے ہے مگر سب کوئی یہہ جانتا ہے کہ امام ہمارے پیچھے نہین ہے تو سبکی نماز درست ہوگی لیکن اگر اُن مین سے کسی نے نماز مین جانا اُسطرف کتین کہ جسطرف امام منہہ کئے ہے اور اُسنے جان کر اُسطرف منہہ نکیا تو اُس شخص کی نماز درست نہوگی اور اسطرح اُسکی نماز بھی درست نہوگی جسنے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہے اور قبلہ ہمارے دیار مین دو مغرب کے بیچ مین ہے صورت اُسکی یہہ کہ جاڑےمین جب خوب چھوٹا دن ہووے تب اُندنونمین آفتاب ڈوبنے کی جگہہ معلوم کرے اور گرمی مین جب خوب بڑا دن ہووے تب اُندنونمین آفتاب ڈوبنے کی جگہہ معلوم کرے اُنہین دونوںکی بیچ مین قبلہ ہے اگر اُن دونون طرفوںکے باہر پڑھے تو نماز درست نہین ہے * اور بعضے کہتے ہین کہ داہنی طرف دوحصہ چھوڑے اور بائین طرف ایک حصہ اور بیچ مین نماز ادا کرے * چھٹین شرط * نیت کرنا ہے اور نیت کے معنی دل مین قصد کرنیکے ہین یعنے دل مین جاننا کہ یہہ کون نماز ادا کرتا ہے اور نیت کرنا دل مین فرض ہے اور

زبان سے مستحب ہے مثلا اگر نیت کرنیوالا دل میں جانے کہ یہہ فجر کی
نماز ہے تو یہہ نیت درست ہووے اگر زبان سے نیت کرے اور
دل میں نیت نکرے تو نماز درست نہیں ہے تو جہر افضل یہی ہے کہ
دل میں قصد کرے اور زبان سے بھی اُسکے لفظ کہے * مسئلہ نفل اور
تراویح اور سب سنتوں کے واسطے اگر مطلق نماز کی نیت کرے تو درست ہے
یعنے اگرچہ صلوۃ النفل یا صلوۃ السنۃ یا صلوۃ التراویح نکہے فقط
یہی نیت کرے کہ میں اللہ کی نماز ادا کرتا ہوں درست ہے اور فرض
کیواسطے شرط ہے کہ نیت میں مقرر کرے کہ فلانے وقت کی فرض نماز
ادا کرتا ہوں جسطرح ظہر عصر وغیرہ ہے * اور دو رکعت ہو مثلا فجر کی
تو رکعتین صلوۃ الفجر کہے اور چار رکعت ہووے مثلا ظہر کی تو
اربع رکعت صلوۃ الظہر کہے اور تین رکعت ہو مثلا مغرب کی تو ثلث
رکعت صلوۃ المغرب کہے یہہ افضل ہے * مسئلہ مقیم نے ظہر کیوقت
فقط صلوۃ الظہر کہا اور اربع رکعت نکہا تو اُسکی نماز درست ہوئی
اسواسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہے جب اُسنے ظہر کی نیت کیا گویا
کہ چار رکعت کی نیت کیا اور عدد رکعت کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہے
اگر اُسنے اربع خواہ ثلث نکہا تو نماز ہو جاویگی * مسئلہ * امام کو تین
امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے مثلا ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض
نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدیکی درست
ہوگی مگر مقتدیکے واسطے نیت اقتدا کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقتدا
کرنا ہے تو نماز اُسکی درست ہووے اور اقتدا کے معنے تابعداری

کرنا * مسئلہ * اگر امام رکوع میں جاتا ہے اور مقتدی تمام نیت زبانسے
کہنے نہیں سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبانسے کہے تو اُس
رکعت کو نپاوے تو اسطرح کہے کہ دَخَلْتُ فِي صَلٰوةِ هٰذَا الْإِمَامِ خواہ
ہندی میں کہے داخل ہوا میں اس امام کی نماز میں * مسئلہ * اور نیت
نماز کی ہندی میں یا جو زبان کہ اُسکی ہووے اُس زبانمیں درست ہے
* مسئلہ * اگر دل میں جانے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہیں اور نیت کرتے
وقت اُسکی زبانسے عصر نکل جاوے تو ظہر کی نماز درست ہوگی اور
زبان کا سہو کچھ نقصان نہیں رکھتا ہے اسواسطے کہ نیت دلکی معتبر ہے *
اور اُسکے دلکی نیت نماز میں تحریمہ کہنے سے ملتی ہے تو نیت کی شرط یہہ ہے
کہ نیت اور تحریمہ میں فرق نکرے یعنے نیت. اور تحریمہ کے درمیانمیں
کوئی کام نکرے کہ نیت اور تحریمہ جدا ہو جاوے تاکہ نیت کے پاس ہی
تکبیر تحریمہ کا بیان آگے لکھتے ہیں انشاء الله تعالی *

* فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان میں *

نماز کے اندر سات فرض ہیں اُن فرضونکو نماز کی صفت کہتے ہیں * پہلا
فرض نماز کا تحریمہ ہے * اور تحریمہ کہتے ہیں پہلی تکبیر کتیں اسواسطے کہ جو کچھ
نماز کے پہلے مباح ہے. جسطرح کھانا پینا اور بات کرنا وغیرہ تحریمہ
کہنے کے ساتھ ہی وہ سب حرام ہو جاتا ہے اور تحریمہ ایسا ہے کہ
جس لفظ میں الله کی تعظیم نکلے اُس لفظ سے نماز شروع کرنا جسطرح
الله اکبر * یا الله اجلّ * یا الله اعظم * یا اَلرَّحْمٰنُ * یا سُبْحَانَ الله
یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ * یا لَا اِلٰهَ اِلَّا الله * اور مانند اُسکے جو لفظیں ہیں اور

جس لفظ مین دعا اور سوال ہی جسطرح * اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
یا مانند اُسکے تو اُس لفظ سے نماز شروع کرنا درست نہین ہی * مسئلہ * مناسب
ہی کہ تکبیر بغیر مد کے کہے یعنے اللہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہی اُسپر مد نکرے
اسواسطے کہ معنے اسطرحپر ہوجاتے ہین کہ اللہ بزرگ ہی یا نہین اگر
اس معنے پر معتقد ہووے تو کافر ہووے لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ
نخواہ معتقد ہووے خواہ نہین اور اگر اکبر کی بے کے بعد الف کہے یعنے
اکبار کہے تو اُسکی نماز باطل ہووے اور اگر اُسکے معنے پر معتقد ہووے
تو کافر ہووے * اسواسطے کہ اکبار نام شیطانکا ہی * مسئلہ * اگر مقتدی
نے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی کہا تو وہ مقتدی امام کی نماز مین نہین
داخل ہوا * اور صحیح یہہ ہی کہ اپنی نماز مین بھی نہین داخل ہوا * اور
دوسرا فرض نماز کا قیام ہی * اور قیام کے معنے کھڑے ہونے کے ہی *
* مسئلہ * کھڑے ہوکے نماز پڑھنا فرض ہی اور قیام اُسقدر فرض ہی
کہ قراءت فرض اُس مین پڑھ سکے اور یہہ قیام بغیر عذر بیماری کے
ترک نہین کرسکتا ہی اور قیام فرض نماز مین فرض ہی اور نفل
اور سنت مین فرض نہین اگر نفل یا سنت بیٹھکے پڑھے تو درست ہی
مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھکے درست نہین ہی اسواسطے کہ
فجر کی سنت واجب کے قریب ہی * اور تیسرا فرض نماز کا قراءت ہی
اور قراءت کہتے ہین قرآن پڑھنے کو * مسئلہ * اور نماز مین
ایک آیت دراز جسطرح آیۃ الکرسی یا آیۃ قل اللھم
مالک الملک یا مانند اُسکے یا تین آیۃ چھوٹی پڑھنا فرض ہی

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اور امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک ایک آیتہ پڑھنا فرض ہی چھوٹی ہووے خواہ بڑی جسطرح طہ یا ص یا ق یا مد ہامتان * اور شرح وقایہ مین کہا ہی کہ ایک آیتہ پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایکہی آیتہ پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہووے واجب ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ فقط قراءت فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہی اور سورہ ملانا بھی فاتحہ کے ساتھہ واجب ہی جیسا کہ آگے کہینگے انشاء اللہ تعالی * مسئلہ * قرآن پڑھنا فرض نماز مین دو رکعت مین فرض ہی اور نفل اور سنت اور وتر مین سب رکعتو نمین فرض ہی * مسئلہ * امام جمعہ اور عیدین مین اور فجر کی نماز مین اور پہلی دو رکعت مغربمین اور پہلی دو رکعت عشا مین ادا ہووے خواہ قضا قرآن جہرسے پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینون رکعت وتر مین بھی رمضانکے مہینے مین جہر کرے اور جہر کے معنے بلند آواز سے پڑھنا اور باقی سب نماز و نمین خفی پڑھے خفی کے معنے آہستہ پڑھنا اور جہر کا بہت کم جہر کرے تب بھی دوسرینکو سنا دے اور خفی کا یہہ حد کہ ہی اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سنے اور اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑھتا ہی تو اسکو اختیار ہی چاہے جہر پڑھے چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو واجب ہی اسکو خفی پڑھنا * اور سنت قراءتکی سفر مین دو طرح پر ہی ایک ضرورتکی حالت مین جسطرح سے دشمن کا خوف یا چوتونکا خوف ہووے اسطرحپر ہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے پڑھے * اور دوسری غیرضرورت کی حالت مین جب امن ہووے

اور کسی کا خوف نہو ویسے تو اس صورتمین فجر اور ظہر کی نماز مین فاتحہ کے بعد مثال سورۂ بروج اور اذا السماء انشقت کے پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز مین فاتحہ کے بعد وہ سورہ پڑھے جو سورہ بروج سے چھوٹی ہووے اور مغرب کی نماز مین نہایت چھوٹی سورہ پڑھے اور سنت قرأتکی حضر مین بھی دو طرح پر ہی * پہلی طرح یہہ ہی کہ فراغت کیوقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے اور مغرب کی نماز مین قصار مفصل پڑھے اور طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک ہی اور سورۂ بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ہی اور لم یکن سے آخر قرآن تک قصار مفصل ہی اور دوسری طرح یہہ ہی کہ ضرورتکے وقت جسطرح وقت تنگ ہی تو اس صورتمین اسقدر پڑھے کہ وقت نجاوے اور حضر کہتے ہین اسکی مقیم ہونیکی جگہہ کو اور مکروہ ہی کسی صورتکا مقرر کرنا نماز کیواسطے یعنے اسطرحپر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھے تب اسکے سواے دوسری سورہ نہ پڑھے * مسئلہ * اور موتم قرآن نہ پڑھے بلکہ سنے اور چپ رہے اور موتم کہتے ہین اسکو جو پہلی رکعت سے امام کی نماز مین ملا ہووے اور موتم اسواسطے کہا تاکہ معلوم ہووے کہ جو پہلی رکعت سے نہ ملا ہوگا تو وہ امام کے فراغت ہونیکے بعد اپنے اوپر کی نماز پڑھا چاہے اور اسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرض یہہ ہی کہ امام کے پڑھتے وقت مقتدی چپ رہے اور سنے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

38

اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین تب سنو تم سب اُسی قرآن کتین
اور چپ رہو جبتک که امام تلاوت کرتا هی شاید که تم سب رحمت کئے جاؤ
اور جمعے کے روز جب امام خطبه پڑھے تب بھی چپ رہے اور سنے
اسواسطے که خطبے مین قرآنکی آیت شامل رہتی هی اور کہا گیا هی
که جہان کہیں قرآن پڑھا جاوے وہان سنو اور یہه آیت سورهٔ اعراف
مین هی اور ابو ہریره رضی الله عنه نے فرمایا هی که پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا هی
* انما جعل الامام لیوتم به * امام نہین کیا گیا هی مگر اسواسطے
که اقتدا کی جاوے اُسکے ساتھه اور اُسکی پیروی کی جاوے تو چاہئے
که اُسکی موافقت اور متابعت کرے * فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا
قَرَأَ فَانْصِتُوْا * پھر جب تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب
قرآن پڑھے امام تب خاموش رہو تم سب اور سنو اُسکی قراءت کتین
اور اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجه نے روایت کیا
هی خلاصه یہه هی که مقتدی سنے اور چپ رہے یہانتک که اگر امام
خواہش دلانے یا دہشت دلانیکی آیته پڑھے یا خطبه پڑھے اور نبی صلی الله علیه وسلم پر
درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبه پڑھے اور یہه آیته پڑھے
* يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا * تب آہسته سے
نبی صلی الله علیه وسلم پر درود بھیجے * مسئله * اگر ایک شخص نے عشا کی
پہلی دونو رکعت مین فاتحه پڑھا اور سوره نه پڑھا تو آخری دونون
رکعت مین فاتحه کے بعد سوره پڑھے اور جہر سے پڑھے اُن دونون
رکعتونکو اگر امام ہووے اور اگر کسی نے پہلی دونون رکعت مین فاتحه

نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں اُس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھے کیونکہ آخری
دونوں رکعت میں فاتحہ پڑھیگا تو اگر اُس فاتحہ کے بدلے بھی پڑھیگا تو ایک
رکعت میں دو فاتحہ ہو جاویگا اور یہہ غیر مشروع ہے اور چوتھا فرض نماز
کا رکوع ہے * اور رکوع کے معنے پیٹھہ خم کرنا * مسئلہ * اگر کوئی
شخص کوژ پشت ہووے یعنے کبڑا ہووے اور اُسکی پیٹھہ کا خم رکوع
کرنیکے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے*
اور پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہے * اور سجدیکے معنے زمین پر پیشانی
رکھنا اور سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں لگاوے اور اگر سجدہ
فقط پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگاوے تو درست ہے اور اُسکے اُلٹے
درست نہیں مگر جبکہ پیشانی میں زخم ہے تب فقط ناک سے سجدہ
کرنے تو درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنے دونوں
پانوں اور دونوں زانو اور دونوں ہاتھہ اور پیشانی پر * اور سجدہ کرنا
پیشانی اور دونوں پانوں سے فرض ہے یہانتک کہ اگر سجدے میں
کوئی شخص زمین سے دونوں پانوں اُٹھالیوے تو اُسکی نماز باطل ہووے
* مسئلہ * اگر ایک شخص گدیکے بیچ پر سجدہ کرتا ہے یا اُسکا
کپڑا جو زیادہ ہے اُسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً اُسکا اوڑھنے یا پہرنیکا
کپڑا اُسکے سجدیکی جگہہ پر جاپڑے اور اُسپر سجدہ کرنے تو درست ہے
اور اگر کبھی جھجھر اور یعنے ولدار چیزپر سجدہ کرتا ہے مثلاً گھاس
یا توشک یا روئی پر تو اگر اُسکی پیشانی زمین پر پہنچتی ہے
تو درست ہے اور اگر نہیں پہنچتی ہے تو نہیں * اور اسیطرح اگر

اژدہام ہووے اور جگہہ کم ہووے تو نمازیکی پیٹھپر سجدہ کرے اور
وہ نمازی وہی نماز پڑھتا ہووے جو یہہ پڑھتا ہی تو درست ہی اور
جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہی یعنے یہہ ظہر پڑھتا ہی وہ عصر یہہ ادا
پڑھتا ہی وہ قضا یا یہہ جماعت پر پڑھتا ہی اور وہ جماعت سے بے نصیب
ہی اکیلا پڑھتا ہی تو اُسکی پیٹھ پر درست نہیں ہی اور اسیطرح
جو شخص کہ نماز پڑھتا ہی نہیں اُسکی پیٹھ پر بھی درست نہیں ہی *
* سوال * اسمین کیا حکمت ہی کہ نماز مین ایک رکوع فرض ہی اور
سجدہ دو * جواب اسمین دو وجہ ہی ایک یہہ کہ جب فرشتون
کتین حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتون نے سجدہ کیا اور ابلیس
علیہ اللعنۃ نے سجدہ نہ کیا پھر جب فرشتونے سر اُٹھایا اور ابلیس
کتین دیکھا کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے مین پڑا ہی تب شکرانہ کیا
کہ حق تعالی نے ہمکو اپنی فرمان برداریکی توفیق دی اور سبھونے پھر دوسرا
سجدہ کیا اسواسطے دو سجدہ فرض ہوا * اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ پہلے
سجدہ مین اشارہ ہی کہ ہم خاکسے پیدا کئے گئے ہین اور خاکپر سر رکھتے ہین
اور دوسرے سجدہ میں یہہ اشارہ ہی کہ پھر ہم خاک مین ملینگے تو خاکپر
سر رکھین اور یہہ کافی مین لکھا ہی * اور عمدۃ الاسلام مین منافع
سے لکھا ہی کہ پہلا سجدہ ایمانکی نعمت کے شکر کیواسطے ہی اور دوسرا
سجدہ ایمانکے باقی رہنے کیواسطے ہی * اور چھٹوان فرض نماز کا
قاعدۂ اخیرہ ہی اسقدر کہ تشہد پڑھ سکے اور قعدہ کے معنے
بیٹھنے کے ہین * اور ساتوان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے

اُسکام کے سبب سے جو نماز کا تمام کرنیوالا ہی مثلاً ایک شخص سے نے قعدۂ اخیرہ کے بعد کوئی بات کہا یا قہقہہ مار کے ہنسا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا و لیکن سلام کے لفظ کے ساتھہ نماز سے باہر آنا واجب ہی*

* پانچوین فصل نماز کے واجبون کے بیان مین *

واجب ہی نماز مین پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا* اور دوسرے فاتحہ کے ساتھہ تمام سورہ خواہ تین آیتہ چھوٹی یا ایک آیتہ بڑی کا ملانا* اور تیسرے مقرر کرنا قراءت کا پہلے دو رکعت مین یعنے قراءت دو رکعت مین فرض ہی و لیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین پڑھے خواہ پچھلی مین مگر دو رکعت پہلی مین پڑھنا واجب ہی* چوتھے نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنے ہر فرض اور واجب کو اُسکے مقام پر ادا کرنا* پانچوین تعدیل ارکانکی اور تعدیل کے معنے ٹھہرنا رکوع اور سجدہ مین ایکبار تسبیح کہنے کے موافق* چھٹے پہلا قعدہ یعنے بیچ کا بیٹھنا چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز مین فرض ہووے خواہ نفل خواہ سنت* ساتوان تشہد پڑھنا دونون قعدہ مین اور تشہد کہتے ہین التحیاتکو جیسا کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے تائین یہہ تشہد پڑھایا کہ* اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ* اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسیکو تشہد لکھا ہی اور اسیطرح مشہور بھی

ہی * آٹھویں نماز سے باہر آنا لفظ سلام کی کہکر * نویں دعا قنوت پڑھنے وتر میں * دسویں عیدین کی نماز میں تکبیروں کا کہنا * گیارہویں بلند پڑھنا جس میں بلند پڑھا جاتا ہی جیسا کہ اوپر لکھہ چکے * مسئلہ * اور امام کو بلند پڑھنا واجب ہی اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی اُسکو بلند پڑھنا مستحب ہی * بارہویں آہستہ پڑھنا جس میں آہستہ پڑھا جاتا ہی یعنے ظہر اور عصر میں * فائدہ * جانو تم کہ رسول الله ﷺ شروع اسلام میں سب نمازوں میں بلند پڑھتے تھے اور مشرکین ایذا دیتے اور گالی دیتے الله و رسول کو * تب حکم ہوا الله تعالی کا کہ انکی نمازوں میں بلند پڑھو اور دنکی نمازوں میں آہستہ تب ظہر اور عصر کی نماز میں حضرت آہستہ پڑھتے تھے اسواسطے کہ کافرین اُسوقت ایذا دینے کے واسطے مستعد رہتے اور مغرب کیوقت کافرین کھانے پینے میں مشغول رہتے اور عشا اور فجر کیوقت سوتے رہتے سو اُن وقتون میں حضرت بلند پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہی اگرچہ وہ عذر مسلمانونکے غلبے کے سبب جاتا رہا اور سوا ان فرض اور واجب کے جو کچھہ کہ نماز میں ہی وہ سنت اور مستحب ہی *

* چھٹی فصل نماز کی سنتون کے بیان میں *

اور سنت ہی نماز میں دونوں ہاتھہ کا اُٹھانا تحریمہ کی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کیواسطے کانکی لہر تک اور عورتین کندھے تک اُٹھاوین * اور ہاتھہ اُٹھاتے وقت اُنگلیونکو سیدھی رکھے کھلی رکھنا یعنے مٹھی بندھی نہ رکھے اور یہہ نہ کوئی خیال کرے کہ اُنگلیوں کا

مہینا تاسنت ہی ملائکہ آ لگانی اپنی حالت پر اُٹھو تو دیکھے نہ بھیلا وغیرہ
نہ سمجھا توے اور یہی شرح وقایہ میں ہے * اور امام کو تین تکبیریں بلند
کہنا * اور ثنا پڑھنا تحریمہ کی تکبیر کے بعد غرض نماز ہووے پنجگانہ
یا وتر یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی یا اکیلا سبھوں سب پر ادا ہوتی ہے اور
ثنا یہ ہے * سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تو سنت ہے * اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز میں
نہ کہے اور قاضی شہاب الدین مالک العلما نے لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور
روایت میں نہیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے * فائدہ
صاحب عمدۃ الاسلام نے شافعیین سے لکھا ہے کہ توبہ حضرت آدم عم کا
ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوا ہمارے تئیں حکم ہوا کہ پہلے ہم ثنا پڑھیں
جس میں ہماری نماز قبول ہووے * فائدہ * اور ثنا ذکر جو ہے اُن فرشتوں کی
جو عرش اُٹھاتے ہیں ایک فرشتہ کہتا ہے * سبحانک اللہم وبحمدک
دوسرا کہتا ہے * تبارک اسمک * تیسرا کہتا ہے * تعالی جدک *
چوتھا کہتا ہے * ولا الہ غیرک * تو جو شخص کہ ثنا پڑھتا ہے تو ثواب پاتا ہے
اُن چاروں فرشتوں کا جو عرش اُٹھاتے ہیں اور اعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ * آہستہ کہنا کیا امام ہووے خواہ امام * اور مسبوق
بھی کہے یعنی جو شخص کہ پیچھے سے نماز میں ملا ہے یکجو نیایہ تعوذ قرآن
پڑھنے کے واسطے ہے اور مسبوق قرآن پڑھیگا ایسا ہی لیے وہ کہے مگر جب
اپنی باقی نماز کے پڑھنے کو اُٹھے تب پہلے تعوذ پڑھ کے قرأت شروع کرنے
اور مقتدی جو شروع نماز سے ملا ہے نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھیگا

41

شرح وقایہ اور ہدایہ میں یہی لکھا ہے * مسئلہ * اور عیدین میں ثنا کے بعد
تکبیریں کہنی تکبیر کے بعد تعوذ کہے حسن میں قرآن پڑھنے کے نزدیک ٹھہرے
اور تسمیہ یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہنا اور الحمد اور
سورہ کے بیچ میں تسمیہ کہے اور یہی شرح وقایہ میں لکھا ہے امام ہووے
خواہ اکیلا * اور فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنا امام ہووے خواہ
اکیلا اور مقتدی کیواسطے جہر نماز میں سنت ہے یعنے جب امام ولا الضالین
پڑھے تب مقتدی آہستہ سے آمین کہے اور آمین کے معنے قبول ہوجیو *
اور مردوں کے واسطے دہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ناف کے نیچے
اور عورتیں چھاتی پر ہاتھ رکھیں * اور رکوع میں جاتے وقت تکبیر
کہنا اور رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں زانو پکڑنا * اور زانو
پکڑتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا * مسئلہ * اور ہدایہ میں لکھا ہے
کہ جب رکوع میں جاوے تب دونوں زانو دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور
انگلیوں کو کشادہ کرے اور یہ سنت ہے و لیکن سجدہ میں انگلیوں کو
ملی رکھے اور اس کے سوا سب حالت میں انگلیوں کو اپنی عادت پر
چھوڑ دیوے * اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا تین بار اور قومہ
یعنے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد اور جب رکوع سے سر اٹھاوے
تب سمع اللہ لمن حمدہ کہنا امام کیواسطے سنت ہے اور مقتدی
کے واسطے ربنا لک الحمد کہنا سنت ہے * اور شرح وقایہ اور ہدایہ
میں لکھا ہے کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہے تو وہ دونوں کہے یعنے سمع اللہ
لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد اور سمع اللہ لمن حمدہ کے معنے میں کہ تو لی

کرتا ہی اللہ تعالی اُس شخص کے سراہنے کو جو اُسکو سراہتا ہی اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہنا * اور سجدیکی حالت میں دونوں ہاتھ اور دونوں زانو کو زمین پر رکھنا * اور پیشانی اور دونوں پانوں رکھنا تو فرض ہی * اور سبحان ربی الاعلی سجدہ میں کہنا تین بار * اور مردونکے واسطے سنت ہی قعدہ میں بائین پانو بچھانا اور اُسی پر بیٹھنا اور دہنا پانوں کھڑا رکھنا اور عورتونکو سنت ہی بائین سرین پر بیٹھنا اور دونوں پانوں دہنی طرف نکالنا اور اُسیکو عربی میں تورک کہتے ہیں اور دو سجدیکے بیچ میں بیٹھنا * اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا * اور دعاء ماثورہ پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعاء ماثورہ کہتے ہیں اُسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو یا قرآن کے موافق ہووے اور وہ دعا نہ پڑھے جو آدمی کے کلام میں ملتی ہووے مثلا ای اللہ تعالی مجکو بہت سا مال دے یا فلانی عورت کے ساتھہ میری شادی کر دے اسطرح نہ کہنا چاہیئے * اور دونوں طرف سلام پھیرنا *

* فصل ساتوین نماز کے مستحب کے بیان میں *

اور اسکو ادب کہتے ہیں مستحب ہی نماز میں سجدیکی جگہہ پر دیکھنا قیام میں * اور رکوع میں پشت پاپر دیکھنا اور سجدہ میں ناک کی طرف دیکھنا اور قعدہ میں گودیکی طرف دیکھنا اور یہہ حکم فرض نفل سب میں برابر ہی * اور جب جماہی آتے وقت منہہ بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتے وقت دونوں ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور بھر اور جب موذن اقامت میں حی علی

الفلاح تک پہنچے تب نماز کیواسطے کھڑے ہوجانا * اور جب موذن
قد قامت الصلوة تک پہنچے تب امام کو نماز شروع کرنا * اور ترتیل
قرآن پڑھنے میں * اور ترتیل کے معنے حرفونکا ادا کرنا اور وقفونکا نگاہ رکھنا
اور وقف کہتے ہیں ٹھہرنے کو یعنے جہان رہا ہووے وہان ٹھہر جاوے *
اور رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا * اور سجدہ میں جاتے وقت
پہلے دونون زانو رکھنا بعد اسکے دونو ہاتھ بعد اسکے ناک بعد اسکے پیشانی
اور اٹھتے وقت اسکے الٹے کرنا یعنے پہلے سر اٹھاوے تب ہاتھ تب
زانو * اور سجدہ میں دونون ہاتھونکے بیچ میں سر رکھنا اور ہاتھ اور
پانونکی انگلیونکو قبلے کی طرف متوجہ کرنا * اور قیام میں دونون پانونکے
بیچ میں چار انگلی کا فرق رکھنا * اور قعدہ میں دونون ہاتھ دونون
زانون پر رکھنا * اور منہہ داہنے اور بائین پھیرنا سلام میں اور رکوع
سجدیکی تسبیح تین مرتبے سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق کہے جفت
نکہے اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم طاق پر ختم کرتے تھے یعنے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
یا نو مرتبہ کہے اور یہہ حکم اکیلے کے واسطے ہی اور اگر امام ہووے تو
اسطرحپر زیادہ نکرے کہ مقتدیونکو رنج ہووے یہانتک کہ بھاگنے
بھاگنے کرین کیونکہ یہہ مکروہ ہی * اور محیط اور فتاوای مختصر شافی
میں لکھا ہی کہ امام کو چاہیے پانچ مرتبہ کہے تا کہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنے
سکین * اور سجدہ میں بازوونکو کشادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو
رانسے اور رانکو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زمین سے * اور عورت ہووے
تو اسکے الٹے کرے یعنے خوب سمٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ

رکعتونمین ختم ہوتا ہے * بیہوقی کتابین منتظر ہوتا کہ امام فراغت کرے
سب باقی نماز کیواسطے کھڑا ہووے * اور فجر کی نماز مین چالیس آیتہ
پڑھنا یا ساٹھ آیتہ پہلی رکعت مین اور باقی آیتہ دوسری رکعت مین اور
ظہر کی نماز مین دونون رکعت مین چالیس آیتہ کے موافق پڑھے * اور عصر
اور عشا کی نماز مین تیس آیتہ کے موافق * اور مغرب مین چھوٹی سورتین
اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہی اور یہہ حکم اختیار کی
حالت مین ہی * اور ضرورت کی حالت مین جو کچھ ہوسکے وہ پڑھے
اسکا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہین *

* فصل آٹھوین نماز کے ادا کرنیکے قاعدہ کے بیان ہی *

لیکن فقیر حاجز نے جب فرض اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے
بیان کیا تب اسکے دل مین یہہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنیکی
ترکیب بھی بیان کیا چاہیے کہ جسمین صاف صاف ہر ایک کو معلوم
ہو جاوے اور لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب
کو اسکے مقام پر ادا کرین سو وہ بیان یہہ ہی کہ جب نماز پر کھڑے
ہووے تب دلکو خوب رجوع کرے اور دنیا کے اندیشے دلسے دور
کرے اور یہہ معلوم کرے کہ مین اللہ کو دیکھتا ہون اور اگر مین
نہین دیکھتا تو اللہ مجھکو دیکھتا ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
اعبد اللہ کانک تراہ اسکے یہہ معنی ہین کہ تو عبادت کر اللہ تعالی
کی اسقدر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہی اور اس مین کچھ شک نہین ہی
کہ جس شخص کا یہہ حال ہوگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور

43

شرم کے ساتھ سر جھکائے ہووے نہایت خوف اور شوق اور محبت سے
کھڑا رہیگا * فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ * پھر اگر تو اللہ تعالی کو نہیں
دیکھتا ہے تو اللہ تعالی تجھکو دیکھتا ہے تو جو شخص کہ یہہ جانیگا کہ اللہ
تعالی مجھکو دیکھتا ہے تو وہ شخص بھی نہایت خوف اور احتیاط سے
کھڑا رہیگا اور دہنے بائیں نہ دیکھیگا اور اسکو خیال کیا چاہئے کہ
کوئی شخص بادشاہ کے روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اسکے احوال
کو دیکھا کرے کہ یہہ شخص کسطرح کام کرتا ہے تو اس شخص کو یہہ
طاقت نہو گی کہ ذرا ایک طرف دیکھے یا بے ادبی کرے یا کسی سے
بولے یا ہنسے اور نماز میں تو اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہونا ہے جو سب
بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور سب پر غالب
جو چاہے سو کر ڈالے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو
مناسب ہے کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تب اس معبود کے سوا سب
کا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہووے اور
نماز کی ترکیب یہہ ہے کہ پہلے قبلہ طرف کھڑا ہووے اور دونوں
پانوں کے درمیان میں چار انگلی کا فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکاوے
اور پڑھے * إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ * پھر تب نیت کرے اور یہہ
سنت ہے اور پہلے دونوں ہاتھ کان تک اٹھاوے اسطرح کہ دونوں
انگوٹھے کانکی لہر میں چھو جاویں تب تکبیر تحریمہ کہے یعنی اللہ
اکبر اور اگر عورت ہووے کندھے تک ہاتھ اٹھاوے اور

تکبیر تحریمہ کی کہے * اور تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے اور رکوع کے قومہ میں اور عیدین کی تکبیروں میں ہاتھ چھوڑتے رہے خلاصہ یہہ ہی کہ جس قیام میں دراز ذکر ہووے یعنے بہت پڑھنا ہووے تو اسمیں ہاتھ باندھے رہے مثلا نماز میں قرآن پڑھتے وقت یا دعاء قنوت پڑھتے وقت یا جنازیکی نماز میں * اور جس قیام میں کہ دراز ذکر نہیں ہی یعنے بہت پڑھنا نہیں ہی تو اُس میں ہاتھ چھوڑتے رہے مثلا رکوع کے قومہ یا عیدین کی تکبیروں میں * اور قومہ کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونیکو * اور ہاتھ باندھنے کی یہہ ترکیب ہی کہ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے حلقہ باندھکے بائیں ہاتھ کو اُسی سے پکڑے اور باقی تین اُنگلی بائیں ہاتھ کے اوپر رکھے اور ثنا پڑھے تب تعوذ پڑھے تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب سورۂ فاتحہ پڑھے ایک مرتبہ پھر آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ سورہ ملاوے اور اگر ایکہی آیت ملاوے مثلا مدہامتان تب بھی درست ہی تب سورہ ملا نیکے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے اسطرح سے کہ اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی ر بکو رکوع میں تمام کرے اور دونوں ہتھیلی سے دونوں زانو پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ رکھے اور پیٹھ خوب بچھاوے اسقدر کہ نہ تو سر اُنچا کرے اور نہ اوندھا نیچے دیوے بلکہ سرین اور سر برابر رکھے اور رکوع میں آرام کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے تب بعد اُسکے سمع اللہ

۱۸۴

لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑا ہو جاوے اسطرح پر کہ سمع اللہ کے سین کو
رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کی ہ کو قومہ میں تمام کرے اور
مقتدی ہووے تو ربنا لک الحمد کہے اور قومہ میں آرام کرے بعد اسکے
اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جاوے اسطرح پر کہ اللہ کے الف کو قومہ
سے شروع کرے اور اکبر کی ریکو سجدہ میں تمام کرے لیکن سجدہ میں
جاتے وقت پہلے دونوں زانو رکھے زمین پر بعد اسکے دونوں ہاتھ بعد
اسکے ناک بعد اسکے پیشانی * اور سجدہ میں جاوے تب دونوں ہاتھونکے
بیچ میں منہہ کو رکھے اور دونوں ہاتھونکو دونوں کانوں کے برابر رکھے اور
انگلیاں ملی رہیں اور دونوں بازو کشادہ رکھے اور شکم کو رانوں سے
دور رکھے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ شکم کو اسقدر کشادہ رکھے کہ اگر
بکری کا بچہ چاہے تو نکل جاوے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جبکہ صف میں
ہووے تو اپنے تئیں کشادہ نہ رکھے تا کہ اسکے پاس والیکو ایذا نہو اور
پانونکے انگلیونکو قبلہ طرف متوجہ کرے اور اگر عورت ہووے
تو ملتی ہوئی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھ چکے اور کہے سبحان ربی الاعلی
تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہو تو پانچ مرتبہ کہے بعد اسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اٹھاوے اسطرح پر کہ اللہ کے الف کو سجدہ سے شروع
کرے اور اکبر کی ریکو بیٹھنے میں تمام کرے اور اسطرح اٹھے
کہ پہلے پیشانی تب ناک تب دونوں ہاتھ اٹھاوے اور بایاں پانوں
بچھاوے اور دہنا کھڑا رکھے اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور بیٹھے
اسقدر کہ اسکا بدن آرام لیوے اور نظر سینے پر رکھے بعد اسکے اللہ اکبر

کہتا ہوا پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے اور اُس میں پڑھے
سبحان ربی الاعلی کہے بعد اسکے دوسرے سجدہ سے اللہ اکبر کہتا
ہوا پہلے سر اُٹھاوے تب دونوں ہاتھ تب دونوں زانو اور سیدھا
کھڑا ہو جاوے زمین پر دونوں ہاتھ ٹیکے بغیر اور بغیر بیٹھے عالمگیری
میں ہے کہ ٹیکنا ہو تو دونوں ہاتھونکو دونوں زانو پر ٹیکے اور جسکو
عذر نہو وہ نہ ٹیکے تو مستحب ہے * اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت
کی طرح ادا کرے مگر دوسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نکہے اور نہ ہاتھ
اُٹھاوے * اور جب دوسری رکعت تمام ہو تب بایاں پانوں بچھاوے
اور اُسپر بیٹھے اور داہنا پانوں کھڑا رکھے اور انگلیاں پانونکی قبلہ
رخ رکھے اور دونوں ہاتھ کو دونوں زانو پر رکھے اور مٹھی کھلی رکھے
اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں زانو پر بچھی ہوئی * اور شافعی رحمہ اللہ
کے نزدیک خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور ابہام
کو حلقہ کرکے باندھے اور سبابہ یعنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرے یعنی
اُسکو اُٹھاوے * اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھتے وقت * اور اسیطرح ہمارے عالموں نے بھی
روایت ہے * یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور اشارہ کرنیکی یہہ
صورت ہے کہ کلمہ کی انگلی کو نفی یعنی لا الہ کہتے وقت اُٹھاوے
اور اثبات یعنی الا اللہ کہتے وقت رکھے غرض یہہ کہ ہمارے مذہب میں
بھی مذکور ہے اور عورت ہووے تو اُسیطرح بیٹھے جیسا کہ عورتونکے
واسطے لکھہ چکے تب بعد اُسکے التحیات پڑھے اور پہلی التحیات پڑھکر

45

زیادہ ملا کر پڑھے اور دوسری دونوں رکعت میں فقط الحمد پڑھے اور یہ
افضل ہے اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہے یا چپ کھڑا رہے پچھلی
دونوں رکعتوں میں تب بھی جایز ہے مگر افضل ہے الحمد پڑھنا
اور جب دونوں رکعت تمام ہو چکیں تب اسیطرح بیٹھے جسطرح
پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے اور درود پڑھے اور درود یہ ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * اور یہ درود محیط اور مشکوۃ سے لکھا ہے جب
درود پڑھ چکے تب دعا ماثورہ پڑھے اور دعا ماثورہ یہ ہے * اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ * یہ پڑھے چاہے یہ پڑھے * اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ * اسکے یہ معنے
ہیں کہ اے الہی بیشک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت سا
ستم اور کوئی نہیں بخشتا ہے بندونکے گناہونکو مگر تو ہی سو تو مجھکو بخش
دے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر مجھپر اور
بیشک تو ہی ہے بخشنے والا بندونکے گناہونکا اور بندون پر مہربانی
کرنے والا * مشکوۃ مصابیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی نے

فرمایا ہی کہ مین نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھکو کوئی دعا سکھلائیے کہ اسکو
مین اپنی نماز کے آخر مین پڑھون تب حضرت ﷺ نے صدیق اکبر سے فرمایا
کہ تو اسی دعا کو پڑھا کر خلاصہ یہہ ہی کہ جو دعا حضرت نے فرمایا ہو
یا آیۃ قرآنکی ہووے وہ پڑھے تب دعا ماثورہ کے بعد داہنی طرف منہہ
پھیرے اسطرح پر کہ اپنا کندھا دیکھے اور اسکا رخسارہ پیچھے والیکو
نظر پڑے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسیطرح بائین طرف
کہے اور امام ہووے تو دونون سلام مین آدمی اور فرشتونکی نیت
کرے جو سب اسکے پیچھے ہین اور اگر مقتدی ہو تو امام اور
دونون طرفکے مسلمانونکی نیت کرے اور اگر اکیلا ہو تو فقط فرشتونکی
نیت کرے اور امام سلام سے فراغت کرے تب داہنے یا بائین پھر کے
بیٹھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر بہتر ہی کہ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی
پڑھے بعد اسکے دونون ہاتھونکو دونون کاندھونکے برابر اٹھاوے اسطرح پر
کہ دونون بغلین ظاہر ہووین اور جو حاجت چاہے اللہ سے مانگے اور چاہے
تو یہہ مناجات پڑھے * ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا
من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین * اور اگر
اکیلا ہووے تو مختار ہی چاہے داہنے یا بائین منہہ کرکے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے

* فصل نوین جماعت کے بیان مین *

ہدایہ مین لایا ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہی

۸۵

اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی لَا یَتَخَلَّفُ مِنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ * یعنے جماعت سنت موکدہ ہی اُس سے خلاف نہین کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہی * اور جماعت کا ثواب اکیلا پڑھنے سے زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * کہ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً * یعنے جو نماز کہ جماعت کے ساتھہ پڑھتے ہیں وہ نماز زیادتی کرتی ہی ثواب مین اُس نماز سے کہ اکیلا پڑھتے ہین ستائیس درجہ اور یہہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کے ہی * مسئلہ * اور بہتر ہی امامت کیواسطے وہ شخص کہ جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہووے اور اگر اُسمین برابر ہووین تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہو اور اگر اُسمین بھی برابر ہووین تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہو جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * وَمَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ * یعنے جس شخص نے کہ نماز پڑھا عالم پرہیزگار کے پیچھے تو ایسا ہی کہ اُسنے نبی کے پیچھے نماز پڑھا * اور اگر اُسمین بھی برابر ہووین تو وہ شخص جو کہ عمر مین زیادہ ہو اسواسطے کہ اُسکے امام ہونے مین جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر مین بھی برابر ہووین تو اُسوقت وہ شخص بہتر ہی کہ جس سے سب لوگ راضی ہووین * مسئلہ * اور مکروہ ہی امام کرنا غلام کو اسواسطے کہ اُسکو فراغت علم سیکھنے کی نہین رہتی اور اعرابی کو اسواسطے کہ اُنمین نادان بہت ہوتے ہین اور اعرابی

کہتے ہیں جنگلی لوگونکو جو شہر کے باہر رہتے ہیں * اور بدکار کو اسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی بھلائی نہیں کرتا ہی اور اندھیکو اسواسطے کہ اسپر سے نجاست لگنے کی احتیاط کم ہوتی ہی * اور حرامزادے کو اسواسطے کہ اسکے باپ نہیں ہی کہ اسکو ادب دیوے تو اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ وہ نادان ہوتے ہیں * اسواسطے امامت ان سبھونکی مکروہ ہی کہ انکے امام ہونے میں لوگونکو نفرت ہوتی ہی اور اگر آپ سے سب آگے ہوویں اور امامت کریں تو درست ہی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا * یعنے لڑائی کرنا کافرونسے فرض ہی تمہارے اوپر ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک ہووے یا بدکار * وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ * اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہو وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا * اور نماز واجب ہی تمہارے اوپر جماعت میں ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہووے یا بدکار * وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ * اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے یعنے جایز ہی اسکے ساتھ اقتدا کرنا اگرچہ مکروہ ہی اور یہہ اسوقت ہی کہ اسکی بدکاری کفر تک نہ پہونچی ہو یا بہ ہیر نکار ہو اُسکے ہر حاضر ہو * وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ * اور نماز جنازیکی واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہووے یا بد اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرے * اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہی حدیث مشکوة مصابیح سے لکھا * اور مکروہ ہی امامت بدعتی کی اور مکروہ ہی جماعت

عورتونکی جو نماز عورت ہی ہووین یعنے عورت ہی امام اور عورت ہی
مقتدی ہووین اور عورتین اگر جماعت کرین تو جو عورت کہ امام
ہووے وہ بیچ مین کھڑی ہووے آگے نہ بڑھے اور اسیطرح اگر
ننگے لوگ جماعت کی نماز پڑھتے ہین تو جو امام ہووے وہ بیچ مین کھڑا
ہووے آگے نہ بڑھے * مسئلہ * اور مکروہ ہی جوان عورتکا حاضر ہونا
بسبب جماعت مین اور بڑھی عورتکا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور
مغرب اور عشا کے وقت جماعت مین بڑھی عورت حاضر ہووین
تو کچھ وحشت نہین ہی * مسئلہ * اور درست ہی اگر اقتدا کرے
وضو والا تیمم والے کے ساتھ اور پانون دھونیوالا موزہ پر مسح کرنیوالے
کے ساتھ اور کھڑا ہونیوالا کوز پشت کے ساتھ اور بیٹھنے والے
کے ساتھ اسواسطے کہ پیغمبر ﷺ نے بیٹھکے امامت کیا ہی اور
اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالے کے ساتھ اور نفل پڑھنے والا فرض
پڑھنیوالے کے ساتھ اور یہہ ہدایہ اور شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ *
اور اگر مرد اقتدا کرے عورتکے ساتھ اور لڑکے کے ساتھ اور ہیجڑونکے
ساتھ تو درست نہین ہی * اور اگر قرآن پڑھنے والا امی کے ساتھ
اقتدا کرے تو درست نہین ہی اور امی کہتے ہین اسکو جو ایک آیۃ بھی
قرآنکی نہ جانتا ہووے * اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہی
ننگونکے ساتھ یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ سے اشارہ کرتا ہی انکے
ساتھ اقتدا کرے کہ جو اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرتا ہی اور فرض
پڑھنیوالا نفل پڑھنیوالے کے ساتھ تو درست نہین ہی * مسئلہ *

اور اقتدا نکرے فرض پڑھنے والا اُسکے ساتھ جو دوسرا فرض پڑھتا ہی مثلا یہہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی * مسئلہ * اور جو شخص کہ معذور ہووے یعنے ناک سے خون جاری ہووے یا پیشاب جاری ہووے یا اور کچھ عذر ہووے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے تو جو شخص طاہر ہووے وہ اُسکے ساتھہ اقتدا نکرے کیونکہ اُسکی امامت درست نہین ہی اور معذور کی نماز درست ہی مگر ہر نماز کے وقت وضو کریگا * مسئلہ * عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ رافضی کے پیچھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا منکر ہی نماز درست نہین ہی * مسئلہ * ہدایہ مین لایا ہی کہ مقتدیونکے ساتھہ امام نماز کو بہت طول نکرے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ جبکہ نماز پڑھے تم لوگو مین سے کوئی شخص آدمی کے واسطے یعنے اُنکی امامت کرے تب چاہیئے کہ تخفیف کرے اور لوگونکے اوپر رعایت کرے لِاَنَّ فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ * اِسواسطے کہ اُنکے بیچ مین بیمار اور کم زور اور بڈھا ہی * وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ اور جب نماز پڑھے تم مین سے کوئی اپنے ہی واسطے یعنے اکیلا پڑھے تب چاہیئے کہ طول کرے جسقدر کہ چاہے اور یہہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہی * فایدہ * اور جس طول سے امام کو منع کیا ہی اُس سے یہہ مراد ہی کہ جسقدر قراءت سنت ہی اُس سے طول کرے اور جسقدر کہ سنت ہی اُسقدر تو پڑھنا چاہیے * مسئلہ * شرح وقایہ مین لایا ہی

لا امام طول نکرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سواے فجر کی نماز کے
* مسئلہ * اگر ایک ہی مقتدی ہووے تو اسکو امام اپنے برابر داہنی
طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو امام
آگے کھڑا ہووے * مسئلہ * اور اگر امام کو نماز مین حدث ہووے
تو مقتدی بھی نماز کو دہراوے اسواسطے کہ امام کی نماز مقتدیکی نماز مین
شامل ہی جب امام سے نماز مین فساد ہوا تب مقتدیکی نماز مین بھی
فساد ہوا * مسئلہ * پہلی صف مین مرد کھڑے ہووین دوسری مین
لڑکے کھڑے ہووین تیسری مین ہجڑے کھڑے ہووین اور چوتھی مین
عورتین کھڑی ہووین * مسئلہ * اگر ایک عورت مرد کے برابر
آکے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت والی ہو اور دونوکے
درمیان کچھ آڑ نہووے اور دونون تحریمہ کے وقت ملے ہووین
اور جو وہ پڑھتا ہووے سو یہہ پڑھتی ہووے یعنے دونون مسبوق
نہووین اور شروع نماز سے تحریمہ مین شریک ہووین تو اس
صورت مین اگر امام نے عورتکی امامت کی نیت کیا ہوگا تو مردکی
نماز باطل ہوگی اور اگر امام نے عورتکی امامت کی نیت نہ کیا ہوگا
تو عورتکی نماز باطل ہوگی * مسئلہ * اور ہدایہ مین لایا ہی کہ امامت کی
نیت کرنے کی شرط اس وقت مین ہی کہ جب عورت آنکے
مقتدی ہووے مرد کے برابر * مسئلہ * اگر نماز پڑھتا آدمی مصحف سے قرآن
پڑھنے والے کو اور آدمی کو تو سبھونکی نماز باطل ہوگی اور مسئلکی وجہ
یہہ ہی کہ تارکی نماز اسواسطے باطل ہوتی کہ اسکو قراتکی قدرت تھی

اور اُسنے قرأت ترک کیا اور اُمی کی نماز اسواسطے باطل ہو گی کہ
جبکہ اُسنے خواہش کیا جماعت کی تب واجب ہوا اُسپر کہ اقتدا کرے
قاری کے ساتھہ تا کہ قرأت قاریکی اُسکی قرأت ٹھہرے سو اُسنے
ترک کیا اُس قرأتکو قدرت رکھتے ہوئے * مسئلہ * اور اگر امام
نے پہلی دو رکعت میں قرأت کیا پھر اُسکو حدث ہوا تب اُسنے
آخری دونوں رکعت میں اُمی کو خلیفہ کیا تو اس صورتمیں سبھونکی
نماز باطل ہو گی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہوگا انشا اللہ تعالی
اور یہی ہدایہ میں بھی ہے * مسئلہ * عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے
کہ اگر کسیکے محلے میں دو مسجد ہوں تو چاہیئے کہ قدیم میں نماز ادا کرے
اور اگر دونوں ساتھہ کی بنی ہوئی ہوں تو اُسوقت جو نزدیک
ہووے اُسمیں نماز پڑھے اور نچاہیئے کہ دور کی مسجد میں جاوے
جماعت کی کثرت کے واسطے واللہ اعلم بالصواب *

* دسویں فصل نماز میں حدث ہوجانے کے بیان میں *

اگر ایک نمازیکو نماز میں بغیر قصد کے آپسے حدث ہووے تو وضو کرے
اور اُسی نماز کو پوری کرے یعنے جس مقام تک پڑھکے حدث ہوا ہو
اُسی مقام سے پڑھے یہانتک کہ اگر التحیات کے بعد حدث ہوا تو
چاہیئے کہ وضو کرے اور آکے سلام پھیرے اسواسطے کہ نماز سے باہر
آنا اپنے کام کے ساتھہ فرض ہے مگر افضل ہے کہ دہرا کر پڑھے اُسکو
جانے دے * مسئلہ * اگر امام کو نماز میں حدث ہووے تو امام
دوسرے شخص کو خلیفہ کرے یعنے اپنے مکانپر کھینچ لیوے وہ نماز پڑھاوے

کہ جس مقام سے امام نے مجبور ہووے اور امام چلا جاوے اور وضو
کرے * اس صورت میں اگر امام یعنے خلیفہ نماز سے فراغت کر چکا ہووے
تو اُسکو جسنے وضو کیا ہی اختیار ہی چاہے اُسی مقام پر جہاں وضو
کیا ہی پڑھ لیوے تاکہ کم چلنا پڑے نماز میں اور چاہے پھر آوے
پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہووے اور یہی حکم اکیلے پڑھنے
والے کا بھی ہی * اور اگر وہ امام یعنے خلیفہ نماز سے فارغ نہوا ہووے
تو بہا امام پھر آوے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور
یہی حکم مقتدی کا ہی یعنے اگر امام نے فراغت کیا ہی تو چاہے وضو کی
جگہہ پر پڑھے اور چاہے پہلے مکان پر پڑھے اور اگر امام فراغت نہیں کیا ہی
تو پھر آوے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اُسکو لاحق کہتے ہیں

* فصل گیارھویں لاحق کے بیان میں *

لاحق کا مسئلہ اسطرح پر ہی کہ جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت میں
داخل ہوا اگر تمام نماز اُس امام کے ساتھ نہیں پایا اِس سبب سے کہ سو گیا
یا اُسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات تک چلا جاوے اور وضو کرکے پھر
آوے اِس صورت میں اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہیئے کہ اُس
رکعت کو جو اُسنے نہیں پائی ہی پہلے بغیر قرأت کے ادا کرے تب بعد
اُسکے امام کی تابعداری کرے مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھ
پہلی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ اُسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنیکو
جب تک کہ وہ آوے تب تک امام دوسری ایک رکعت پڑھ چکا
تب وہ وضو کرکے آیا تو چاہیئے کہ اُس ایک رکعت کو جو اُسنے نہیں پایا ہی

پہلے بغیر قرأت کے پڑھ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہی اُسکو امام کے
ساتھ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت کر چکا ہو تو اُسے مقصود نہیں جو اُسنے
نہیں پایا ہی اُسکو بغیر قرأت کے ادا کرے اور اُس شخص لاحق کہینگے *

*** فصل بارہویں مسبوق کے بیان میں ***

جو شخص کہ امام کے ساتھ آخر نماز میں ملے یعنے اُسکے اوپر کی نماز جاوے
تو اُسکو مسبوق کہتے ہیں اور مسبوق کا مسئلہ اسطرح پر ہی کہ مثلاً ایک
شخص فجر کی نماز میں امام کے تئیں دوسری رکعت میں پاوے تو جب امام
سلام پھیرے تب چاہیئے کہ اُٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے اور ثنا اور
تعوذ اور تسمیہ کہے اور وہ رکعت جو اُسنے نہیں پایا تھا ادا کرے اور اگر
اُسکو معلوم ہووے وہ سورہ جو امام نے پڑھا ہی تو فاتحہ کے بعد اُسی سورہ
کو جہر سے پڑھے اور نہیں تو سورہ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تشہد میں
پاوے تو چاہیئے کہ دونوں رکعت اوپر کی ادا کرے جسطرح فجر کی نماز
پڑھتا ہی یعنے فاتحہ کے بعد سورہ ملاوے اور جہر سے پڑھے خلاصہ یہہ کہ اسیطرح سے
کوئی وقت ہووے جماعت میں داخل ہو جاوے اور جو اُسنے نہ پایا
ہووے اُسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کر لیوے *

*** فصل تیرہویں نماز کے فاسد ہونیکے بیان میں ***

نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا سہو سے کہے خواہ قصد سے سوتے میں
یا جاگتے میں تھوڑا یا بہت * اور قصد کے معنے کوئی کام جان بوجھ کے
کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا
تو نماز فاسد نہوگی اسواسطے کہ سلام اللہ کے ذکر میں داخل ہی

اگر سہو سے سلام کریگا تو نماز میں داخل ہوگا * اور اگر قصد سے کریگا تو باہر
میں داخل ہوگا اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر سہو سے اسکے منہہ سے نکل گیا تو اللہ کا
نام تھا مضایقہ نہیں اور اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا تو باطل کرنا
ٹھہرا * اور فاسد کرتا ہے سلام کا جواب دینا قصد سے ہو یا سہو سے
اور نالہ کرنا بلند آواز سے * اور آہ آہ کرنا درد یا بیماری سے * اور اُف
اُف کرنا * اور آواز سے رونا درد یا مصیبت سے اور کھنکارنا
بغیر عذر کے * اور چھینک کا جواب دینا یعنے یرحمک اللہ کہنا * اور
خبر بد کے جواب میں ان للہ و انا الیہ راجعون کہنا * اور خوشخبری کے
جواب میں الحمد للہ کہنا * اور عجیب خبر کے جواب میں
سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا * اور لقمہ دینا یعنے امام کے
سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو نماز باطل نہووے
اور لقمہ دینے کے یہہ معنے ہیں کہ جو کوئی نماز میں قرأت بھول جاوے
اُسکو یاد دلادینا * اور نماز میں قرآن دیکھہ کے پڑھنا * اور نجس جگہہ
پر سجدہ کرنا * اور نماز میں دعا کرنا یعنے طلب کرنا وہ چیز جو آدمیوں سے
طلب کرسکتا ہے مثلا کہے یا اللہ تعالی فلانی عورت سے میرا نکاح
کردے یا کہے مجھکو ہزار دینار دے یا کہے کہ مجھکو اچھا کپڑا دے
اور مثل اسکے جو بات ہے * اور نماز میں کھانا * اور پینا * اور عمل
کثیر کرنا یعنے نماز میں جو کام کہ زیادہ کرے نماز کو باطل کرتا ہے اور زیادہ
کام کے یہہ معنے ہیں کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے تو وہ جانے کہ یہہ
نماز نہیں پڑھتا ہے یا نمازی آپ یوں جانے کہ میں نے زیادہ کام کیا یعنے نماز میں

کہ عقل پر جھوڑ دیوے * اور نماز کو نہین فاسد کرتا ہی بہشت
کے ذکر سے یا دوزخ کی دہشت سے رونا۔ اسطرح کا رونا نماز مین
مستحب ہی * اور ایسا کھانسنا عذر کے ساتھ یعنے آواز بنایا ہو اسطے
کہ کھانسنے سے حسن مین قرأت ہو سکے * اور وہ دعا جو آدمی سے نہین
طلب کر سکتا ہی مثل عافیت و مغفرت کے اور تھوڑا کام کرنا * اور کسیکا
گذرنا نمازی کے آگے سے نماز کو باطل نہین کرتا ہی مگر وہ شخص گنہگار
ہوتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر نمازی جھوٹی مسجد مین پڑھتا ہو تو نمازی کے
آگے سے جانا جسی جگہہ سے ہو گنہگار کرتا ہی اسواسطے کہ جھوٹی
مسجد ایک ہی مکان ہی اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان مین پڑھتا ہو
تو اسصورت مین بعضے مشایخ کے نزدیک اگر اسکے سجدہ کی جگہہ پر سے
کوئی جاوے تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور بعضے مشایخ کے نزدیک یہہ ہی
کہ مصلی کی سجدہ کی جگہ پر نظر کرتے وقت جس مقام پر نظر جاوے اس
مقام پر گذرنے سے گنہگار ہوتا ہی اور اگر نمازی دوکان پر نماز پڑھتا
ہووے یعنے اونچے مکان پر اور کوئی اسکے سامنے سے جاوے تو اس
صورت مین اگر جانیوالے کا بعضا عضو نمازی کے بعضے عضو سے برابر
ہو جاویگا تو وہ جانیوالا گنہگار ہوگا اور اگر برابر نہوگا تو گنہگار نہوگا
* [illegible] * اور جب کوئی شخص نماز میدان مین پڑھے تب ایک سترہ
ایک گز کا لنبا اور ایک انگلی کا موٹا اپنے آگے کھڑا کر دیوے اور وہ سترہ
اسکے نزدیک اور دونون ابرو مین سے ایک ابرو کے برابر ہووے
اور سترہ جو گاڑا نہووے کہ زمین پر کھڑا نہووے اور زمین پر خط کھینچے

اور اگر سترہ نہووے اور کوئی سامھنے آوے یا سترہ ہووے اور کوئی
سترے اور نمازی کے بیچ مین آوے تو اُسکو منع کرے سبحان اللہ
کہکر یا اشارہ سے اور تسبیح اور اشارہ ساتھ کرے خواہ تسبیح
خواہ اشارہ دونون مین سے ایک کرے اور امام کا سترہ کفایت ہی
سب کے واسطے اور سترہ کہتے ہین آڑ کو * سُبانہ * اور جب
جانے کہ اس راہ مین کوئی نہ آویگا تو سترے کا ترک کرنا جایز ہی *

* فصل چودھوین نماز کے مکروہات کے بیان مین *

مکروہ ہی نماز مین کپڑا سر پر یا کندھے پر ڈالنا اور اُسکے کنارونکا چھوڑ دینا
اسطرح پر کہ لٹکے رہین اور کپڑیکا سمیٹنا دونون زانو سے سجدے مین
جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور کپڑے یا بدن سے کھیلنا
اور بال کا باندھنا جوڑے کے مانندی پر یعنے بیچ سر پر اور اُنگلیون کا توڑنا
یعنے مارنا یا کھینچنا تاکہ آواز دے اور داہنے بائین دیکھنا گردن پھیر کے
اسطرح پر کہ منہہ قبلے سے پھر جاوے اور بغیر گردن پھیرے آنکھونکے
کنارے سے دیکھنا مکروہ نہین ہی اور مکروہ ہی کنکریونکا ہٹانا سجدے کے
واسطے مگر ایکبار مضایقہ نہین اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور بدن توڑنا
یعنے انگڑانا اور کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور وہ اسطرح پر ہی کہ زانو کھڑا
کرے اور سرین پر بیٹھے اور مردون کے تئین دونون بازؤنکا بچھانا سجدے مین
اور عورتین اسطرح سجدہ کرین اُنکو مکروہ نہین ہی اور چار زانو
بیٹھنا بغیر عذر کے اور نماز کے باہر چار زانو بیٹھنا مکروہ نہین ہی اور
امام کا کھڑا ہونا مسجد کے محرابمین اور امام کا کھڑا ہونا کیلے دوکانہ یعنے

قدآدم کے اونچے پر یا اسکے اُلٹے یعنے امام اکیلا نیچے ہو اور مقتدی مین
تو نیچے ہو وین اور مکروہ ہی جاندار کی صورتکا ہونا نمازی کے آگے یا بازو
کے برابر یا چھت مین یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلہ طرفکی دیوار مین
ہو اور اگر پیچھے ہو یا قدم کے نیچے ہو تو مکروہ نہین ہی اور اگر نماز کے
ساتھ سستی کرے اور بے لحاظی سے ننگے سر پڑھے تو مکروہ ہی * اور
نماز کی اہانت کرنا اور ناچیز جانکے ننگے سر پڑھنا تو کفر ہی * اور اگر اپنے
تئین ناچیز اور خراب جانکے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہین ہی اور اچھا کپڑا
ہوتے ہوئے برا کپڑا پہرنا جس کپڑے سے بڑے آدمیونکے پاس نجاسکے مکروہ ہی
اور نماز مین پیشانی کی خاک کا پونچھنا * اور آسمانکی طرف دیکھنا
اور بگڑے ہوئے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتونکا اور تسبیح کا شمار کرنا انگلیونسے
اور اس کپڑیکا پہرنا جس مین مورت بنی ہووے * مسئلہ * اور
مکروہ ہی جماع اور پیشاب کرنا اور پاخانہ پھرنا مسجد کے اوپر اور
مسجدکا دروازہ بند کرنا * مسئلہ * نماز کے وقت کے سواے کیواڑ مسجد
کے اسبابکی محافظت کیواسطے بند کرنا مضایقہ نہین * مسئلہ * اور مکروہ
نہین ہی مسجد مین گچ سے یا آہک سے یا سونیکے پانی سے نقاشی کرنا
اور محرابمین سجدہ کرنا اسطرحپر کہ کھڑا ہووے مسجد مین * اور
نماز پڑھنا اسکے پیچھے جو بیٹھے پھرتے ہوئے بات کہہ رہا ہی * اور
کسی بچھونے پر نماز پڑھنا جس مین صورت بنی ہو مگر سجدہ صورت
پر نکرے یا صورت چھوٹی ہو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے مثلا چھوٹی
یا ایسی کٹی صورت ہو یا صورت اُسکی موجبکی جان نہین ہوتی یا جیسے

کشتی یا درخت یا صورت جاندار کی ہو مگر اُسکا سر نہو اور نماز میں سانپ یا بچہو کا مارنا اور پیشاب کرنا اُس گھر کے جہت پر جس میں محراب بنالیا ہی نماز پڑہنے کیواسطے اسواسطے کہ وہ گھر مسجد کا حکم نہیں رکہتا ہی * مسئلہ * مکروہ ہی مقتدی کے واسطے اکیلے کہڑا ہونا صفونکے پیچہے جسوقت کہ صفون میں جگہہ خالی ہو یعنے اگر جگہہ خالی ہو تو اُسی جگہہ کہڑا ہونا کہ وہ جگہہ بھر جاوے اور اگر صفون میں جگہہ خالی نہووے تو پیچہے کہڑا ہونا مکروہ نہیں ہی اور اگر کسی شخص کو صف میں سے اپنی طرف کہینچ لیوے اور اُسکے ساتہہ کہڑا ہو تو یہہ بہت خوب ہی اور یہہ مسئلہ محیط میں لکہا ہی * مسئلہ * اور مکروہ ہی نماز میں تحریمہ کی تکبیر دو بار کہنا یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز میں پہونکنا اسطرح کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اسقدر پہونکنا کہ سنا جاوے بات میں داخل ہی اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور بلند کہنا تسمیہ اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرأت کا رکوع میں جاکر اور رکوع کی تسبیح قومہ کے شروع میں کہنا اور سجدیکی تسبیح جلسے کے شروع میں کہنا اور مکروہ ہی پہلی رکعت دراز کرنا نفلوں میں اور مکروہ ہی دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نماز میں اور پہیراہن اور تاج کا اُتارنا اور پہرنا اور موزے کا اُتارنا تہوڑے کام سے اور بہت کام سے تو نماز ہی باطل ہوگی اور خوشبوئی اور پہول کا سونگہنا اور ہوا کرنا کپڑے یا پنکہے سے ایک دو بار اور آنکہہ بند کرنا * اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو

کچھ ڈر سنت نہیں ہی اور ترک کرنا اسکا سنت کا * اور وہ چیز منہ میں
رکھنا کہ جسکے رکھنے سے قرأت نہو سکے اور جو چیز کہ دانت میں ہی مثلا
گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑی ہو اسکا نکالنا اور سجدہ میں جانے وقت
دونوں ہاتھ زانو کے پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے اور اٹھتے وقت
اسکے الٹے کرنا یعنی ہاتھ کے پہلے زانو اٹھانا بغیر عذر کے اور کشادہ
رکھنا انگلیوں کا سوائے رکوع کے اور تھوکنا اور ناک چھپکنا اور کسی
سورہ کا مقرر کرنا کہ سوائے اسکے نماز میں نپڑھے اور ایک رکعت
میں دو سورہ کا پڑھنا بیچ کی ایک سورہ چھوڑ کے اور پچھلی سورہ کو
پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت میں ہووے مثلا پہلی رکعت میں قل ہو اللہ
پڑھے اور دوسری میں تبت یدا اور نماز کا طول کرنا اسقدر کہ مقتدیوں کو
گران معلوم ہو اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیوں کی جلدی کیواسطے اور
ایک ہی سورہ کو دوبار پڑھنا ایک رکعت میں فرض نماز میں اور آستین
کہنیونکے اوپر تک اٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے
* مسئلہ * مصحف اور شمشیر یا شمع اور چراغ آگے ہووے تو کچھ
دہشت نہیں ہی مگر آگ باقی ہوئی مکروہ ہی * مسئلہ * کمر باندھے
ہوئے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہی یہہ مسئلہ شرح اوراد سے لکھا ہی *

* فصل پندرھویں وتر کی نماز کے بیان میں *

وتر تین رکعات واجب ہی تین رکعت کے بعد سلام پھیرے
اور تینوں رکعت میں الحمد کے بعد سورہ پڑھے اور تیسری
رکعت میں رکوع کے پہلے ہاتھ اٹھانا ہوا تکبیر کہے تب بعد

اسکے بعد دعاء قنوت پڑھے اور دعاء قنوت یہہ ہي *
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ * ف *
ملحق کی حا کو فتحہ پڑھے تو افضل ہي اور نترک کے کاف کو پیش
پڑھے زبر پڑھنا خطا ہي * مسئلہ * اگر کوئی شخص دعاء قنوت نہ جانے
تو یہہ آیت پڑھے * رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * یا تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہے * یا تین مرتبہ
یارب کہے اور وتر کے سوا دوسری نمازوں میں قنوت نہیں ہي
* مسئلہ * اگر شافعي مذہب امام ہووے اور وتر میں رکوع کے بعد
قنوت پڑھے تو مقتدی بھی پڑھے اور اگر امام فجر کی نماز میں دعاء قنوت
پڑھے تو مقتدی نہ پڑھے چپ کھڑا رہے * فائدہ * اس خاکسار نے
چاہا جو اس مقام میں شرح اوراد سے لکھا تھا کہ پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ہي
یا فاطمہ جو بندہ مومن اور مومنہ عورت کہ وتر کے بعد سجدہ میں
سر رکھے اور سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ * پانچ
مرتبہ کہے تب سر اٹھاوے اور ایکبار آیة الکرسی پڑھے اور پھر دوسری
بار سجدہ میں جاوے اور پانچ مرتبہ پھر * سبوح قدوس ربنا ورب
الملائكة والروح کہے تو قسم ہي اس خدا کی جسکی قدرت کے قبضے میں محمد
کی جان ہي کہ وہ بخشا جاوے اپنی جگہہ سے اٹھنے کے پہلے اور ثواب سو حج

اور عمر لکھا ہووے اور ثواب ہزار شہید کا ہاوے اور ہزار فرشتے کو حکم ہووے کہ اُسکے واسطے بھلی کہیں اور گویا کہ سو غلام آزاد کیا ہووے اور اُسکی دعا قبول پڑے اور ساتھہ دوزخی کو قیامت کے دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا ہووے * سو بعد اُسکے جو خوب تحقیق کیا تو اِسکی کہیں سند نپایا مگر بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے سبحان الملك القدوس تین بار اور تیسری بار آواز کو کھینچے اور بلند کرے یہہ حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح کا مضمون ہی * اور بعد وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیٹھہ کے پڑھنا پیغمبر ﷺ کا حضرت اُم سلمہ رضی الله عنہا سے مشکوۃ میں روایت ہی *

* فصل سولہین سنتوں کے بیان مین *

فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ہی اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی نماز کے پہلے اور اُسکے بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابو یوسف رحمۃ الله کے نزدیک جمعہ کے بعد چھہ رکعت سنت ہی پہلے چار رکعت پھر دو یہہ محیط مین ہی عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے پہلے اور اُسکے بعد چار رکعت مستحب ہی * اور مغرب کی نماز کے بعد بھی چھہ رکعت مستحب ہی * مسئلہ * مکروہ ہی دن کو ایک سلام کے ساتھہ چار رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا اور راتکو آٹھہ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھہ یہہ نہ کوئی خیال کرے کہ راتکو نفل زیادہ پڑھنا منع ہی اسکے یہہ معنے ہین کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور راتکو آٹھہ

رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے * اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں میں * مسئلہ * فرض نماز میں دو رکعت میں قرأت فرض ہی اور وتر اور سنت اور نفل میں سب رکعت میں * مسئلہ * جب نفل نماز قصد سے شروع کرے تب اُسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے *

* فصل سترھوین تراویح کے بیان میں *

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کے چاند رات سے آخر تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردون اور عورتون دونون کے واسطے سنت موکدہ ہی جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنے دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کر کے دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین بار یہہ تسبیح پڑھے * سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ابدا ابدا سبوح قدوس ربنا ورب الملائكة والروح * بعد اسکے دونون ہاتھ چھاتی کے برابر اُٹھا کے یہہ مناجات پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اللهم اجرنا من النار يا مجير يا مجير يا مجير برحمتك يا ارحم الراحمين * اسیطرح چار چار رکعت کے بعد یہی تسبیح

اور یہی مناجات پڑھے اور جب بیس رکعت تمام ہووے تب
وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو بلند آواز سے
پڑھے اور مقتدی چپ رہے اور رکوع اور سجدے میں امام کی
تابعداری کرے جماعت کی طرح سے اور امام وتر میں پہلی رکعت میں
الحمد کے بعد سبح اسم یا انا انزلنا پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا
الکافرون پڑھے بعد اسکے بیٹھے اور التحیات پڑھ کے اٹھے اور
فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ بلند آواز سے پڑھے بعد اسکے دونوں ہاتھ
کانوں تک اٹھا کے تکبیر بلند کہے اور دعاء قنوت پڑھے اور مقتدی
بھی دعاء قنوت پڑھے * بعد اسکے رکوع سجدہ کر کے نماز تمام کرے
اور دعاء قنوت ہاتھ باندھے ہوئے پڑھے * مسئلہ * سوائے رمضان کے
وتر کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے * مسئلہ * تراویح میں ایک ختم
سنت ہے اگر امام حافظ قرآن ہو تو ایک ختم تمام رمضان میں کرے
اور اگر لوگ سستی کریں تب بھی ایک ختم کو ترک نہ کرے اور
دو ختم کرنے تو فضیلت ہے اور تین ختم کرے تو افضل ہے * اور
ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو ایک
ختم ہو تمام رمضان میں اور اگر بیس آیت ہر رکعت میں پڑھے تو
دو ختم ہوں اور اگر تیس آیت پڑھے تو تین ختم ہوں اور یہی محیط میں
لکھا ہے * مسئلہ * اگر امام حافظ قرآن نہووے تو ہر رکعت میں ایک
مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے یا کوئی سورہ قصار مفصل سے پڑھے یا الم تر کیف
سے آخر قرآن تک دو بار پڑھے تا کہ ہر رکعت میں ایک سورہ پڑھی

جاوے اور اسکا کام ختم کا ہی اور پہلا قول ناقص ہی * مضمراتہ
خزانۃ الاسلام میں سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر شہر کے لوگ تراویح
ترک کریں تو بادشاہ اُنکے ساتھہ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنیکے
واسطے مضمراتہ * اور تراویح اسواسطے سنت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی رات تراویح پڑھا جب کہ نمازی بہت جمع ہو گئے
تب حجرۂ مبارک سے حضرت باہر نہ آئے اور عذر بیان فرمایا کہ
اگر میں اس نماز کو ہمیشہ ادا کروں تو یہہ خوف ہی کہ تم سبھوں پر
فرض ہو جاوے اور اُسکا ادا کرنا تم پر مشکل ہو حضرت نے اُمت پر
شفقت فرمایا اور ہمیشہ نہ پڑھا * اور خلفاے راشدین رضی اللہ تعالی
عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطے کہ خوف فرض ہونے کا نہ تھا *

* فصل اٹھارہویں کسوف اور خسوف کی نماز کے بیان میں *

کسوف کہتے ہیں سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہیں
چاند گہن کو کسوف کے وقت سنت ہی کہ امام جمعے کا آدمیونکے
ساتھہ دو رکعت جماعت کے ساتھہ بغیر اذان اور اقامت
اور خطبہ کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع
کرے تب نفلوں کی طرحپر اور قرآت دراز کرے اور آہستہ پڑھے
جب نماز سے فراغت ہو تب دعا میں مشغول ہو جب تک کہ آفتاب
روشن ہو * اور اگر امام حاضر نہو تو اکیلے اکیلے نماز پڑھیں * اور جب
ماہتاب میں خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعا میں اکیلا اکیلا مشغول
ہووے جب تک کہ ماہتاب روشن ہو * اور اسیطرح سے جو خوف

کہ آگے آوے مثلا آندھی یا تاریکی ہو۔ دشمن ظاہر ہو یا مینہہ ہمیشہ برسنے لگے یا گرجے یا بھونچال آوے یا تمام عالم میں بیماری ہو تو ایسے وقت میں نماز اور دعا میں مشغول ہونا سنت ہی * مسئلہ * نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی مگر تراویح اور کسوف کی * مسئلہ * کسوف کی نماز مکروہ وقت میں نہ ادا کرے یہہ دونوں مسئلہ عمدۃ اسلام سے لکھے *

* فصل انیسوین استسقا کی نماز کے بیان میں *

استسقا کہتے ہیں پانی طلب کرنیکو * جب مینہہ نہ برسے سب مسلمان جمع ہوویں اور میدان میں جاویں اور دعا کریں اور استغفار کہیں قبلہ طرف منہہ کرکے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کریں بغیر خطبے اور جماعت کے * اسیطرح تین روز باہر نکلیں اور ان تینوں روز استغفار بہت کہیں اسواسطے کہ استغفار کو مینہہ کے طلب کرنے میں بڑا اثر ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی *

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا

یہہ آیت سورۂ نوح میں ہی یہہ بات نوح عم نے اپنی قوم سے کہا تھا * خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے وہ بیشک بخشنے والا ہی * اور جب تم توبہ کرو اور گناہ بخشواؤ تو اللہ تعالی تم پر بدلی بھیجے خوب جو دھڑلے کا پانی برساوے اور استسقا کی نماز میں ذمی کو حاضر نکریں اور چادر نہ گھماویں * اور ذمی کہتے ہیں مطیع الاسلام کافر کو * مسئلہ * اور خلق اپنے گناہوں سے نئے سرسے توبہ کریں تاکہ اللہ تعالی اُسکی برکت سے مینہہ برساوے *

* فصل اُنیسویں فرض کے پانے میں *

جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اُسی نماز کے واسطے اقامت
کہی گئی تو اگر اُسنے پہلی رکعت کے واسطے سجدہ نکیا ہو تو نماز کو قطع
کرے اور اقتدا کرے یعنے اُس نماز کو چھوڑ کے جماعت میں شامل
ہو جاوے اور اگر سجدہ کیا ہو پہلی رکعت کیواسطے اور وہ نماز ثلاثی
یا ثنائی ہووے یعنے تین رکعت والی یا دو رکعت والی ہووے تو اُس
صورت میں بھی نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے اسواسطے کہ اگر قطع نکریگا
اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اگر ثنائی نماز ہوگی تو تمام ہو جاویگی * اور
اگر ثلاثی ہوگی اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اُسمیں زیادہ پڑھ چکیگا اور
تھوڑی باقی رہیگی اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اُسکی جماعت جاویگی *
اور اگر دوہی رکعت پڑھ کے جماعت میں ملا تو اُسنے آفتاب ڈوبنے کے
بعد اور مغرب ادا کرنے کے پہلے دو رکعت نفل پڑھا اور یہہ
مکروہ ہے * اور اگر پہلی رکعت کے واسطے سجدہ کرلیا اور وہ نماز رباعی
ہے یعنے چار رکعت والی تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے
جس میں دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اُسکے نماز کو قطع کرکے
جماعت میں شامل ہووے * اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا
تو اُس نماز کو تمام کرے اسواسطے کہ بہت پڑھ چکا ہے اور بہت کا حکم
تمام نماز کا ہے اور تمام کرنیکے بعد اقتدا کرے جو نماز کہ امام کے ساتھ
پڑھیگا وہ نفل ہو جاویگی مگر عصر پڑھکے اقتدا نکرے اسواسطے کہ عصر
ادا کرنے کے بعد نفل مکروہ ہے * سبب اسکا * جس سبب میں اذان

کہی جاوے تو اس مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہی اُس شخص کو جسنے
نماز نہین پڑھی ہی * مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہو مثلا
موذن یا امام یا اُسکے حکم سے لوگ جماعت پڑھتے ہون اور اُسکے
غایب ہونے سے لوگ چھتر بتر ہو جاوین یا کم ہو جاوین تو اُس شخص
کا باہر نکلنا مکروہ نہین اور جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا
ہو تو اُسکا باہر نکلنا بھی مکروہ نہین مگر جب اقامت کہی جاوے
تب اُسکو باہر نکلنا مکروہ ہی * اور دوسری جماعت کے مقیم کو
مکروہ نہین ہی اگرچہ اقامت کہی جاوے * اور دونون شخصو نمین
یہہ فرق ہی کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا ہی اور وہ
اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہی اسواسطے کہ اُسکو جماعت
کی مخالفت کی تہمت لگے گی * اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھا تو
اُسنے جماعت کی موافقت کرنیکی فضیلت اور نفل ثواب پایا
تو تہمت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے منہہ موڑنا بہوت
بد ہی لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کے وقت تو
اُسکو تہمت نہ لگے گی اسواسطے کہ اُسکا قصد ایک جماعت کے پوری
کرنیکا ہی جو اُسکے نہونے مین چھتر بتر ہوتی ہی * اور اگر نہ نکلا تو اُسنے
فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ ایک جماعت مین خلل کیا * اور
جس شخص نے فجر یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہی تو باہر نکلے اگرچہ
اقامت کہی جاوے اسواسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیگا تو نفل
ہو جاویگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی مغرب مین اسواسطے

نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل شروع میں نہیں آئی ہیں * مسئلہ * جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو جماعت نہ پاوینگے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اؤر جماعت میں ملے * اؤر جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھینگے تو ایک رکعت فجر کی پاوینگے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے * مسئلہ * اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو قضا نکرے اؤر اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک بعد دوپہر کے نہیں اؤر اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہوئی اؤر دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی قضا کرے اؤر اگر دوپہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرنے * اؤر بعضے مشایخ کے نزدیک بعد دوپہر کے بھی سنت قضا کرے فوت کے معنے یہہ ہیں کہ نماز جاتی رہے اؤر قضا کے معنے یہہ ہیں کہ اُسکا بدلا نماز پڑھے اؤر سنت ظہر کی ترک کرے اگر جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض ماینگا یا جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض نہ ماینگا دونوں حالت میں سنت ترک کرے اؤر جماعت میں ملے تب دونوں رکعت سنت جو فرض کے بعد ہی اُسکے پہلے چار رکعت ادا کرے * اؤر امام محمد کے نزدیک دونوں رکعت کے بعد چار رکعت ادا کرے اؤر سوائے فجر اؤر ظہر کی سنت کے کبھی کسی قضا نکریے * مسئلہ * جو شخص کہ مسجد میں آوے اؤر اس مسجد میں نماز پڑھی گئی ہو تو سنت پڑھے فرض کے پہلے اگرچہ اُسنے جماعت نہیں پایا لیکن جب وقت تنگ ہو تو سنتکو ترک کرے اؤر فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونے کی دہشت ہے

* مسئلہ * امام رکوع مین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اُسنے مانے مین اسقدر دیر کی کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو اُسنے اُس رکعت کو نہین پایا

* فصل اکیسوین فوت نمازون کی قضا پڑھنے کے بیان مین *

پانچون وقت کی نماز اور وتر مین اگر سب فوت ہو جاوین یا تھوڑی ہی تو ترتیب فرض ہی * خلاصہ یہہ ہی کہ اگر کسی کی پانچ وقت کی نماز فوت ہو تو اُسکو ترتیب کا نگاہ رکھنا ضرور ہی * پہلے فوت نماز کی قضا پڑھ لیوے تب وقتی پڑھے * اور اگر فوت نماز کی قضا پہلے نہ پڑھے تو وقتی نماز درست نہووے * اور اسیطرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو گئی تو پہلی اُسکی قضا پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے اور اسیطرح اگر کسی کی وتر فوت ہووے تو اُسکی فجر کا فرض درست نہو جبتک وتر کی قضا نہ پڑھے * اور ترتیب کے معنے سیدھا کام کرنا یعنے پہلے فوت نماز کی قضا پڑھ لے بعد اُسکے وقتی پڑھے * اور تین چیز سے ترتیب جاتی رہتی ہی ایک جب وقت تنگ ہو تب ترتیب ضرور نہین ہی خلاصہ یہہ کہ اسقدر وقت تنگ ہووے کہ اگر قضا پڑھے تو ادا نہ ملے تو اُسوقت ترتیب ضرور نہین ہی اور اگر اسقدر وقت باقی ہو کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضے فوت نماز بھی پڑھ سکے تو وہ شخص جسقدر کہ اُسوقت مین سماوے اسقدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ ادا کرے * جسطرح جسے کسیکی عشا اور وتر فوت ہوئی اور فجر کا وقت باقی نرہا مگر اسقدر کہ اُسمین پانچ رکعت سماوے اس صورتمین وتر کی قضا پڑھے اور فجر ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد

عشا کی قضا پڑھے یا کسی کی ظہر اور عصر فوت ہوئی اور مغرب کا وقت
نہ باقی رہا مگر اسقدر کہ سات رکعت پڑھ سکے تو اس صورت میں پہلے چار
رکعت ظہر پڑھ کے تین رکعت پڑھے * اور دوسرے بھول
جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنے اگر کسی کی کوئی نماز فوت ہوئی
اور اس نماز کو وہ بھول گیا اور اپنے وقت کی نماز ادا کی تب اسکو
یاد آیا کہ اسکی ایک وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو وہ نماز وقتی
جو پڑھ چکا ہے درست ہے اسکو نہ دہراوے اور اس فوت نماز کی
قضا پڑھے * تیسرے جب بہت نمازیں فوت ہوویں اور بہت نماز
کے یہ معنے کہ چھ سے کم نہووے جب کبھی چھ نمازیں فوت ہوئی
تب ترتیب ضرور نہیں * خواہ وہ فوت نماز پرانی ہووے خواہ نئی
یعنی اسکے یاد رکھتے ہوئے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت نماز
کسی کی فوت ہووے اور ادا کرتے کرتے کم ہو جاوے تو اس شخص
کو ترتیب ضرور نہیں ہے مثلا ایک شخص کی چھ نمازیں یا ایک مہینے
کی نمازیں فوت ہوئی تھیں اور اسنے قضا پڑھنا شروع کیا یہاں تک
دو تین وقت باقی رہیں تو وہ ترتیب جاتی رہی تھی وہ پھر نہ آئیگی
اس فوت نماز کے یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مگر جب
سب نماز قضا پڑھ چکے تب اسکو ترتیب کا نگاہ رکھنا فرض ہووے
* مسئلہ * ایک شخص کی چھ نمازیں فوت ہوئی تھیں اور ایک مہینے
کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا تو اس ایک نماز کو اس
چھ میں ملاوے اور اس ایک نماز کے یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا

وہ سنت ہے * مسئلہ * ایک شخص ظہر کی نماز میں تھا کہ اُسکو شک ہوا کہ میں نے فجر پڑھی ہے یا نہیں اور قراءت کے بعد یقین ہوا کہ فجر نہیں پڑھی تو فجر پڑھے بعد اُسکے ظہر دہراوے * مسئلہ * عمدۃ الاسلام میں عقیدہ نجاح سے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص اپنے گناہوں سے توبہ نصوحہ کرے تو معاف ہو جاوے لیکن نمازیں جو اُس سے فوت ہوئی ہیں جبتک اُسکی قضا نہ پڑھے تبتک اُسکی گردن سے نہ اُترے مگر جس شخص نے کہ وقت سے تاخیر کی ہے تو امید ہے کہ توبہ کرنے سے عفو ہووے اللہ تعالی کے کرم اور فضل سے *

* فصل بائیسوین سہو کے سجدیکے بیان میں *

نماز کے کسی واجبکو سہو سے ترک کرنیکے سبب سے دو سجدہ سہو کے ایک سلام کے بعد واجب ہوتے ہیں اور سجدہ سہو کی یہہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد ایکطرف سلام پھیر کے دو سجدہ کرے تب بعد اُسکے بیٹھے التحیات اور درود اور دعاء ماثورہ پڑھکے نماز سے فراغت کرے * مسئلہ * شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے جس وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم کرے یعنے اُسکے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے جسطرح سے رکوع قرأتکے پہلے * یا کسی رکن کے ادا کرنے میں تاخیر کرے یعنے اُسکے ادا کرنے میں دیری کرے جسطرح سے پہلی التحیاتکے اوپر کچھ زیادہ پڑھ گیا اس سبب سے تیسری رکعت کے قیام میں دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جسطرح سے دو رکوع کرنے سے سوال * اس میں تو کوئی واجب ترک نہیں

ہوا بلکہ ایک رکن اؤر زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اس میں کسواسطے
واجب ہوا * جواب * شرح اوراوین میں لکھا ہی کہ جسوقت کہ ایک
رکن کو دو مرتبہ کیا تو اُسکے پاس جو رکن ہی اُسکے ادا کرنے میں دیری کیا
اُس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہی تو اُسنے واجب ترک کیا
اؤر ہر فرض اؤر واجب کو اُسکے مقام پر ادا کرنا واجب ہی
جیسا کہ اُوپر لکھ چکے یا کسی واجب کو تغییر کیا یعنے اُسکو بدل ڈالا جسطرح
آہستہ پڑھنیکے مقام پر بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑھا یا کسی واجب
کو سہو سے ترک کیا جسطرحسے پہلا قعدہ ترک کیا * خلاصہ یہہ ہی کہ واجب
کے ترک کرنے سے سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہووے
مثلاً کسی نے دعاء قنوت یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کی تو اُسپر
سجدہ سہو کا واجب ہوگا * مسئلہ فرض کے ترک کرنے سے سہو سے
ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہی اؤر قصد سے واجب کے
ترک کرنے میں گناہ ہی اؤر نماز اُسکی بغیر سجدہ سہو کے درست
ہووے مگر نقصان کے ساتھہ اؤر واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے
نقصان کا موجب ہی اؤر سجدہ سہو کا اُس نقصان کے درست کرنیکے
واسطے ہوتا ہی اؤر سنت ترک کرنا قصد سے موجب گناہ کا ہی اؤر
ثوابکو دور کرتا ہی اؤر اگر بھولکے سنت ترک کرے تو اُسپر کچھ
نہیں * مسئلہ * شرح وقایہ میں ہی کہ مقتدی کے سہو سے سجدہ سہو کا
واجب نہووے بلکہ امام کے سہو سے سجدۂ سہو کا واجب
ہووے اؤر اگر امام سجدہ نہ کرے تو مقتدی پر بھی نہ واجب

ہوتے یعنے مقتدی بھی نکرے * اور مسبوق بھی امام کے ساتھ
سجدہ سہو کا کرے تب بعد اسکے اپنی نماز پوری کرے * مسئلہ
شرح وقایہ مین ہی کہ اگر کوئی شخص پہلا قعدہ کو سہو کرے تو اگر وہ بیٹھنے
کے نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اور اسپر سہو کا سجدہ نہین ہی
اور اگر قیام کے نزدیک ہی تو کھڑا ہوجاوے اور سجدہ سہو کا
کرے اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچوین رکعت کے واسطے
کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی پھر
پھیرے اور بیٹھے اور سجدہ سہو کا کرے اور پانچوین رکعت
کا سجدہ کیا تو اسکا فرض نفل ہوجاوے اور چاہے تو ایک رکعت
دوسری بھی ملاوے تا کہ چھ رکعت نفل ہووے اور اگر قعدہ
آخری مین بیٹھے اور سہو سے کھڑا ہوجاوے تو پھر پھرے جو تک
کہ پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا ہی اور سلام پھیرے
اور اگر سجدہ کیا پانچوین رکعت واسطے تو اسکا فرض تمام ہوا چھٹین
رکعت ملاوے تا کہ چار رکعت فرض ہووے اور دو رکعت نفل
اور اگر اس نفل کو چھوڑ دیوے تو قضا بھی نکرے اسواسطے کہ قصد
سے شروع نہین کیا ہی کہ اسکا تمام کرنا فرض ہوجاوے اور سجدہ سہو
کرے واجب ترک کرنے کے سبب سے اسواسطے کہ نماز
سے باہر آنا فرض ہی اور اس مین اسنے تاخیر کی تو واجب ترک ہوا
اور یہہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہین سو یہہ نائب نہو گی اس دو
رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہی یعنے ان دونون کو اس مین

نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریمہ سے دونوں رکعت سنت پڑھ لیوے
مسئلہ * جب امام قعدہ اخیرہ مین التحیات کے موافق بیٹھا
بعد اسکے سہو سے پانچوین رکعت کی طرف اٹھا تو اس صورتمین
مقتدیون تابعداری امام کی نہ کرین اسواسطے کہ جان بوجھ کے خطا کرنا
نہ چاہیئے بلکہ انتظار رہین بیٹھے ہوئے اگر سجدہ کے پہلے پھرا اور سلام
پھیرا تو اسکے ساتھ سلام پھیرین اور اگر پانچوین رکعت مین سجدہ
کیا تو مقتدی لوگ سلام پھیرین اور یہہ مسئلہ شرح اوراد اور
عمدۃ الاسلام مین ہی * مسئلہ * جس شخص پر سجدہ سہو کا ہی اسنے اگر
آخر نماز مین سلام پھیرا تو اگر اسنے اس سلام کے بعد سجدہ سہو کا
کیا تو حکم دیا جاویگا کہ وہ نماز سے باہر نہین نکلا یہانتک کہ اگر اسکے
سلام پھیرنے کے بعد کسی نے اقتدا کیا تب اسنے سجدہ سہو کا
کیا تو اسکا اقتدا درست ہوا اور اگر اسنے سجدہ سہو کا نکیا بلکہ
نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا تو اسکا اقتدا درست نہوا کیونکہ وہ نماز سے
باہر نکلا اور اسیطرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مار کے ہنسا تب
اسنے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ اسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطے
کہ نماز کے بیچ مین قہقہہ پایا گیا اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد
نماز چھوڑ دیا تو اسکا وضو نہین ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسا اور
اسیطرح اگر سلام پھیرا اور سلام کے بعد اسنے نیت مقیم ہونیکی کیا
تو اگر اسنے سجدہ سہو کا کیا تو اسکا فرض چار رکعت ہوجاویگا اسواسطے
کہ اسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے بیچ مین کیا اور اگر اسنے

سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دیا تو اُسکا فرض چار
رکعت نہوگا اسواسطے کہ اُسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے باہر
کیا اور یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہے * مسئلہ * اگر کئی بار سہو ہووے
تو دو ہی سجدہ کفایت ہے اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا ادا کیا
اور دوسری بار پھر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار
یہہ مسئلہ عمدۃ الاسلام میں سراجی سے لکھا ہے * مسئلہ * جس شخص نے
نماز میں شک کیا اور وہ نہیں جانتا ہے کہ ہمنے کتنی رکعت پڑھا تو اگر
شک کرنا اُسکی عادت نہیں ہے اُسکو پہلے مرتبہ شک ہوا ہے تو
نماز کو پھر پہلے سے شروع کرے اور اگر اُسکو بہت شک ہوا کرتا ہے
تو دل میں ٹھہراوے جو کچھ کہ اُسکے دل میں ٹھہرے اُسپر عمل کرے
اسواسطے کہ جب بہت شک ہو تب بار بار شروع کرنے میں حرج ہے
اور اگر اُسکے دل میں کچھ نہ ٹھہرے تو کم کو اختیار کرے یعنے اگر
اُسکو شک ہو کہ ظہر کی تین رکعت پڑھا ہے یا چار رکعت اور
اُسکا دل کسی پر گواہی نہیں دیتا تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے
اور ایک رکعت دوسری پڑھے تا کہ چار رکعت سے شبہہ ہووے
مگر اُس تین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب چوتھی رکعت پڑھے
اسواسطے کہ اگر وہ چوتھی رکعت رہی ہووے تو آخری قعدہ جو فرض ہے
وہ نہ ترک ہووے یہہ مسئلہ شرح وقایہ میں ہے *

* فصل تئیسویں بیمار کی نماز کے بیان میں *

جو بیمار کہ کھڑا نہو سکے مرض کے سبب سے خواہ وہ مرض پہلے سے

رہا ہو وے خواہ اُسمین نماز مین ہوا ہووے تو نماز پڑھے بیٹھکے رکوع
اور سجدہ کے ساتھہ اور اگر رکوع سجدہ بھی نکر سکے تو بیٹھکے سرکے
اشارہ سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ نیچا
کرے اور کوئی چیز سجدے کے واسطے اونچی نکی جاوے اُسکے آگے یعنے
تکیہ وغیرہ نرکھے سجدہ کے واسطے اور اگر بیٹھے بھی نہ سکے تو پیٹھکے
اوپر لیٹے یعنے چت لیٹے اور دونون پانون کو قبلہ کی طرف کرے
یا پہلو پر لیٹے یعنے کروٹ لیٹے اور اپنا منہہ قبلے کی طرف کرے مگر پیٹھ
پر لیٹنا افضل ہی اور سر کے اشارہ سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نکر سکے
تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکھہ اور بھون اور دل سے اشارہ نکرے
اور اگر رکوع و سجدہ نکر سکے اور قیام کر سکے تو بیٹھکے اشارہ سے نماز
پڑھے اور بیٹھکے اشارہ کرنا کھڑے ہوکے اشارہ کرنیسے افضل ہی
اسواسطے کہ بیٹھنا سجدہ سے بہت نزدیک ہی اور سجدے ہی سے
مطلب ہی اسواسطے کہ سجدہ مین نہایت تعظیم ہی اور اگر کوئی بیمار
نماز کے درمیان مین صحت پاوے تو اگر اشارہ سے پڑھتا تھا تو نماز کو
پھر سے شروع کرے اور اگر بیٹھا ہوا رکوع اور سجدے سے پڑھتا تھا
تو نماز صحیح ہی اور باقی نماز کھڑا ہوکے تمام کرے یہہ سب
مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا ہی * مسئلہ * شرح وقایہ مین ہی کہ اگر
کوئی شخص دیوانہ ہوا یا اُسپر بیہوشی ہوئی ایک رات دن
تو جو نماز کہ اُسکی فوت ہوئی ہی اُسکی قضا پڑھے اور اگر ایک
رات دن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی

زیادہ گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اُسکی قضا نہ پڑھے *

* فصل چوبیسویں کشتی میں نماز پڑھنے کے بیان میں *

شرح وقایہ میں کہا ہے کہ بہتی کشتی میں بغیر عذر بیٹھکے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندھی ہو تو بیٹھکے درست نہیں ہے مگر کوئی عذر ہووے تو درست ہے * مسئلہ * عالمگیری میں ہے کہ اگر کشتی کنارے پر بندھی ہو زمین پر ٹکی ہوئی تو اُس میں کھڑے ہو کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر ٹکی نہو اور اُس سے باہر نکل سکتا ہے تو اُس میں نماز ہی درست نہیں اور یہی مضمون اور بھی بعضے کتابوں میں ہے مگر فتوی یہہ ہے کہ درست ہے کیونکہ ہدایہ میں ہے کہ بندھی کشتی مثل کنارے کے ہے اور یہی صحیح ہے * مسئلہ * عالمگیری میں ہے کہ مستحب ہے کہ فرض نماز کیواسطے اگر سکے تو کشتی سے باہر نکلے اور ہدایہ میں بھی ہے کہ اگر سکے تو باہر نکلنا افضل ہے کیونکہ اِس میں اُسکے دل کو خوب تسلی ہوتی ہے * مسئلہ * محیط میں کہا ہے کہ نمازیکو لائق ہے کہ کشتی میں قبلے کیطرف منھہ کرے جس جسطرح کہ کشتی پھرے وہ اپنے منھہ کو بھی یعنے سارے بدنکو قبلے کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہووے خواہ نماز کا درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہونے میں سب برابر ہے اسواسطے کہ قبلے کی طرف منھہ کرنا قدرتکے وقت فرض ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے تو پھر قبلے کی طرف منھہ کرے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے * وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ * اور جس جگہہ کہ رہو تم سب جب چاہو کہ نماز ادا

مگر و پھیرو تم سب اپنے منہو نکو کعبے کی طرف * بخلاف چار پائے کے
سوار کے کہ وہ قبلے کی طرف منہہ کرنے سے عاجز ہی اسواسطے کہ
اگر وہ قبلہ طرف منہہ کرے جس جسطرح چار پایہ چلے تو پھر چلنا موقوف
ہووے یعنے اُسکو پورب جانا ہی اور وہ قبلے کی طرف منہہ کرے تو
اُس مین اُسکا مطلب نہوگا کیونکہ بغیر چار پائے کے پھیرے ہوئے
منہہ قبلے کیطرف نہو سکیگا اور اُسمین اُسکا حرج ہی تو اسواسطے
اُسپر معذور کا حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ نہونے مین * اور اگر چار
پائے کا سوار قبلے کی طرف جاتا ہووے تب اگر قبلے سے منہہ پھیرے تو
اُسکی نماز درست نہین ہی اور یہہ مسئلہ محیط کے چوبیسوین فصل مین ہی
* مسئلہ * فرض اور واجب نمازین اور جنازیکی نماز اور زمین پر جو
تلاوت کیا ہی اُس تلاوت کا سجدہ بغیر عذر کے چار پائے پر مثلا اُونت
گھوڑے وغیرہ کے درست نہین اور عذر یہہ ہی کہ چار پائے سے اُترنے
مین اپنی جان اور کپڑے یا چار پائے پر چور یا درندے جانور یا دشمن
کا خوف ہو یا چار پایا شریر ہو کہ اگر اُس سے اُترے تو بغیر دوسریکی
مدد کے چڑھہ نہ سکے یا بڑا بدڈھا ہو جو چڑھہ نسکے اور ایسا آدمی
نہ پاتا ہو جو اُسکو سوار کردے یا چہلے کیچڑ مین ہو زمین پر خشک
جگہہ نہ پاتا ہو اور یہہ کیچڑ کب عذر ہی جب ایسا کیچڑ ہو کہ اُس مین
اُسکا منہہ چھپ جاوے اور اگر ایسا نہین ہی لیکن زمین خوب بھیگی ہی
تو اُسی پر نماز پڑھے * مسئلہ * اور گاڑی پر نماز کا یہہ مسئلہ ہی
کہ اگر گاڑی کا کنارہ چار پائے پر ہو یعنے وہ گاڑی چار پائے پر معلق

وہ ملتی ہو یا نہیں تو یہہ نماز جائز ہے پڑھی اور اُسکا حکم لکھہ چکے اور اگر
مطابق نہو یعنے اُسکی پہیا زمین پر لگی ہو تو وہ بجاے تخت اور کہاٹ
کے ہے یعنے اسپر نماز درست ہے اسیطرح جیسے اگر محمل کے نیچے یعنے کجاے
شغدف شہری تخت اور اُسکے نیچے لکڑی گاڑ دینا اسطور پر کہ اُس
محمل کا تکان زمین پر ہو جائے پر نہیں تو وہ بجاے زمین کے ہے
یعنے اُسپر نماز درست ہے یہہ دونوں مسئلہ عالمگیری سے لکھا ہے *

* فصل پچیسوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین *

سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہے دو تکبیر کے بیچ مین یعنے اللہ اکبر
کہکر سجدے مین جاوے اور اللہ اکبر کہکر سر اُٹھاوے اور نماز کی
شرطین اِس سجدہ کے واسطے بھی ہین اس مین بدن چھپانا اور قبلے کی
طرف منہہ کرنا اور طہارت سب داخل ہے اور اِس سجدے مین
ہاتھہ اُٹھانا اور تشہد اور سلام نہین ہے اور اِس سجدے مین بھی
سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ کہے * اور جو شخص کہ سجدے کی
چودہ آیتون مین سے کوئی آیتہ پڑھے اسپر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے
اور سجدے کی آیت سورۂ اعراف اور سورۂ رعد اور سورۂ نحل اور
سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ مریم کے آخری مین ہے اور سورۂ حج
مین دو آیتہ سجدے کی ہے اُس مین سے پہلی آیتہ سجدۂ تلاوت کی ہے
اور دوسری آیتہ مین جو ارکعوا واسجدوا کا لفظ ہے اُس مین
سجدہ نہین ہے بلکہ اُس مین نماز کے واسطے رکوع اور سجدہ کرنے کا
حکم ہے اور سورۂ فرقان مین اور سورۂ نمل اور سورۂ الم تنزیل اور

3

سورۂ ص اور سورۂ حم سجدہ اور سورۂ والنجم اور سورۂ اذا السماء
انشقت اور سورۂ اقرأ میں ہے یا جو شخص کہ سجدہ کی کوئی آیتہ سنے
اگرچہ اُسنے سننے کا قصد نہ کیا ہو اُسپر بھی سجدہ تلاوت کا واجب
ہوتا ہے * مسئلہ * امام جیسے آیتہ سجدہ کی پڑھا تو مقتدی بھی اُسکے
ساتھ سجدہ کرے اگرچہ نہ سنا ہووے اور اگر مقتدی نے پڑھا
تو سجدہ نکرے نہ تو نماز میں اور نہ نماز کے بعد اور جو شخص کہ نماز
کے باہر ہو اور سنے تو وہ سجدہ کرے * مسئلہ * ایک نمازی نے
اُس شخص سے آیتہ سجدہ کی سنا کہ جو اُسکے ساتھ نماز میں نہیں ہے
تو سجدہ کرے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی میں سجدہ کیا تو سجدہ دہراوے
نماز کو نہ دہراوے * مسئلہ * ایک شخص نے آیتہ سجدے کی
سنا امام سے اور اُسکے ساتھ نماز میں نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت میں
داخل ہوا یعنے جس رکعت میں سنا تھا اُس میں نہیں دوسری
رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کرے مگر نماز میں نہیں اور اگر اُسی
رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے داخل
ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر اُسی رکعت کو امام کے
سجدہ کرنے کے بعد پایا تو سجدہ نکرے اور وہ سجدہ تلاوت کا جسکا
مقام نماز میں ہے اُسکو نماز کے باہر نہ قضا کرے * مسئلہ * ایک شخص نے
آیتہ سجدہ کی پڑھا تب بعد اُسکے نماز شروع کیا اور پھر دہرایا
سجدہ کی آیتہ کو تو اِس صورت میں ایکہی سجدہ کفایت کرتا ہے
اور اگر آیتہ سجدہ کی پڑھا اور سجدہ کیا تب نماز شروع کیا اور پھر

سجدہ کی آیتہ دہرایا تو دوسرا سجدہ کرے * مسئلہ * اور اگر ایک آیتہ سجدہ کی ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھے تو ایک سجدہ کفایت ہی اور اگر کئی آیتہ پڑھے ایک مجلس میں یا ایک آیتہ پڑھے کئی مجلس میں تو ایک سجدہ کفایت نہین ہی مثلا دو آیتہ ایک مجلس میں پڑھا یا ایکہی آیتہ دو مجلس میں پڑھا تو اس صورت میں ایکہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ دو سجدہ کریگا اور مجلس کے بدلنے کا یہہ حد ہی کہ مثلا ایک جولاہا دو کھونٹی گاڑتے ہی اور تانا تنتاہی تو اُس کھونٹی سے اس کھونٹی تک جانے میں مجلس بدلتی ہی تو ایک شخص آیتہ سجدہ کی پڑھے اور وہ اس کھونٹی کے پاس سنے اور پھر اُس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیتہ پڑھے تو اُس صورتمین سننے والے پر دو سجدہ واجب ہوگا کیونکہ مجلس بدلی اور پڑھنے والے پر ایکہی کیونکہ وہ ایکہی مجلس میں بیٹھا رہا یا ایک شاخ پرسے دوسری شاخ پر جاوے تب مجلس بدلتی ہی اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایکہی جگہہ پر بیٹھا رہے تو پڑھنے والے پر دو سجدہ ہوگا اور سننے والے پر ایکہی * جانو تم سب کہ اِس مقام میں مجلس بدلتی ہی دوسرے کام شروع کرنے میں اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جائے میں مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایکہی مکان کے حکم میں ہی اُس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے میں اقتدا کرے تو اُسکا اقتدا درست ہی اور وہ ایکہی مکان میں داخل ہی اور ایک درخت کی ہرشاخین جدے جدے مکان ہیں

* مسئلہ * اور مکروہ ہی کہ سجدیکی آیتہ کو ترک کرتے اور باقی سورہ پڑھے اسواسطے کہ اُس سے انکار کا شبہ معلوم ہوتا ہی اور سجدیکی آیتہ پڑھنا اور باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہین ہی اور مستحب ہی کہ ایک آیتہ یا دو آیتہ سجدیکی آیتہ کے پہلے ملا لیوے یعنے فقط اکیلے سجدے ہی کی آیتہ نہ پڑھے اسواسطے کہ کوئی شبہ نکرے کہ اس آیتہ کو دوسری آیتون سے افضل جانتا ہی اور بہتر ہی اُسکا آہستہ پڑھنا اسواسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو ہوتے ہین یہہ سب مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * تیسیر الاحکام مین فتاوا سے شبحت سے لکھا ہی کہ اگر اُسیوقت سجدہ میسر نہووے تو مستحب ہی کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے بعد اسکے جب قادر ہووے تب سجدہ بجالاوے * مسئلہ * ابراہیم شاہی مین لکھا ہی کہ سجدۂ تلاوت مین یہہ مستحب ہی کہ جب چاہے کہ ادا کرے تب کھڑا ہووے بعد اُسکے سجدہ کرے پھر سر اُٹھاوے سجدیسے اور پھر کھڑا ہووے بعد اُسکے بیٹھے *

* فصل چھبیسوین مسافرکی نماز کے بیان مین *

* مسئلہ * مسافر وہ شخص ہی کہ جسنے تین رات دن کے چلنے کا قصد کیا میانی چال سے اور جدا ہوا اپنے شہرکی بستی سے اور میانی چال جنگل مین اونٹ اور پیادیکی معتبر ہی اور دریا مین ہوا کا موافق ہونا معتبر ہی اور پہاڑ مین جو کچھ کہ پہاڑ کے لایق ہووے وہی معتبر ہی اور مسافرکے واسطے اگرچہ اپنے سفر مین گناہ کرنیوالا ہووے جیتک کہ

اپنے شہر مین داخل ہووے یا آدھے مہینے رہنے کی نیت نکرے
کسی شہر مین یا گانون مین تب تک اُسکے واسطے ہمیشہ رخصت ہی
یعنے اجازت ہی کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم
کرنا یعنے چار کی دو کرنے پھر اگر نیت کیا مسافر نے آدھے مہینے سے کم
رہنے کی یا نیت کیا اقامتکی مدتکی یعنے آدھے مہینے رہنے کی دو جگہہ مین یا کسی
شہر مین داخل ہوا مگر اس ارادے پر کہ وہان سے نکل جاوے یا پرسون
اور اس مین اُسکو دیر ہوگئی تو اُن صورتون مین قصر کرے اور اسی
طرحسے ایک لشکر ہی کہ وہ دار الحرب مین داخل ہوا یا دار الحرب کے
قلعہ کو گھیر لیا یا اہل بغی کتئین دار الاسلام مین شہر کے باہر گھیر لیا
تو اُن سب صورتون مین اگرچہ وہ سب اقامت کی مدتکی نیت کرینگے
پر مقیم نہووینگے نماز کو قصر کرینگے اسواسطے کہ وہ سب مقیم نہین ہوتے
ہین اقامت کی نیت کر لینے سے مگر بنجارے لوگ اپنے خیمون مین اگر
آدھے مہینے کی اقامتکی نیت کرینگے تو وہ مقیم ہو جاوینگے اسواسطے
کہ اُنکی اقامتکی نیت شہر کے باہر درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ
کا ہی * ف * اقامت کے معنی رہنا اور مقیم کے معنی رہنے والا
اور فقہ کے علم مین اُس سے مراد ہی کہ جو شخص کہ آدھے مہینے یعنے
پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گانون مین نیت کرے یعنے ارادہ کرے
کہ مین یہان پندرہ روز رہونگا تب وہ شخص مقیم ہو جاوے * مسئلہ *
مسافر کے حق مین چار گانی نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑتے ہی دوگانی
ہو جاتی ہی اور رمضان مبارک کا روزہ افطار کرنے کی رخصت

ہو جاتی ہی اور اگر چاہے روزہ رکھے تو افضل ہی یہہ مضمون عمدۃ الاسلام
اور تیسیر الاحکام کا ہی * مسئلہ * بندگی کا سفر جسطرحسے حج ہی اور
گناہ کا سفر جسطرحسے رہزنی برابر ہی یعنے مسافر دونون سے ہوگا
* مسئلہ * اور مسافرت اور اقامت کی نیت کرنیمین مرد اور معتبر
ہی تابعدار نہین جسطرحسے عورت یا غلام یا سپاہی انہو کونکے حق مین
مالک کی نیت معتبر ہی مگر جب اصلی وطن مین آوینگے تب بغیر مالک
کی نیت کے مقیم ہوجاوینگے یہہ دونون مسئلے تیسیر الاحکام سے لکھا ہی
* مسئلہ * پھر اگر مسافر نے چارون رکعت پوری پڑھا اور پہلے قعدہ
مین بیٹھا تو اسکا فرض تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام کی تاخیر کرنیکے سبب
سے اور اللہ تعالی کا صدقہ قبول نہ کرنیکے شبہہ سے اور دو رکعت
جو اسنے زیادہ پڑھا سو نفل ہوئی اور اگر بیچ مین نہ بیٹھا اسکا فرض باطل
ہوا پہلا قعدہ ترک کرنیکے سبب سے کیونکہ مسافر کے واسطے وہ آخری
قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہی اور فرض کے ترک سے نماز باطل
ہوتی ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * ایک مسافر ہی کہ اسکی
اقامت مقیم نے کی نماز کے وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کرے
اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی اقامت نکرے اسواسطے کہ وقت مین
مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری کے سبب سے مسافر پر چار ہوجاتا
ہی اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہین بدلتا ہی یہہ شرح وقایہ
مین ہی یعنے اگر مسافر کی ظہر اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی
اقتدا مسافر نکریگا اسواسطے کہ اسنے نماز کے وقت مسافر پر

دو ہی رکعت فرض تھی پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت
ادا کرے * مسئلہ * کنز میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت
میں اور وقت کے بعد جایز ہووے اگر دونوں کا فرض ایکہی ہووے
مثلا فجر یا مغرب دونوں کی فوت ہووے تو اس صورت میں اقتدا
درست ہووے * مسئلہ * اور اگر مسافر امام ہووے اور مقیم
مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور مستحب ہے
کہ مسافر کہہ دیوے * اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنِّیْ مُسَافِرٌ * یعنے تم لوگ
اپنی نماز پوری پڑھ لو اور میں تو مسافر ہوں * مسئلہ * ایک شخص
نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کے دوسری جگہہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن
اصلی باطل ہوگا دونوں وطن کے درمیان میں مدت سفر کی ہووے
خواہ نہووے یہاں تک کہ اگر وہ اس پہلے وطن اصلی میں داخل ہوا
تو بغیر اقامت کی نیت کئے مقیم نہوگا مگر وطن اصلی سفر کرنے سے
بھی باطل ہوتا یہاں تک کہ اگر مسافر وطن اصلی میں داخل ہوا
تو فی الفور داخل ہوتے ہی مقیم ہوجاویگا لیکن وطن اقامت کا یعنے
جس مقام میں پندرہ روز رہنے کی نیت کیا ہے وہ باطل ہوتا ہے
دوسری جگہہ کے وطن اقامت سے مثلا ایک شخص کا وطن اقامت
کسی جگہہ پر تھا پھر اسنے دوسری جگہہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ اُن دونوں
کے درمیان میں مدت سفر کی نہیں ہے تو اس صورت میں پہلی
جگہہ وطن اقامت کی نہ باقی رہیگی یہاں تک کہ اگر وطن اقامت میں
پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت کے مقیم نہوگا اور اسیطرح جیسے

اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت کا باقی نرہیگا * مسئلہ * اور سفر اور حضر دونوں فوت نمازوں کو نہین بدلتے ہیں یعنے جو وقت کہ سفر کی فوت نمازون کو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازون کو سفر مین قضا کرے تو قصر نکرے اور حضر کہتے ہیں مقیم کے مکان کو یعنے سفر کے اُلٹے حضر ہے یہہ دونوں مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا ہے *

* فصل ستائیسوین جمعہ کی نماز کے بیان مین *

جمعہ کے فرض ہونیکے واسطے نو شرطین ہیں جس شخص مین وہ نو شرطین موجود ہووین اُس شخص پر جمعہ فرض ہووے * پہلی شرط یہہ ہے کہ شہر مین مقیم ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہین * اور دوسری شرط یہہ ہے کہ تندرست ہووے بیمار پر جمعہ واجب نہین * اور تیسری شرط یہہ ہے کہ آزاد ہووے غلام پر جمعہ واجب نہین * اور چوتھی شرط یہہ ہے کہ مرد ہووے عورت پر جمعہ واجب نہین * اور پانچوین شرط یہہ ہے کہ بالغ ہووے لڑکون پر جمعہ واجب نہین * چھٹین شرط یہہ ہے کہ عاقل ہووے دیوانے اور لڑکے پر جمعہ واجب نہین ساتوین شرط یہہ ہے کہ اسلام ہووے اور یہہ ظاہر ہے * اور آٹھوین شرط یہہ ہے کہ آنکھہ سلامت ہووے اندھے پر جمعہ واجب نہین اور نوین شرط یہہ ہے کہ پانون سلامت ہووے لنگڑے پر جمعہ واجب نہین * اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہین ہے حاضر ہو اور جمعہ ادا کرلے تو درست ہے اور ظہر کا فرض اُسکا ادا ہوجاوے

اگرچہ اُسپر جمعہ واجب نہ تھا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * اور جمعہ
کے ادا ہونیکے واسطے چھہ شرطین ہین * پہلی شرط یہہ ہی کہ شہر ہووے
خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف ہی بعضون کے
نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جس جگہہ مین امیر اور قاضی ہو کہ شرح
کا حکم پہونچاوے اور حدونکو قایم کرے یعنے اُسکو حدونکے قایم کرنیکی
قدرت ہو اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جسوقت
کہ وہان کے لوگ جمع ہووین تو وہانکی بڑی مسجد مین نہ سماوین اور
شرح وقایہ مین اسی قول پر فتاوی ہی خلاصہ یہہ کہ جو مقام
ایسا ہی کہ اگر وہانکے لوگ سب جمع ہووین تو وہانکی جو سب سے بڑی
مسجد ہووے اُسمین نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہی اور شہر کے کنارے
کی یہہ تفسیر ہی کہ جو مقام شہر کے متصل ہووے اور شہر کے فائدے
کے واسطے مقرر ہووے مثلا گھوڑدوڑ آنیکے واسطے یا لشکر
اُترنیکے واسطے یا تیراندازی کے واسطے یا مردہ دفن کرنیکے واسطے یا
جنازہ پڑھنے کیواسطے یا اسیطرح دوسرے کامون کے واسطے مقرر
ہووے تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہی * اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم مین
منا مین خلیفہ کیواسطے اور امیر حجاج کیواسطے درست ہی اور امیر
موسوم کیواسطے اور عرفات مین درست نہین ہی * اور دوسری شرط
یہہ ہی کہ پادشاہ ہووے یا اُسکا نائب * فائدہ * جس طرح سے خطیب
ہی اور یہہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی اور نائب کے معنے محیط مین
لکھا ہی کہ امیر ہووے یا قاضی اور دونون ایکہی بات ہی کیونکہ

امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی * مسئلہ * شرح اوراد میں
لکھا ہے کہ مناسب نہیں ہے کہ جمعہ میں خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام
ہووے * مسئلہ * فتاواے عالمگیریہ میں لکھا ہے کہ جس شہر میں بادشاہ
کافر ہووے تو وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھنا درست ہے جس شخص کو
مسلمان لوگ قاضی ٹھہراوینگے وہ قاضی ٹھہریگا اور مسلمانوں پر واجب
ہے کہ ایک مسلمان شخص کو اپنا سردار مقرر کریں * اور
تیسری شرط یہہ ہے کہ ظہر کا وقت ہووے یہاں تک کہ اگر جمعہ
کی نماز کے درمیان میں ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے
اور چوتھی شرط یہہ ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ ہووے * مسئلہ * جمعہ میں
دو خطبے سنت ہیں اُن دونوں خطبوں میں اللہ تعالی کی صفت اور
مومنوں کے واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہووے
اور کوئی آیتہ قرآنکی پڑھے اور اُن دونوں خطبونکے درمیان میں تھوڑا
سا بیٹھے اور بیٹھنے کا یہہ اندازہ ہے کہ تمام عضووں میں آرام آجاوے
یعنے بدن سستالیوے اور پہلے خطبے کو جہر سے پڑھے اور دوسرے
کو بھی جہر سے پڑھے مگر پہلے سے کم اور جاڑیکے دنوں میں خطبہ دراز
پڑھنا مکروہ ہے اور کھڑے ہوکے طہارتکے ساتھہ خطبہ پڑھے اور
اگر بیٹھکے بغیر طہارتکے کسی نے خطبہ پڑھا تو درست ہوا مگر مکروہ
ہے یہہ سب مسئلہ شرح اوراد سے لکھا ہے * پانچویں شرط یہہ ہے کہ جماعت
ہووے اور جماعتکا عدد یہہ کہ امام کے سوا تین مرد ہویں اور اگر امام کے سجدہ
کرنیکے پہلے مقتدی چلے جاویں تو اس صورت میں امام ظہر شروع کرے اور

اگر مقتدی تین چلے جاوین اور تین مرد رہ جاوین یا امام کے سجدہ کرنے کے
بعد چلے جاوین تو ان صورتون مین امام جمعہ کو تمام کرے یہہ شرح وقایہ مین
ہی * چھٹوین شرط یہہ ہی کہ اذن عام ہووے یعنے تمام لوگون کو
حکم مسجد مین جانے کا ہووے اور جو شخص وہان جاوے وہ جانے
پاوے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین جمع ہووین اور
دروازہ مسجد کا بند کرین اور جمعہ ادا کرین تو اس صورت مین
جمعہ درست نہووے اور اسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے
ساتھہ اپنے گھر مین جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا
دروازہ کھلا رکھے اور آدمیون کے واسطے اذن عام دیوے یعنے
حکم دیوے کہ جو چاہے سو چلا آوے تو اُسکی نماز درست ہووے عوام
لوگ حاضر ہووین خواہ نہین اور اگر دروازہ بند کرے یا دربانون کو
بیٹھال دیوے دروازون پر تا کہ لوگونکو اندر آنے سے منع کرین تو
اس صورت مین جمعہ درست نہووے یہہ مضمون محیط کا ہی * مسئلہ *
جس مقام کے شہر ہونے مین شک ہووے اور وہان کے لوگ
جمعہ ادا کرین جمعہ کی سب شرطون کے ساتھہ تو مناسب ہی کہ وہانکے
لوگ جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر کی نیت سے احتیاط کے واسطے
پڑھہ لیوین اسواسطے کہ اگر جمعہ ادا نہووے تو ظہر پڑھنے سے اُس وقت کا
فرض اُس سے بے شبہہ ادا ہو جاوے یہہ مضمون محیط کا ہی *
اور کنز العباد مین فتاوائے واقعات سے لکھا ہی کہ قاضی بدیع الدین
رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ چار رکعت جمعہ کے بعد ظہر

68
کی نیت سے نماز سے مالک میں پڑھی جاتی ہی اُن چارون رکعت مین
فاتحہ کے بعد دوسری سورہ بھی پڑھے اسواسطے کہ اگر وہ چارون رکعت
جو فرض ہوجاویگی تو سورہ پڑھنا کچھ ضرر نکریگا * اور اگر جمعہ کی نماز
صحیح ہوگی اور یہہ چار رکعت سنت ہوجاویگی تو سنت مین سورہ پڑھنا
واجب ہی * مسئلہ * شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ جو شخص جمعہ
کے سوا سے سب نمازون مین امامت کے لایق ہی وہ جمعہ مین بھی امامت
کے لایق ہی * مسئلہ * فتاوی محیط مین لکھا ہی کہ مسافر لوگ جب کہ
جمعہ کے روز شہر مین حاضر ہوبن تو اکیلے اکیلے نماز ظہر کی پڑھہ لیوین اور
اسی طرح سے شہر کے لوگ جبکہ اُنکا جمعہ فوت ہووے اور قیدی اور
بیمار اکیلے اکیلے ظہر پڑھہ لیوین کیونکہ اُنکے واسطے جماعت مکروہ ہی *
* مسئلہ * اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے ساتھہ جمعہ کے
روز شہر مین مکروہ ہی جب معذور کا حکم بیان کیا تب غیر معذور
کی ظہر بالاشبہہ مکروہ ہوئی یہہ شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہی
* مسئلہ * اور کوئین کے لوگ اور جنگی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین
ہی ووے جمعہ کے روز ظہر جماعت کے ساتھہ پڑھین اذان اور
اقامت کہکر یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی * مسئلہ * جس شخص کو
عذر نہین ہی اُس شخص کو جمعہ کی نماز کے پہلے شہر مین ظہر پڑھنا مکروہ ہی *
اور پھر ظہر پڑھہ کے جمعہ کی نماز کے واسطے دوڑنا جسوقت کہ امام
جمعہ کی نماز مین مشغول ہووے ظہر کو باطل کرتا ہی جمعہ کی نماز
پاوے یا نہین یعنے ظہر پڑھہ لیوے پہلے جو پڑھا تھا وہ باطل ہوئی

اؤر جو شخص کہ جمعہ کی نماز میں تشہد میں یا سہو کے سجدے میں ملے تو وہ شخص جمعہ کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اُسنے جمعہ پایا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * شرح وقایہ میں ہی کہ جب پہلے اذان ہووے تب سب کوئی خرید نا بیچنا چھوڑ دیوین اؤر جمعہ کی نماز کےواسطے دوڑ ین اؤر شرح اوراد میں لکھا ہی کہ جسوقت موذن جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے پہلی اذان کہے تب خرید نا اؤر بیچنا چھوڑ دیوین اؤر جمعہ کی طرف متوجہ ہون جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ * یعنے جب اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اؤر چھوڑ دو تم سب خرید نا اؤر بیچنا * اؤر بیع کی لفظ جو اس آیتہ میں ہی اُسے یہہ مراد ہی کہ بیع ہووے خواہ دوسری چیز کہ جس میں آدمی مثال بیع کے مشغول ہوجاوے اؤر جمعہ بھول جاوے * لیکن بیع کا ذکر اسواسطے کیا کہ بیع آدمی کے مقصدون میں بڑا مقصد ہی اؤر اُسمیں آدمی کا فائدہ ہی سو خبردار کرنیکے واسطے اللہ تعالی نے فرمایا ہی * مسئلہ * شرح اوراد میں فتاوا ے حجت سے لکھا ہی کہ اصل یہہ ہی کہ اذان جمعہ کے روز منارے پر ہووے اسواسطے کہ اذان دور اؤر نزدیک کے آدمی کو خبر کرنیکے واسطے ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ * معنے اسکے یہہ ہیں کہ ای شرع کے حکمون پر ایمان لانے والے لوگو جب کہ

اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنے کی طرف * اللہ کی یاد کہا نماز اور خطبے کو یعنے خواہش کرو نماز اور خطبے کی طرف اور اُسکے واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑ دو خریدنا اور بیچنا * مسئلہ * شرح وقایہ میں لکھا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اُٹھے تب نماز اور بات کرنا حرام ہو جاوے جبتک کہ خطبہ تمام نہووے * اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسری بار امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف منہہ کر کے خطبہ سنیں اور امام کھڑا ہو کے باطہارت دو خطبہ پڑھے اُن دونون کے بیچ میں ایکبار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے تب اقامت کہی جاوے اور امام آدمیونکے ساتھہ دو رکعت نماز پڑھے * مسئلہ * کنز العباد میں لکھا ہی کہ ایک مرد ہی کہ وہ جمعہ کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھا تو اُٹھے اور فجر کی نماز کی قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ اَوْنَسِیَھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ وَقْتُھَا * یعنے جو شخص کہ نماز کے وقت سو گیا یا اُس نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اُسکی نماز قضا ہوئی تو چاہئے کہ اُس نماز کو پڑھے جسوقت کہ اُسکو یاد کیا اسواسطے کہ جسوقت کہ اُسنے اُسکو یاد کیا ہی وہی اُس نماز کا وقت ہی اور دوسرے اسواسطے کہ اگر وہ خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اُسکا جمعہ فوت ہوگا اور فتاوائے محیط میں بھی لکھا ہی * فایدہ * کنز العباد میں ینابیع سے لکھا ہی کہ

مستحب ہی جمعہ کے روز کہ امام پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھے * مسئلہ * کنز العباد میں ہی کہ جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہی * مسئلہ * کنز العباد میں صلوۃ مسعودی سے لکھا ہی ہمارے عالموں کے قول کے موافق اُن پر اللہ تعالی کی رحمت ہو جیو کہ حدث حدث میں مل جاتا ہی یعنے اگرچہ کئی حدث ہووے لیکن ایک ہی میں داخل ہو جاتا ہی جسطرح سے ایک مسلمان ہی کہ اُسکو حدث ہوا اور پھر جنابت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفے کا یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اُس سے ادا ہو جاویگا * مسئلہ * کنز العباد میں سراجیہ سے لکھا ہی کہ جو شخص کہ جمعہ میں جاوے اُسکے واسطے مستحب ہی کہ خوشبو مل لیوے اور اچھا کپڑا پہر لیوے * اور ذخیرہ سے لکھا ہی کہ جمعہ اور عیدین میں سوار ہوکے جانا درست نہیں ہی مگر پیادہ چلنا افضل ہی *

* فصل اٹھائیسویں عیدین کی نماز کے بیان میں *

* مسئلہ * مستحب ہی کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور غسل کرے اور خوشبو لے اور اپنا اچھا کپڑا پہرے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور عیدگاہ کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے کرینگے * مسئلہ * عید کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑھے اور جو شرط کہ جمعہ کیواسطے ہی وہی شرط عید کیواسطے بھی ہی واجب ہونے اور ادا ہونے کے حق میں * یعنے جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب

هي اۉر جس شهر مين جمعه ادا هووے عيد بهي ادا هووے مگر خطبه عيد ين مين سنت هي اۉر جمعه مين فرض يهه مضمون شرح وقايه سے لكها هي * مسئله * عيد كي نماز كا وقت شروع هوتا هي جب آفتاب ايك يا دو نيزے برابر مانند هوتا هي اۉر باقي رهتا هي جبتك كه آفتاب نهين دهلتا هي اۉر جب آفتاب دهلا تب پهر وقت نهين رهتا هي يهه مختصر قدوري اۉر فتاواے محيط مين هي * اۉر يهي مضمون شرح وقايه كا هي * مسئله * اۉر امام مقتديون كے ساتهه دو ركعت نماز پرهے اسطرح سے كه پهلے تكبير تحريمه كي كهے تب ثنا پرهے بعد اسكے تين تكبيرين كهے تب فاتحه اۉر سوره پرهے تب ركوع كرے تكبير كهتا هوا * اۉر دوسري ركعت مين پهلے قرآن پرهنا شروع كرے تب بعد قراءة كے تين تكبير كهے اۉر ركوع كے واسطے دوسري تكبير كهے اۉر چهه تكبيرين جو زياده هين اُنمين هاتهه اُٹهاوے اۉر نماز كے بعد دو خطبه پرهے اُندونون مين صدقهٔ فطر كا احكام بتاوے يهه شرح وقايه مين هي * مسئله * اۉر اگر امام نے نماز عيد كي پرها اۉر كسي شخص نے اُسكے ساتهه نماز نه پرها تو وه شخص اُسكي قضا نه پرهے يهه شرح وقايه اۉر مختصر قدوري مين هي * مسئله * اۉر اگر عيد كي نماز كسي عذر سے پهلے روز نه پرهي گئي تو دوسرے روز پرهے تيسرے روز نه پرهے يهه مضمون شرح وقايه اۉر مختصر قدوري اۉر فتاواے محيط اۉر عمدة الاسلام كا هي * مسئله * عيد اضحي كے احكام فطر كے موافق هين مگر عيد اضحي مين يهه مستحب هي كه جبتك نماز نه پرهي جاوے تبتك كهانا نه كهاوے اۉر نماز كے پهلے

کھانا مکروہ نہین ہی اۆر اسی پر فتوی ہی * اۆر عید اضحی مین بلند
آواز سے راہ مین تکبیر کہے اۆر خطبے مین تکبیر تشریق اۆر قربانی کے
احکام بتلاوے * اۆر اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی
گئی تو تیسرے روز تک نماز درست ہی اۆر بعد اُسکے نہین
یعنے دسوین کو نماز نہ پڑھی گئی تو گیارہوین اۆر بارہوین تک درست ہی
اۆر عرفہ کے روز واقفین کی مشابہت کے واسطے جمع ہونا
معتبر چیز نہین ہی کہ اُس سے ثواب ہووے اسواسطے کہ ایک
مکان خاص جسکو عرفات کہتے ہین کہ اُسمین حاضر ہونیکا حکم اللہ کی
نزدیکی کے واسطے پایا گیا ہی اۆر عرفات کے سواے دوسرے مکان
مین نہین یہہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہی * فائدہ * اۆر واقفین کہتے ہین
اُن لوگون کو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتے
ہین * مسئلہ * تکبیر تشریق کی یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد * عرفے کی
فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردونکی جماعت کے ساتھہ پڑھا جاوے
شہر کے مقیم پر اۆر اُس عورت پر جسنے مرد کے ساتھہ اقتدا کیا ہی
اۆر اُس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کے آخر روز کے
عصر تک واجب ہی یہہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہی * فائدہ * اۆر ایام
تشریق کہ نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرہوین ذی الحجہ کی عصر تک ہین
* مسئلہ * مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نکرے اگرچہ امام ترک کرے
* مسئلہ * فتاواے محیط مین ہی کہ باہر نکلنا عیدگاہ کی طرف عید کی

نماز کیواسطے سنت ہی اگرچہ جامع مسجد مین سب آدمی سماوین
* مسئلہ * محیط مین ہی کہ شہرسے دور نجاوین تاکہ شہرکے کنارے
مین عید کی نماز پڑھین اسواسطے کہ عید کی نماز درست ہوئے کی شرط
شہرہی اؤر شہر کا کنارہ بھی شہر ہی *

* فصل آنتیسوین خوف کی نماز کے بیان مین *

مختصر قدوری مین لکھاہی کہ جسوقت دشمن کا خوف زیادہ ہووے
تو اُسوقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ دشمن کی طرف کرے
اؤر دوسری گروہ کو اپنے پیچھے * اؤر اُس گروہ کے ساتھہ ایک
رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھہ اؤر جب دوسرے سجدےسے
سر اُٹھاوے تب پہلا گروہ دشمن کے طرف جاوے اؤر دوسرا گروہ
جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آوے تب امام اُن سبھون کے
ساتھہ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھہ اؤر تشہد پڑھے اؤر
سلام پھیرے اؤر یہہ گروہ سلام نہ پھیرین اؤر دشمن کی طرف
جاوین * اؤر پہلے گروہ آوین اؤر نماز پڑھین اکیلے اکیلے ایک
رکعت دو سجدے کے ساتھہ بغیر قرأت کے اؤر تشہد پڑھین اؤر سلام
پھیرین اؤر دشمن کی طرف جاوین * تب دوسرے گروہ آوین اؤر
ایک رکعت دو سجدے کے ساتھہ با قرأت اؤر تشہد پڑھین اؤر سلام
پھیرین یہہ مسافر کا مسئلہ ہی اؤر اُسی سے فجر کا مسئلہ بھی بوجھا
گیا پھر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے گروہ کے ساتھہ دو رکعت نماز
پڑھے اؤر دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھہ * اؤر مغرب مین پہلے

گروہ کے ساتھہ دو رکعت پڑھیں اور دوسرے کے ساتھہ ایک رکعت اور نماز پڑھنے کی حالت میں لڑائی نکریں اور اگر لڑائی کرینگے تو نماز باطل ہوگی اور اگر اسقدر سخت خوف ہووے کہ گھوڑے سے نہیں اُتر سکے نہ سکے تو اکیلے اکیلے سوار ہوئے نماز پڑھیں رکوع اور سجدہ اشارے سے کریں اور اگر قبلے کی طرف منہہ نکرسکیں تو جسطرف چاہیں منہہ کریں یہانتک مضمون مختصر قدوری کا ہی * مسئلہ * شرح وقایہ میں لکھاہی کہ باطل کرتاہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا اور سوار ہونا خلاصہ یہہ ہی کہ یے سب کام نماز پڑھتے ہوئے منع ہیں یعنے اسطرح پر منع ہیں کہ نماز پڑھتے جاویں اور یہہ کام کرتے جاویں اور اسطرح سے کہ ایک رکعت پڑھکے جانا دشمن کے طرف اور پھر آکے اُسی نماز کو تمام کرنا درست ہی ہی جیسا کہ لکھہ چکے *

* فصل تیسویں جنازے کے احکام کے بیان میں *

* مسئلہ * تیسیر الاحکام میں لکھاہی کہ جب مریض مرنے کے قریب ہو تب سرنو توبہ کرے اور اگر اُسپر کسیکا کچھہ حق ہووے تو اُسکو ادا کرے جو کسی سے کچھہ دشمنی ہووے تو اُسکو خوش کرے اور جو سنت ہووے جسطرح سے مونچھہ کا بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا وغیرہ ہی اُن پر مستعد ہووے * مسئلہ * جو شخص مرنے کے قریب ہووے اُسکے واسطے سنت ہی کہ اُسکا منہہ قبلے کی طرف کیا جاوے دہنی کروٹ اور چت لٹانا علمانے پسند رکھاہی اور کلمہ شہادت کا سکھلا دیا جاوے یہہ مضمون شرح وقایہ

اور بدایہ کافی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ ہمارے ملک میں چت لٹانیکو
چاہا ہے پسند رکھا ہی کیونکہ اس میں روح آسانی سے نکلتی ہی اور
سنت تو وہی داہنی کروٹ کرنا ہی ہی جو لکھ چکے * مسئلہ *
عمدۃ الاسلام میں لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک بیٹھ کے کلمہ شہادت کا
کہین اور کلمہ شہادت کہنے کا اُسکو حکم نکیا چاہیئے شاید کہ تنگ
دلی اور بےخبری سے دوسری بات کہہ دیوے اور یہی
تیسیر الاحکام میں بھی لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک کلمہ شہادت کا زور
زور کہے یہی اُسکا یاد دلانا ہی * مسئلہ * اور جب مرے تب
اُسکی ڈاڑھین باندھین اور اُسکی آنکھ بند کرین اور خوشبو آگ پر
رکھ کے اُسکا تخت اور کفن باسے اور باسنے کا شمار طاق ہووے یعنے
ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنے مین تعظیم مردیکی ہی اور تخت پر رکھے
اور کپڑا اُتارے اور اُسکی عورت چھپاوے اور ایک پتی
کپڑیکی جو اُسکی عورت غلیظہ چھپا سکے اُسکی عورت پر رکھے اسی پر
فتوی ہی آسانی کیواسطے اور عورت غلیظہ دبر اور ذکر اور خصیونکو
کہتے ہین اور وضو کرواوے بغیر کلی اور بغیر استنشاق کے اور
اُس مردیکے اوپر وہ پانی جاری کرے کہ جسکو بیر کی پتی یا اُشنان گھاس
ڈال کے جوش کیا ہووے یہہ زیادہ صفائی کے واسطے ہی اور اگر
بیرکی پتی یا اُشنان کا پانی نہووے تو فقط خالص پانی کفایت ہی اور
اُسکا سر اور ڈاڑھی گل خیرو سے دھووے تاکہ خوب صاف ہو جاوے
بعد اُسکا مردیکو بائین کروٹ لٹاوے اور غسال دیوے اسقدر جو

ملائن تخت سے الگ ہووے اُسکو پانی پہنچے تب بعد اُسکے داہنی
کروٹ لٹاوے اور اُسی طرح غسل دیوے اور پھر بائین کروٹ
لٹانا اسواسطے کہا جس مین داہنی طرف سے غسل شروع ہو تب
اُسکو تھوڑا بیٹھالے اور اُسکے شکم کو نرم نرم ملے اور جو کچھ نکلے
اُسکو دھووے اور اُسکے وضو اور غسل کو نہ دہراوے تب
بعد اُسکے ایک کپڑے سے پانی پونچھے اور اُسکا ناخن نہ تراشے
اور اُسکے بال مین کنگھی نکرے اور اُسکے سر اور داڑھی پر خوشبو
لے اور سجدیکے عضو پر کافور ملے اسواسطے کہ خوشبو سنت ہی اور
سجدیکے عضو مین خوشبو ملنے کے واسطے بہت بہتر ہین اسسبب زیادہ
بزرگی کے یہہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون ہی
* فائدہ * اور سجدیکے عضو یہہ ہین * پیشانی * اور ناک * اور
دونون ہاتھ * اور دونون زانون * اور دونون قدم فتاوا ے عالمگیری
مین لکھا ہی کہ مردیکو غسل دینے کے واسطے تخت پر رکھنے کی
صورت ہمارے بعضے عالمونکے نزدیک یہہ ہی کہ کعبہ رخ لمبان مین
رکھے جسطرحسے بیماریکی حالت مین اشارہ سے نماز پڑھنیکے واسطے لٹاتے
ہین اور بعضے عالمون نے کہا ہی کہ جسطرحسے قبر مین رکھا جاتا ہی
اُسیطرح رکھے اور صحیح یہہ ہی کہ جسطرحسے میسر ہو اور ہوسکے
اُسیطرحسے رکھے * مسئلہ * شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ سنت
کفن کی مردکیواسطے ازار اور پیراہن اور لفافہ ہی * اور لفافہ
کہتے ہین اُس چادر کو جو سب کپڑیکے اوپر لپیٹی جاتی ہی اور متاخرین نے

عمامہ بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہین * اور عورت کے واسطے
پیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اسکی
پستان باندھی جاوے سنت ہی اور مردکیواسطے ازار اور لفافہ بھی
کفایت ہی اور عورت کے واسطے ازار اور لفافہ اور دامنی
بھی کفایت ہی * مسئلہ * اور ضرورت کے وقت جو کچھ کہ موجود
ہووے کفایت ہی یہہ عمدۃ الاسلام مین ہی * مسئلہ * ہدایہ مین
لکھا ہی * کہ مرد کو ایکہی کفن دینا مکروہ ہی مگر ضرورت کے وقت درست
ہی * فائدہ * لفافہ اسقدر ہووے کہ سر کے بال سے قدم تک
چھپاوے اور ازار بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہہ مضمون
محیط کا ہی * فائدہ * اور دامنی اسکو کہتے ہین جو سر پر اوڑھائی جاتی ہی
وہ دو گز کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہووے * اور سینہ بند
تین گز کا لانبا اور بغل سے زانون تک چوڑا ہووے * یہہ مضمون
چلپی کا ہی * اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہووے یہہ
مضمون شرح اوراد کا ہی * مسئلہ * عمدۃ الاسلام مین سراجی سے
لکھا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اسکو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض
ہی کہ اسکو کفن دیوین اور اگر مضمون کو مقدور نہووے تو وہ لوگ
مقدوروالونسے کفن طلب کرین * مسئلہ * اور پہلے لفافہ بچھاوے
تب اسکے اوپر ازار تب مردیکو پیراہن پہنا کے ازار پر رکھے
اور ازار کو پہلے بائین طرف سے لپیٹے تب داہنی طرف سے لپیٹے اب
بعد اسکے لفافہ بھی اسیطرح لپیٹے * اور عورتکو پہلے پیراہن پہناوے

اور اسکے سر کے بال کو دو حصہ کر کے اسکی چھاتی پر پیراہن کے اوپر
رکھہ دیوے اسکے اوپر دامن اوڑھاوے تب اسکے اوپر لفافہ
لپیٹے اور اگر کھل جانے کا خوف ہووے تو کفن کو باندھہ دیوے
یہہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * اور سینہ بند عورت کا سب کفنونکے
اوپر پہراویں یہہ برجندی کا مضمون ہی * مسئلہ * شرح اوراد میں
ینابیع سے لکھا ہی جو کپڑا کہ آدمی کے واسطے زندگی میں پہرنا حلال ہی
مرد ہووے خواہ عورت تو اس کپڑے کا کفن دینا بھی حلال ہی
مرنے کے بعد اور افضل ہی سفید کپڑا کورا ہووے خواہ دھویا
یہی مضمون محیط کا ہی * مسئلہ * اور اسپر نماز پڑھنا فرض کفایہ ہی
یعنے اگر ایک شخص پڑھے تو سب سے ساقط ہو جاوے اور اگر کوئی
نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہوویں اور نماز جنازیکی یہہ ہی کہ پہلے تکبیر
کہے دونوں ہاتھونکو کان تک اٹھاتا ہوا پھر بعد اسکے ہاتھہ باندھے
اور ثنا پڑھے پھر دوسری تکبیر کہے اور درود بھیجے نبی ﷺ پر پھر
تیسری تکبیر کہے اور دعا پڑھے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے
اور اس نماز میں قراءت اور تشہد نہیں ہی یہہ مضمون شرح وقایہ
کا ہی * فائدہ * اور نماز جنازیکی چار تکبیر ہی اور جنازیکی نماز ادا کرنیکی
یہہ ترکیب ہی کہ پہلے نیت کرے اسطرح پر * نَوَيْتُ اَنْ اُؤَدِّيَ
اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ اَلثَّنَاءُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالصَّلٰوةُ عَلَى
النَّبِيِّ وَالدُّعَاءُ لِهٰذَا الْمَيِّتِ متوجها الى جهة الكعبة الشريفة
الله اكبر * اور اگر عورت ہووے تو لهذه الميت کہے اور امام

ہووے تو نیت امام ہو نیکی کرے اور مقتدی ہووے تو نیت اقتدا
کی کرے اور نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے ہاتھو نکو کان تک اُٹھاتا
ہوا اور پہلی تکبیر کے بعد * سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ * پڑھے
دوسری تکبیر کہے اور دوسری تکبیر کے بعد یہہ درود پڑھے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ
وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اور درود پڑھ کے تیسری تکبیر کہے اور تیسری تکبیر کے
بعد یہہ دعا پڑھے * اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ * یہہ پڑھ کے چوتھی
تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووے تو تیسری تکبیر کے بعد
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا
وَّمُشَفَّعًا * یہہ پڑھ کے چوتھی تکبیر کہے اور اگر مردہ لڑکی ہووے تو
اِجْعَلْهُ کی جگہہ پر اِجْعَلْهَا کہے اور شَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہہ پر شَافِعَةً
وَّمُشَفَّعَةً کہے اور تکبیرین مانند کہے تب چوتھی تکبیر کہے بعد دہنے بائیں
سلام کہے اور اُن تکبیروں میں ہاتھہ نہ اُٹھاوے اور اگر امام پانچ
تکبیر کہے تو مقتدی اُسکی تابعداری نکرے * مسئلہ * اور جنازے
کی نماز میں ثنا اور درود اور دعا کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے یہہ شرح
اوراد سے لکھا ہے * مسئلہ * ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو شخص کہ نماز

پڑھے وہ مردنکے سینے کے برابر کھڑا ہووے مردہ عورت
ہووے خواہ مرد اسواسطے کہ سینہ دلکی جگہہ ہی اور دل مین ایمان
کا نور ہی تو سینے کے برابر کھڑا ہونا شفاعت کیطرف اشارہ ہی اُسکے
ایمان کے سبب * مسئلہ * شرح اوراد مین صلوۃ مسعودیسے لکھا ہی
کہ اگر جنازے کی نماز مین قہقہہ مارکے ہنسے تو طہارت باقی ہی نماز
کو دہرا کے شروع کرے * مسئلہ * اور بہتر ہی امامت کے واسطے
بادشاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصبانکی ترتیب
سے اور ولی میت کی اجازت سے امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی
میت کے سواے دوسرون نے نماز پڑھ لی تو اگر ولی میت چاہے
تو دہراوے اور اگر ولی میت نے پڑھ لی تو دوسرے لوگ نہ دہراوین
اور جو مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئی دفن کیا گیا تو اُسکی قبر پر نماز پڑھی
جاوے جبتک کہ شبہہ ہووے کہ وہ مردہ سڑا نہین ہی اور اُسکا
اندازہ تین روز تک کا ہی یعنے تین روز تک نماز پڑھی جاوے یہہ
مضمون شرح وقایہ کا ہی * فائدہ * عصبہ یعنے قرابات والے کا نام ہی
اور عصبات کا بیان فرایض کی کتاب مین مفصل ہی مگر اس مقام
مین ضرورت کے موافق بیان کرتے ہین تو جس عصبہ کو ہم پہلے
لکھینگے سو امامت کیواسطے بھی پہلے مقرر ہوگا * اور جسکو پیچھے
لکھینگے سو امامت کے واسطے بھی پیچھے مقرر ہوگا اُوپر جو ترتیب
لکھا ہی اُسکے یہی معنے ہین * عصبہ کا قسم یہہ ہی پہلے میت کی اولاد
جسطرح بیٹا تب بعد اُسکے پوتا اور نیچے جہاتک حساب کرو

دوسرے میت کی جز جسطرح باپ تب بعد اُسکے دادا اور
اوپر جہان تک ہو * تیسرے میت کے باپ کی اولاد جسطرح
بھائی تب بعد اُسکے بھتیجا اور جہان تک نیچے حساب کرو *
چوتھے دادا کے اولاد جسطرح چچا تب بعد اُسکے چچیرا بھائی
اور جہان تک نیچے حساب کرو * مسئلہ * اور جو لڑکا کہ
پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہووے تو اُسکا نام رکھا جاوے
اور غسل دیا جاوے اور اُسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رویا
ہووے تو ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑھی جاوے
اور غسل دیا جاوے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * ایک کافر مرا
اور اُسکا ولی مسلمان تھا تو اُسکا ولی غسل دیوے جسطرح سے نجس
چیزین دھوئی جاتی ہین مسلمان کیطرح سے نہین یعنے اُسکے غسل کو
وضو سے شروع نکرے اور دہنے طرفسے شروع نکرے اور اُسکو
ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹے اور ایک گڑھا کھودے اور اُسکو
اُس مین ڈال دیوے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور سنت
ہی جنازے کے اُٹھانے مین چار آدمی اِسطرح پر کہ اُسکے آگے کے
پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے دہنے کندھے پر رکھے تب اُسکے
دوسری طرفکے آگے کے پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے بائین
کندھے پر لیوے اور جنازے کو جلدی لے جاوے اور دوڑے
نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی یہہ جنازہ اُٹھانیکی ترکیب جو شرح وقایہ
سے لکھا ہی اِسیطرح محیط مین بھی ہی اور لکھا ہی کہ یہہ سنت ہی

جسوقت کہ بہت سے اُٹھانے والے ہوویں گر ایک سے ایک
لیویں تو اُسکی ترکیب یہہ ہی کہ اُٹھانا شروع کرے مردیکی
داہنی طرف کے آگے کے پائے سے اوٗر وہ پایہ اُٹھانے والے کا
بھی داہنا ہووے اوٗر جنازہ کندھے پر سے رکھنے کے پہلے بیٹھنا
مکروہ ہی اور جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہی * فتاواے
عالمگیری مین لکھا ہی کہ جنازے کے چلنے کی حالت مین مردیکا سر آگے کی
طرف کرے اور قبر کھودے اور لحد بناوے اور مردیکو لحد مین
جو قبر سے قبلہ طرف ہی رکھے اوٗر اُسکا رکھنے والا کہے * بسم اللہ
و علی ملۃ رسول اللہ اور مردیکا منہہ قبلے کی طرف کر دیوے اوٗر جو
کفن کھلنے کے خوف سے کفن مین جو گرہ باندھا تھا سو کھول دیوے اوٗر
کچی اینٹ اور بانس قبر مین برابر رکھے اور دفن کے وقت عورتکی
قبر پر کپڑے سے پردہ کرے مرد کی قبر پر نہین اور پختہ اینٹ اور
لکڑی قبر مین رکھنا مکروہ ہی پھر اینٹ اور بانس رکھنے کے
بعد مٹی دیوے اور قبر کو ماہی پشت کرے اونٹ کے کوہان کیطرح
اور مربع نکرے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * قرابتی محرم
عورت کی قبر مین اُترے عورت کے دفن کرنیکے واسطے اور اگر
قرابتی محرم نہوویں تو بیگانے لوگ جو بڈھے اور نیک ہوویں اوٗر
اگر بڈھے نہوویں تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہوویں وہ اُتریں
یہہ مضمون کنز العباد کا ہی * مسئلہ * کنز العباد مین منافع سے
لکھا ہی کہ جنازہ قبر سے قبلہ طرف رکھے اور مردیکو اُس مین سے

اُٹھاوے تب لحد مین رکھے * مسئلہ * اور جو شخص کہ سمندر مین
کشتی و جہاز مین مرگیا تو اُسکو غسل دیوے اور کفن دیوے اور
اُسپر نماز پڑھے اور سمندر مین اُسکو ڈال دیوے اسواسطے کہ اُسکے
دفن مین عذر ہی یعنے سمندر مین جہان زمین نہووے یہہ کنز العباد مین
سراجیہ سے لکھا ہی * مسئلہ * اور قبر آدمی کے قد برابر طول
ہووے اور آدمی کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف
تک یا گردن تک کی ہووے یہہ مضمون کنز العباد کا ہی * مسئلہ *
اور بے اذن ولی میت کے دفن کے پہلے پھر نہ آوین * مسئلہ *
کنز العباد مین لکھا ہی کہ ایک شخص کتنی جنازیکی نماز کی تکبیر فوت ہووے
تو تکبیرونکو جو فوت ہوئی ہین قضا کرے بغیر دعا کے جبتک کہ جنازہ
زمین پر رکھا ہوا ہی اسواسطے کہ اگر قضا کریگا دعا سمیت تو مردے کو اُٹھا
لیجاوینگے تب اُسکی تکبیر فوت ہوگی اور جب مردہ اُٹھا لیجاوین تکبیر
موقوف کردیوے اسواسطے کہ نماز مردے پر ہوتی ہی اور مردہ نہین ہی

* فصل اکتیسوین شہید کے بیان مین *

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہووے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کی
راہ سے اور اُس مارنے کے بدلے مین مال دینا واجب نہووے
یعنے وہ قتل خطا سے نہووے یا کافرونکی لڑائی کے میدان مین مردہ
زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہی اُسکا یہہ حکم ہی کہ جو کپڑا کہ مردیکے
واسطے مقرر ہی اُسکے سواے جو کچھ ہووے جسطرح پوستین اور
قبا اور تاج اور ہتھیار اور موزہ ہی تو اُسکو اُتار لیوے اور اگر
کفن کے قسم کی کوئی چیز کم ہووے جسطرح ازار وغیرہ ہی تو اُس

مین زیاده کرے تاکه کفن اسکا پورا هو جاوے اور اگر کفن کے قسم
سے کوئی چیز زیاده هووے تو اسکو اتار لیوے اور اسکو غسل
نه دیوے اور اسپر نماز پڑهے اور اسکو خون سمیت دفن کرے یهه
مضمون شرح وقایه کا هی * فائده * قتل خطا یهه هی جس طرح سے ایک
مسلمان نے مشرکون کیطرف تیر مارا اور وه تیر کسی مسلمان کو لگا تو یهه
قتل خطا هی اس مین مال دینا واجب هوتا هی * مسئله * وه شهید هی
که جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کے میدان مین زخمی مرده پایا
گیا یا مسلمانون نے ظلم کی راه سے قتل کیا اور اس قتل کے بدلے
مال نهین واجب هی تو اسکو کفن دیوے اور اسپر نماز پڑهے اور
غسل نه دیوے یهه مضمون هدایه کا هی * مسئله * اور جس شخص
کو اهل حرب یا اهل بغی یا رهزنون نے قتل کیا کسی هتهیار سے
تو وه شهید هی یهه مضمون هدایه کا هی * فائده * اهل بغی وه شخص هی
جو مسلمان بادشاه سے برخلاف هووے * مسئله * اور اگر لڑکا
اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت اور جو شخص که شهر مین
مرا هوا پایا جاوے اور اسکا قاتل نه معلوم هووے اور جو شخص
که حد یا قصاص کیواسطے مارا جاوے اور جو شخص که زخمی هوا اور
کچهه زندگی کا فایده لیا جسطرح سویا یا کهایا پیا یا علاج کیا یا اسکو خیمے
مین جگهه دیا یا لڑائی کے میدان سے زنده باهر نکلا یا ایک نماز کے وقت تک
هوش سے رها یا کچهه وصیت کیا ان سب کو غسل دیا جاوے اور ان پر
نماز پڑهی جاوے اور اگر بغی هونے کے سبب سے یا رهزنی کے
سبب سے قتل کیا گیا تو وه غسل دیا جاوے اور اس پر نماز نه پڑهی جاوے

* فصل بتیسویں کعبے میں نماز پڑھنے کے بیان میں *

* مسئلہ * کعبے میں فرض اور نفل پڑھنا درست ہی اگرچہ مقتدیکی پیٹھ امام کی پیٹھ کیطرف ہووے * مگر اُسکی نماز نہ درست ہوگی جسکی پیٹھ امام کے منھہ کی طرف ہوگی اسواسطے کہ وہ امام کے آگے ہوگیا * اور مکروہ ہی نماز پڑھنا کعبے کے اوپر اُسکی تعظیم کے واسطے

* مسئلہ * ایک امام کے ساتھہ لوگون نے اقتدا کیا کعبے کے گرد حلقہ باندھکے اور اُن میں سے بعضے اپنے امام سے زیادہ نزدیک ہی کعبے کی طرف یعنے امام دو گز کے فرق پر ہی اور مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبے سے تو اس صورت میں وہ شخص اگر اُسطرف ہی جسطرف امام ہی تو اُسکی نماز نہوگی اور اگر دوسری طرف ہی تو درست ہوگی خلاصہ یہہ ہی کعبے میں چار طرف ہیں چارون دیوار کے حساب سے * تو پھر جو شخص کہ اُس طرف کھڑا ہی کہ جسطرف امام ہی تو وہ شخص جسوقت کہ کعبے کی طرف امام سے زیادہ نزدیک ہی وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسری تین طرف کے کھڑے ہونے والونکے کیونکہ جو شخص کہ اُن میں امام سے زیادہ کعبے کے نزدیک ہی وہ امام کے آگے نہیں ہی یہہ شرح وقایہ میں ہی *

* چوتھا باب روزیکے بیان میں * اور اس باب میں سات فصلین ہیں *

پہلی فصل روزیکے بیان میں * کھانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے آفتاب ڈوبنے تک نیت کے ساتھہ اسیکو روزہ کہتے ہیں اور روزہ رمضان کا فرض ہی سب مسلمان عاقل اور بالغ پر اور اُسکا ادا کرنا فرض ہی اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہووے تو

اسکا قضا رکھنا فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہی
اور اسکے سواے باقی سب نفل ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * اور
رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزیکی نیت کرنا رات سے
دوپہر کے قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہین * اور اگر فقط
نیت روزیکی کرے کہ مین روزہ اللہ کا رکھتا ہون اور مقرر نکرے
رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست
ہی اور اگر رمضان کے مہینے مین دوسرے واجب کی نیت کیا
تو رمضان کا روزہ اسی نیت سے ادا ہو جاویگا اور اگر مریض
یا مسافر رمضان مین دوسرے واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ
ادا ہوگا جسکی نیت کیا * اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ
رکھنے کی نذر کیا یعنے نذر کیا کہ مین فلانے روز روزہ رکھونگا اور اس
روز دوسرے واجب کی نیت کیا تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کیا
خواہ مسافر ہووے خواہ مقیم * اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی
نیت سے اور صرف نیت سے کہ مین روزہ رکھونگا * اور نیت
قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہین * اور قضا اور کفارہ
اور نذر غیر معین کیواسطے شرط ہی رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا
کہ مین فلانا روزہ رکھتا ہون یعنے دل مین مقرر کرے کہ مین فلانا روزہ
رکھونگا یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور جس شخص نے رمضانکا
یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونون صورت مین
اگرچہ اسکا قول قبول نہوگا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکھے
یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووے تو

رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہی اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووے یا زنا کی تہمت کسیکو اُسنے لگایا ہووے اور اُسکے بدلے مین وہ دُرّہ مارا گیا ہووے اور پھر اُسنے توبہ کیا ہووے * اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت آزاد خبر دے کہ مین نے چاند دیکھا * اور بغیر بدلی کے شرط ہی تینون مہینے کے واسطے کہ بہت سے آدمی گواہی دیوین تو اُنکا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہی اور بعضے نے قاضی کی عقل پر چھوڑ دیا ہی اور یہی بہتر ہی یہہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہی *

دوسری فصل روزے کے فاسد ہونے اور اُسکی قضا اور کفارے کے بیان مین

جو شخص کہ قصدا جماع کرے یا جماع کیا جاوے قبل یا دبر مین یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا کیواسطے خواہ دوا کیواسطے یا سینگی لگاوے یعنے پچھنا لیوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پھر قصدا کھا لیوے تو اِن سب صورتون مین قضا کا روزہ رکھے اور کفارہ دیوے ظہار کے کفارے کیطرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصدا فاسد کرنے کے واسطے ہی دوسرے روزے کے واسطے نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی * فائدہ * اور کفارہ ظہار کا یہہ ہی کہ ایک غلام آزاد کرے اِس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور اُسکے دونون ہاتھ اور دونون انگوٹھے کٹے اور دونون پانون کٹے ہوئے نہو دین یا ایکہی طرف کا ایک ہاتھ اور ایک پانون کٹا ہوا نہووے اور وہ غلام مکاتب جو تھوڑا مال دے چکا ہی

نہووے اور مدبر اور اُم ولد نہووے یہہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہی * فائدہ * مکاتب کہتے ہیں اُس غلام کو کہ جسکو اُسکے مالک نے لکھہ دیا ہی کہ تو اگر اسقدر مال دیوے تو تجہکو آزاد کرون * اور مدبر کہتے ہیں اُس غلام کو جسکو اُسکے مالک نے لکھہ دیا ہی کہ میرے مرنیکے بعد تو آزاد ہی * اور اُم ولد کہتے ہیں اُس لونڈی کو جسکے لڑکا ہوا ہووے اُسکے مالک کا جنا ہوا * مسئلہ * کفارہ روزیکا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد کرے مسلمان ہووے یا کافر غلام ہووے یا لونڈی چھوٹا ہووے یا بڑا اور بہرا ہووے یا کانا یا اُسکا ایک ہاتھہ ایک طرفکا اور ایک پانون دوسری طرفکا کٹا ہووے یا مکاتب ہووے اور کچھہ مال ندیا ہووے تو اِن سب کا آزاد کرنا درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * اور اگر غلام آزاد کرنے سے عاجز ہووے تو دو مہینے لگاتار روزہ رکھہ رمضان کے مہینے کے سوا اور پانچ روز جو اُنمین روزہ رکھنا منع ہی اُسکے سوا سے یعنے ایسا حساب سمجھہ کے دو مہینے روزہ رکھے کہ اُن دونون مہینونکے درمیان میں رمضان اور یوم الفطر اور یوم النحر اور تین روز اُسکے بعد کا نہ آجاوے اور اگر اُن دونون مہینے کے بیچ میں ایک روزہ توڑے تو پھر سرنو سے شروع کرے * فتاواے عالمگیری میں لکھا ہی کہ جب کفاریکا روزہ رکھے اور اُسمین ایک روزہ مرض یا سفر کے عذر سے افطار کرے تو پھر سرنوسے روزہ شروع کرے اور ایسا ہی اگر کفاریکے روزیکے درمیان میں عید الفطر کا دن اور عید قربانی کا دن اور تین روز اُسکے بعد کا آجاوے تو پھر

سرنوسے روزہ شروع کرے اور اگر اُن پانچون دنمین روزہ رکھا اور
افطار نکیا تب بھی سرنو سے شروع کرے اور اگر روزیے بھی
عاجز ہووے تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے یا کسیکو نائب
کردے وہ کھلادیوے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * عمدۃ
الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر ایک عورت روزہ کفاریکا ادا
کرتی ہی اور اُس دو مہینے مین اُسکے حیض کا ایام پڑیگا تو پھر اُسکا روزہ
برابر نہ تھریگا تو اُس صورت مین وہ کیا کرے * تو اُسکا جواب یہہ ہی
کہ اُسکے حق مین روزہ افطار کرنا مباح ہی اور اُسکے حق مین تتابع شرط نہین ہی
اسواسطے کہ وہ معذور ہی اور یہی مضمون شرح اوراد مین لکھا ہی
* فائدہ * تتابع کے معنے برابر لگاتار * مسئلہ * اور اگر خطا سے روزہ
افطار کیا ہو مثلاً اُسکو روزہ یاد تھا اور کلی کرنے لگا تب اُسکے حلق مین
بغیر قصد کئے ہوئے پانی گیا یا کسینے اُسکو زبردستی افطار کروا دیا
یا حقنہ لیا یا ناک یا کان مین دوائی ڈالا یا سر کے زخم مین دوائی لگایا اور
اُسکے دماغ مین دوا گئی یا شکم کے زخم مین دو لگایا اور اُسکے پیٹ
مین دوا گئی یا آسنے سنگ ریزہ نگلا یا پھر منہہ بھر اپنی خواہش سے
کیا یعنے آپ سے ردلایا یا سحر کھایا یا افطار کیا اس شبہہ سے
کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ کھایا اور شبہ کیا کہ میرا
روزہ افطار ہو گیا تب پھر قصداً کھایا یا عورت سوتی تھی اور اُسکے
مرد نے جماع کیا سوتے مین یا رمضانکے تمام مہینے مین نہ روزہ رکھنے
کی نیت کیا نہ افطار کی یا صبح تک روزیکی نیت نکیا تھا اور کچھ کھایا
تو اِن سب صورتون مین فقط قضا کرے * اور اگر کھایا یا پیا یا جمع کیا اور

اُسکو یاد نہ تھا کہ مین روزےسے ہون یا سویا اور اُسکو احتلام ہوا
یا کسی عورتکی طرف نظر کیا اور انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ دیا یا غیبت
کیا یا اُسپر قی غالب ہوئی اور اُسنے قی کیا یا تھوڑی قی
کیا یا جنب تھا صبح ہو گئی اور غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کی سوراخ مین
تیل ڈالا یا اپنے کانمین پانی ڈالا یا غبار یا دھوان یا مکھی اُسکے حلق مین
داخل ہوئی تو ان سب صورتو نمین روزہ نہ گیا * اور اگر مینہہ برستا ہی
یا برف پڑتی ہی اور اُسکے منہہ مین جاوے تو اُسکا روزہ فاسد ہووے
اور اگر وطی کیا مردے یا چارپاےسے یا فرج کے سواے دوسرے
بدنمین جسطرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتو نمین
اگر انزال ہو تو قضا کرے اور اگر انزال نہو تو قضا نکرے * اگر
ایک شخص نے گوشت کھایا جو اُسکے دانت مین چنے برابر رہا تھا
تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم رہا ہوگا تو قضا نکرے مگر
جسوقت کہ اُس گوشت کو منہہ سے نکال کے ہاتھہ مین لیا تب کھایا
اگرچہ چنے سے کم تھا قضا کرے فقط * اور اگر کسی شخص نے ایک
تل نگلا تو اُسکا روزہ فاسد ہوا اگر جسوقت کہ اس تل کو کوچے گا تو اُسکے
منہہ مین چوتھرا کے ناچیز ہو جاویگا اُسکا روزہ فاسد نہ ہوگا اور جہت سی
قی یعنے بھر منہہ قی آکے پھر جاوے یا وہ آپسے پھیرے تو روزہ فاسد
ہوگا اور تھوڑی سی قی سے دونون حالت مین فاسد نہوگا
اور امام محمد رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ جب قی کو آپسے پھیرے اگرچہ
تھوڑی ہو تو بھی فاسد ہوگا اور قی آکے پھر جانے سے اگرچہ بہت
ہو فاسد نہوگا تو بہت سی قی کے آپسے پھیرنے مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور

تھوڑی سی قے کے پھر جانے سے بالاتفاق فاسد نہوگا اور تھوڑی
سی قے کو آپسے پھیر لے میں ابو یوسف رح کے نزدیک فاسد نہوگا
خلاف محمد رح کے اور بہت سی قے کے پھر جانے سے ابو یوسف رح کے
نزدیک فاسد ہوگا امام محمد رح کے نزدیک نہیں یہہ سب مسئلہ شرح
وقایہ میں ہی * مسئلہ * ایک صاحب ریشم کا کام کرتا ہی اور اسنے ریشم
منہہ میں ڈالا اور سبزی یا زردی یا سرخی رنگ کی نکلی اور تھوک
میں ملی اور تھوک سبز یا زرد یا سرخ ہوگیا تب اس تھوک کو آسنے نگلا
اور اسکو روزہ اپنا یاد ہی تو اسکا روزہ فاسد ہوگا یہہ کنز العباد میں ہی

* فصل تیسری روزے کی مکروہات کے بیان میں *

* مسئلہ * مکروہ ہی روزہ دار کے واسطے کسی چیز کا مزہ چکھنا اور
چبانا مگر لڑکے کے واسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنے کوئی چیز
اسطرحکی نہ ملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کھلا سکے * اور مکروہ ہی
بوسہ لینا جسوقت کہ جماع سے بے دہشت نہووے * مسئلہ * اور
سرمہ دینا اور مونچھہ میں تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد
ہووے مکروہ نہیں ہی یہہ شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * مسواک
کرنا تر ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل ہو خواہ بعد کچھ دہشت
نہیں ہی یہہ شرح اوراد میں ہی * مسئلہ * اور مکروہ ہی سحر کے
کھانے کی تاخیر کرنی ایسے وقت تک کہ اس میں شک آوے
یعنے اس باتکی شک آوے کہ ابھی رات ہی یا صبح ہوگئی اور افطار
کرنے میں جلدی کرنا افضل ہی سو مستحب ہی کہ افطار کرے جب

کي نماز کے پہلے اور افطار کے وقت سنت هي که کهے * اَللّٰهُمَّ لَكَ
صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَ
صَوْمَ الْغَدِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَوَيْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
یهه فتاواے عالمگیری مین هي * مسئله * اگر کسی عورت کا
مرد بدخو هووے که نمک کی زیادتی کے واسطے لڑائی کرے تو اُس
وقت اگر نمک چکهے تو مکروه نهووے یهه عمدة الاسلام مین ظهیریه سے
لکها هي اور یهی مضمون شرح اوراد کا هي * مسئله * مکروه هي دو
روزه رکهنا اسطرح پر که اُن دونون کے بیچ مین افطار نکرے
اور مکروه هي صوم الصمت اور اُسکے یهه معنے هین که روزه رکهے
اور بات نکرے چپ رهے اسواسطے که یهه مجوس کا کام هي یهه
مضمون شرح اوراد کا هي * مسئله * مکروه هي روزه دار کو بغیر
وضو کے کلی کرنا یهه شرح اوراد مین سراجیه سے لکها هي * مسئله
جو بڈها ضعیف که کم زوری کے سبب روزه رکهنے سے عاجز هووے
تو وه روزه نرکهے اور هر روز ایک مسکین کو کهانا دیوے عید فطر کے
صدقے کیطرح اور عید فطر کے صدقے کا بیان آگے آویگا انشاء الله تعالی
اور جب اُس بڈهے کو روزه رکهنے کی طاقت هووے تب اُس
روزیکی قضا ادا کرے یهه شرح وقایه مین هي * مسئله * اور عورت حامله
اور عورت دوده پلانیوالی جسوقت که اپنی جان یا بچے کی جانکا
خوف رکهے یا مریض هووے اپنے مرض کی زیادتی کا خوف کرے
یا مسافر هووے تو یے چارون افطار کرین اور جب اِن چارونکا عذر دفع

ہووے تب روزیکی قضا ادا کریں بغیر صدقے کے یہہ شرح وقایہ مین ہی
* مسئلہ * اور جس مسافرکو روزہ رکھنا نقصان نکرے تو اُسکو روزہ
رکھنا مستحب ہی اور نقصان کرے تو اُسکو افطار کرنا واجب ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور جو شخص کہ سفر مین یا مرض مین
مرگیا تو اُسکے روزیکے بدلے مین صدقہ نہ دیا جاویگا اور اگر بیمار تھا اور
اچھا ہوا تب مرا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مرا تو اُسکے روزیکے
بدلے مین اُسکا ولی صدقہ دیوے اسطرح پر کہ اگر وہ شخص صحت
اور اقامت کے بعد اُسکے جتنے روزے کہ فوت ہوئے تھے اُتنے روز جیکے
مرا ہووے تو اُسکے سب روزیکے بدلے صدقہ دیوے اور اگر اُتنے روز
نہین جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اُتنے ہی روز کے روزیکا
صدقہ دیوے اُسکی صورت یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص کا دس روزہ
سفر مین یا بیماری مین فوت ہوا اور وہ شخص رمضان کے بعد
دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اُسکے دسون روزیکے بدلے
صدقہ دیا جاویگا * اور اگر رمضان کے بعد پانچ روز مقیم یا پانچ روز
تندرست رہا تب بعد اُسکے مرا تو اُسکے پانچ ہی روزیکے بدلے کا صدقہ
دیا جاویگا * اور صدقہ دینے کے واسطے یہہ شرط بھی ہی کہ وہ شخص
مرتے وقت کسی سے وصیت کر گیا ہووے کہ میرے روزیکے
بدلے صدقہ دینا اور اُسنے جسقدر مال چھوڑا ہی اُسکے مال کے
تیسرے حصے مین سے وصیت ادا کی جاویگی یہہ مضمون شرح وقایہ کا
ہی * مسئلہ * اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزے کے صدقہ

کے برابر ہی یعنے ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزیکے صدقہ برابر دیوے یعنے کوئی شخص مر گیا اور اسکی نمازین فوت ہوئین تھین تو اسکے ولی اسقدر صدقہ دیوین اسکے مال مین سے اور اس مین بھی شرط ہی کہ وصیت کر گیا ہووے مرتے وقت * مسئلہ * اور رمضان کی قضا چاہے برابر لگاتار ادا کرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجاوے تو اسی رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روزیکی قضا کرے بغیر صدقے کے یعنے اسکو صدقہ دینا نہوگا یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * مگر مستحب ہی کہ برابر لگاتار قضا ادا کرے جس مین اسکے کندھے سے واجب جلدی ساقط ہو جاوے یہہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہی * مسئلہ * اور مردیکا ولی مردیکے روزیکے بدلے روزہ نرکھے اور اسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور نفل کا روزہ جب کسی نے شروع کیا تب اسپر اسکا تمام کرنا فرض ہوجاتا ہی اور اگر اس روزیکو توڑے تو اسپر قضا اس روزیکی فرض ہووے مگر جس ایام مین روزہ رکھنا منع ہی اگر اس ایام مین نفل کا روزہ رکھیگا تو اسکا تمام کرنا فرض نہوگا اسواسطے کہ اس ایام مین روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کسطرح فرض ہووے * اور جس ایام مین روزہ رکھنا منع ہی وہ پانچ روز ہین ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید اضحی کے دن اور تین روز اسکے بعد یعنے ذی الحجہ کی گیارھوین بارھوین تیرھوین * مسئلہ * اور نفل کا روزہ بغیر عذر

نہ توڑے اور ضیافت کے عذر سے نفل کا روزہ توڑنا مباح ہي اور
یہہ حکم ضیافت کرنیوالے اور ضیافت کھانیوالے دونوںکے واسطے
ہي یعنے نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دونوںکے واسطے
ہي یہہ شرح وقایہ مین ہي * مسئلہ * اگر رمضان مین دنکو ایک لڑکا بالغ
ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اُس روز باقی روزنہ کچھ کھاوے نہ پیوے بزرگی
رمضانکے سبب سے اور اُس روزکی قضا نہ ادا کرے اگرچہ دوپہر کے پہلے
بالغ ہوا تھا یا مسلمان ہوا تھا اور نیت روزکی کیا تھا اور بعد نیت کے
کچھ کھایا تب بھی نہ قضا کرے اسواسطے کہ صبح کو اُسپر فرض نہ تھا
اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر اپنے گھر آیا تو یے دونوں
باقی روزنہ کچھ کھاوین نہ پیوین اور اُس روزکے روزکی قضا ادا کرین
یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہي * مسئلہ * ایک مسافر نے افطار کی نیت کیا
بعد اُسکے اپنے گھر آیا تب نفل روزکی نیت کیا اور نیت کرنے کا
وقت تھا یعنے دوپہر کے پہلے تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ
رمضانکا مہینا تھا تو اُسپر اُس روزکا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اُسنے
افطار کیا تو کفارہ نہین ہي * اور اسیطرح سے اگر مقیم نے رمضان مین
دنکو سفر کیا تو اُسپر بھی اُس روزکا پورا کرنا واجب ہوگیا اور
اگر اُسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہي یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہي
* مسئلہ * چھ عذر ہین کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کردیتے ہین
* پہلی سفر * اور دوسرے وہ مرض جو روزے سے زیادہ ہو یا اُسکو ہلاک
کرے * تیسرے عورت کا حاملہ ہونا * چوتھے دودھ پلانا مگر جب

روزہ یعنے اُن دونوں عورتکی جانکو یا اُنکے لڑکے کو نقصان ہووے * اوٗر
پانچویں بڑی شدتکی پیاس جس سے ہلاک ہونیکا خوف ہووے *
چھٹے بہین بڑی شدت کی بھوکھ جس سے ہلاک ہونے کا خوف
ہووے یہہ مسئلہ شرح اوراد سے لکھا ہی * مسئلہ * جسوقت
غازی رمضان کے مہینے مین دشمن کے مقابل ہووے اوٗر خوف
کرے کہ اُسکو روزہ کم زور کردیگا تو اُسکے واسطے افطار کرنا
افضل ہی اِسواسطے کہ کم زوریکے سبب جو خلل کہ دین مین ہوگا یعنے
وہ شخص کفارونکے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اُس خلل کا بدلہ بغیر
اُسوقت کے نہو سکیگا اوٗر جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضانکے
روزہمین ہوگا تو اُسکا بدلا دوسرے ایام مین ہو سکیگا تو اِسواسطے
افطار کرنا افضل ہوا یہہ شرح اوراد سے لکھا ہی * فائدہ * غازی کہتے ہین
اُن مسلمانونکو جو کفارون سے دین کے واسطے لڑائی کرتے ہین
* مسئلہ * مستحب ہی روزہ رکھنا ایام بیض مین اوٗر ایام بیض
کہتے ہین ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین کو مگر ذی الحجہ
کی تیرھوین کو نرکھے یہہ شرح اوراد سے لکھا ہی *

* فصل چوتھی اعتکاف کے بیان مین *

اعتکاف سنت موکدہ ہی اوٗر اعتکافکے معنے یہہ ہین کہ اعتکافکی نیت کرکے
دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد مین جس مین جماعت ہوتی ہی * بہت
کم مدت اُسکی ایک روز ہی تو پھر جو کوئی اعتکاف کرے اوٗر ایک روز
تمام ہونے کے پہلے چھوڑ دیوے تو اُسپر اُسکی قضا ہی یہہ مضمون

شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * اعتکاف سنت موکدہ ہی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخیر عشرہ مین یہہ مضمون شرح اوراد اور ہدایہ مین ہی * مسئلہ * محیط مین لکھا ہی کہ اعتکاف دو قسم ہی پہلے قسم نفل اور نفل کے یہہ معنے کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نکرے * اور دوسرا واجب اور اسکے یہہ معنے ہین کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے خلاصہ یہہ ہی کہ واجب وہ ہی کہ اعتکافکی نذر کرے مثلا کہے کہ مین اللہ کے واسطے اعتکاف کرونگا ایکروز یا ایک مہنے یا ایک برس اور نفل وہ ہی کہ مسجد مین اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب نکرے اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہی * مسئلہ * معتکف مسجد مین سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کے واسطے جسطرح پیشاب یا حاضرور ہی یا جمعہ کے واسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جسکا مکان جامع مسجد سے دور پڑے تو وہ ایسے وقت جاوے کہ جمعہ پاوے اور سنتین پڑھے جمعہ کے پہلے چھہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعہ کے بعد چھہ رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت * مسئلہ * اور اسقدر سے زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد مین اعتکاف کو فاسد نہین کرتا ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر معتکف جامع مسجد مین جمعہ اور اُسکی قبل بعد کی سنت پڑھنے سے زیادہ ٹھہرا رہا تو اُسکا اعتکاف فاسد نہوگا اسواسطے کہ جامع مسجد بھی اعتکافکی جگہہ ہی مگر یہہ

مستحب نہین ہی اسواسطے کہ اُسنے ایکہی مسجد مین اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دو مسجد مین بغیر ضرورتکے اعتکاف نہ ادا کرے * مسئلہ اور اگر بغیر عذر کے مسجد مین سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہووے * اور کھاوے اور پیوے اور سووے اور خرید کرے اور بیچے مسجد مین بغیر سودا حاضر کئے ہوئے یعنے سودا لا کے نہ بیچے اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہہ سب کام نکرے اور چپ نرہے اعتکاف مین اور نیک باتکے سوا سے کچھ نہ بولے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * مکروہ ہی اعتکاف مین چپ رہنا اور مستحب ہی اللہ کا ذکر کرنا یہہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی * مسئلہ * اور اعتکافکو باطل کرتی ہی وطی اگرچہ رات کو ہووے یا سہو سے اور معتکف کا وطی کرنا فرج مین اور بوسہ لینا اور عورتکا چھونا اگر وہ منزل ہووے تو اعتکافکو باطل کرتا ہی اور اگر منزل نہووے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا اگرچہ یہہ کام اعتکاف مین حرام ہین یہہ شرح وقایہ مین ہی اور یہی مضمون ہدایہ کا ہی * فائدہ * وطی کہتے ہین جماع کو * مسئلہ * اور عورتکیو اسطے اعتکاف اُسکے گھر کی مسجد مین ہی اور گھر کی مسجد سے وہ مقام مراد ہی جو نماز کے واسطے مقرر ہی اسواسطے کہ اُس عورتکے واسطے اُس مکانمین بڑا پردہ ہی * اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد مین تب بھی درست ہی یہہ کنز العباد مین کافی سے لکھا ہی * مسئلہ * عورتکو نہین لایق ہی کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن اعتکاف کرے یہہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی * اور جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کئی روزکا واجب

کیا تو اُن روزونکی راتمین بھی اُسکو اعتکاف کرنا واجب ہوگیا برابر
لگتا تار اگرچہ اُسنے برابر لگتا تار اعتکاف کرنیکی نیت نہین کی تھی یہی مضمون
شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی * مسئلہ * اور جو کوئی
اپنے اُپر کئی دن کا اعتکاف واجب کیا یعنے کئی دن کے اعتکافکی نذر کیا
تو اُندنون کا اعتکاف اُندنونکی رات سمیت پلی در پلی لازم
ہو جاویگا اگرچہ پلی در پلی کی شرط نکیا ہوگا * مسئلہ * اور دو روزکی
نیت کی تو دونون روزکی رات بھی داخل ہو جایگی * مسئلہ * اور جو کوئی
خاص کرکے دن ہی کے اعتکافکی نیت کرے تو اعتکاف صحیح ہوا یہہ مضمون
شرح وقایہ کا ہی اور اگر ایکدن کے اعتکاف کی نذر کرے تو اُسمین
اُسدن کی رات داخل نہووے یہہ عالمگیری مین ہی * مسئلہ *
اور جب اپنے اعتکافکی نیت مین رات اوردنکو داخل کیا تو شروع
کرے اعتکافکو راتسے اسواسطے کہ اصل یہہ ہی کہ ہر رات تابع ہی
اُس دنکی جو اُسکے بعد ہی یہہ عالمگیری مین ہی یعنے مسجد مین داخل
ہو آفتاب ڈوبنے کے پہلے اور نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد ایک دن
رات ہو یا دو تین دن رات یا زیادہ سبکو اسی پر قیاس کرے *

* فصل پانچوین صدقۂ فطر کے بیان مین *

* مسئلہ * صدقۂ فطر کا گیہون یا اُسکے آٹے یا اُسکے ستوسے یا سوکھے
انگور سے آدھی صاع * اور خرما یا جو یا اُسکے آٹے سے ایک صاع اور
وہ صاع جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے یہہ شرح وقایہ مین
ہی * فائدہ * اور اس صاع سے مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی
چار من کی ہی اور من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا

اؤر استاد کے معنے سیر تو اس حساب سے سن ایکسو اسی مثقال کا ٹھہرا
یہہ شرح وقایہ مین ہی * فائدہ * اؤر مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہی اؤر
قیراط پانچ جو کا یہہ شرح وقایہ کے باب زکوۃ الاموال مین ہی * فائدہ *
صاع آٹھہ رطل کی ہی اؤر ہر رطل بیس سیر کا اؤر ہر سیر ساڑھے
چھہ درم شرعی کا اس حساب سے صاع ایک ہزار چالیس درم شرعی
کی ٹھہری اؤر ایکدرم چودہ قیراط کی ہی اؤر ایک قیراط پانچ جو کا تو اس
حساب سے ایکدرم ستر جو کی ہی اؤر گھونگچی کے حساب سے ایکدرم پنیتیس
گھونگچی کی ہی یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی * فائدہ * ایک صاع کا
بہتر ہزار آٹھہ سی جو ہوا اؤر اسقدر جو کی چوبیس ہزار دوسی ساٹھہ
اؤر چھیاسٹھہ رتی ہوئی دو جو اوپر * اؤر رتی ہوتی ہی تین جو کی اؤر
اسقدر رتی کا تین ہزار اؤر تینتیس ماشہ ہوا دو رتی اؤر دو جو اوپر
اؤر ماشہ ہوتا ہی آٹھہ رتی کا اؤر اسقدر ماشے کا دوسو باون تولہ
ہوا نو ماشہ اؤر دو رتی دو جو اوپر اؤر تولہ ہوتا ہی بارہ ماشہ کا اؤر
اسقدر تولے کا تین سیر ہوا اڑھائی چھٹانک تین ماشہ دو رتی دو جو اوپر
یعنے ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولہ نو ماشہ دو رتی دو جو اوپر اؤر
یہہ حساب جونپوری سیر کا ہی اؤر جونپوری سیر چھیانوے روپئے
بنارسی کا ہی اؤر بنارسی روپیہ دس ماشے کا ہی اسیطرح چاہیے اپنے اپنے *ف*
شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے لگا لیوے اسیواسطے ہمنے
تولہ بھی لکھہ دیا ہی کیونکہ تولے سے سیر بنا لینا آسان ہی اؤر تولہ سب
شہر والے سمجھ جاتے ہین * مسئلہ * اؤر صدقہ فطر کا واجب ہی
اس شخص پر جو حر ہووے یعنے آزاد ہووے کسیکا غلام نہووے

* ف * ہمارے ملکی اسی تولے کے سیر کا تین سیر اور کچھ کم ۱۳ تولہ ہوتا ہی *

اور سامان ہووے اور وہ شخص مالک ہووے نصاب زکوۃ کا کہ
اور وہ نصاب زیادہ ہووے اسکے رہنے کے گھر سے اور اسکے
لباس سے اور اسکے گھر کے اسباب سے اور اسکے سواریکے
گھوڑیسے اور اسکے ہتیار سے اور اسکے غلام سے جو خدمت کے
واسطے ہیں اگرچہ اس شخص کو مال ملے ہوئے ایک برس نہ گذرا ہو
بخلاف اس نصابکے جس میں زکوۃ دینا واجب ہوتا ہی کیونکہ اس نصاب
میں شرط ہی کہ مال ملنے کے روز سے ایک برس گذرے تب زکوۃ
دیوے اور صدقہ فطر دینے کیواسطے یہہ شرط نہیں ہی اور ایسے
شخص پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہی صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہی یہہ
مضمون ہدایہ اور شرح وقایہ کا ہی * فائدہ * اور نصاب زکوۃ کہتے ہیں
سونیکے حسابسے بیس مثقال سونیکو اور ایک مثقال سو جو کا اور
چاندی کے حساب سے دو سو درم کو تو پھر جو شخص اسقدر مال کا
مالک ہووے تو اسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہی *
* مسئلہ * اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہی وہ ادا کرے
اپنی جان کیواسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرفسے اگرچہ وہ لڑکا
مالک نصابکا نہووے اور اپنے غلام لونڈی کی طرفسے جو خدمت کے
واسطے ہیں اگرچہ مدبر ہووے یا ام ولد ہووے یا کافر ہووے * اور
اپنی جورو کیطرفسے اور بڑے لڑکے کیطرفسے صدقہ نہ دیوے اور اپنے
چھوٹے لڑکے کیطرفسے جو مالک نصابکا ہی نہ دیوے بلکہ اسی کے
مال میں سے دیوے اور مکاتب کی طرفسے اور اس غلام کی طرفسے
جو سوداگریکے واسطے ہی نہ دیوے اور اس غلام کیطرفسے جو بھاگا ہی

نہ دیوسے مگر جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آیا ہووے تو اُسکی طرفسے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کے بیچ ہووے تو اُن غلاموں کی طرفسے کسی شریک پر صدقہ واجب نہووے * اور صدقۂ فطر کا واجب ہوتا ہے عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہونیکے پہلے تو اُسکے واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقۂ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہے اُسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرا یعنے صبح ہونیکے پہلے چاند راتکو مرا یا مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہونیکے بعد تو اندونوں پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوتا ہے اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہے اور مستحب ہے صدقہ فطر کا صبح ہوچکے کے بعد جلدی دینا اور اگر تاخیر کرے صدقہ دینے میں تو اُسکے کندھے سے صدقہ ساقط نہووے بغیر دئے ہوئے * مسئلہ * اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پلانیوالی روزہ رمضانکا افطار کرے تو اُن سبھونکے کندھے سے صدقہ فطر کا ساقط نہووے یہہ عمدة الاسلام میں ہے * عمدة الاسلام میں سراجیہ سے لکھا ہے کہ صدقہ فطر کا دینے میں تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو قبول ہونا روزیکا * اور دوسرے نجات پانا موت کے وقت جان کندنی کی ایذا سے * اور تیسرے بے دہشت ہونا قبر کے عذاب سے *

* فصل چھٹمین قربانی کے بیان میں *

* مسئلہ * ایک بکری قربانی کرنا ایکہی آدمی سے درست ہے اور ایک گاے اور ایک اُونٹ ایک آدمی سے بھی درست ہے اور اگر سات آدمی تک شریک ہوکر ایک گاے یا ایک اُونٹ قربانی

کرین تب بھی درست ہی مگر جب کہ ساتون آدمی برابر تھا توان ساتوان
حصہ قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بھی ساتوین
حصے سے کم قیمت دیگا توسب کی قربانی درست نہوگی یہہ
شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور قربانی اونٹ اور گاے اور بکری
اور بھینس سے درست ہی یہہ قدوری مین ہی * فائدہ * دنبہ
اور بھیڑ بکری کی جنس مین داخل ہی * اور بھینس گاے کی
جنس مین داخل ہی * مسئلہ * اور قربانی کا گوشت شریک
لوگ تول کر تقسیم کرین اٹکل سے نہین مگر جب گوشت کے ساتھہ
پایہ اور چمڑا بھی ملاکے تقسیم کرین تو درست ہی اسطرح پر کہ
ہر ایک کے حصے مین کچھہ گوشت اور کچھہ پایچے کا ٹکڑا ہووے اور خواہ
ہر ایک کے حصے مین گوشت اور کچھہ چمڑے کا ٹکڑا ہووے اور خواہ ایک
حصے مین گوشت اور پایچہ ہووے اور دوسرے حصے مین گوشت اور چمڑا
ہووے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور اگر ایک شخص نے قربانی
کے واسطے ایک گاے خرید کیا اور خریدنے کے بعد چھہ آدمی اور
بھی شریک ہوگئے تو درست ہی اور یہہ شریک ہونا خرید
کرنیکے پہلے مستحب ہی کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور قربانی واجب نہین ہی
مگر اسی پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے
واجب ہونیکا بیان اوپر ہوچکا اور قربانی جو واجب ہی سو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ آپنے فرمایا من وجد سعة ولم یضح
فلا یقربن مصلانا * اسکے یہہ معنے کہ جو شخص کہ مقدور والا

ہووے اور قربانی نکرے تووہ ہماری مسجد میں نہ آوے * اور قربانی اپنی ہی جان کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کیطرف سے نہیں بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکے کے مال سے اُسکا باپ یا اُسکا وصی قربانی کرے اور لڑکا آپہی گوشت کھاوے اور اُسکے کھانے سے جو باقی رہے تو اُسکو اُس چیز سے بدلے کہ اُس چیز سے لڑکا فایدہ پاوے مثلا لباس یا موزہ یہہ شرح وقایہ میں ہی * فائدہ * اور وصی کے یہہ معنی کہ مثلا ایک لڑکے کا ماباپ مرگئے اور کسی شخص کو وہ لڑکا سونپ گئے تو جسکو لڑکا سونپا ہی وہی شخص وصی ہی * مسئلہ * اور قربانی کا اول وقت عیداضحی کی نماز کے بعد ہی اگر شہر میں قربانی کرے اور اگر شہر کے سوائے دوسرے مکان میں قربانی کرے تو نحر کے روز کے صبح ہونیکے بعد * اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو کہتے ہیں اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی بارھوین تاریخ تک ہی آفتاب ڈوبنے کے تھوڑا سا پہلے تک * اور جو شخص کہ قربانی کے اول ایام میں صاحب مال تھا اور آخر ایام میں فقیر ہوگیا تو اُسپر قربانی واجب نہوگی اور اگر پیدا ہوا ماں کے شکم سے قربانی کے آخر روز میں تو اُسپر قربانی واجب ہوگی اور اگر قربانی کے آخر روز میں مرگیا تو اُسپر قربانی واجب نہوگی یہہ شرح وقایہ کا مضمون ہی * مسئلہ * شرح وقایہ میں ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا راتکے وقت اور یہی مضمون کنزالعباد میں ہدایہ سے لکھا ہی کہ راتکو ذبح کرنا درست ہی مگر مکروہ ہی اسواسطے کہ شبہہ ہی کہ اندھیری رات میں ذبح کرنے میں غلطی ہووے

مسئلہ اؤر اگر قربانی ترک کیا اؤر اُسکا ایام گذر گیا تو جس شخص نے نذر کیا ہو کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہو اؤر قربانی کے واسطے جانور خرید کیا ہو اِس صورت مین یے دونون زندہ جانور صدقہ کرین اؤر اگر صاحب مال ہو تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو خواہ نہین اسواسطے کہ اُسکے اُوپر قربانی واجب ہی خرید کرے خواہ نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی *مسئلہ* اؤر درست ہی چھ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا اؤر چھ مہینے سے کم کا درست نہین اؤر اُونٹ پانچ برس یا زیادہ کا اؤر پانچ برس سے کم کا درست نہین اؤر گاے دو برس یا زیادہ کی اؤر دو برس سے کم کی درست نہین اؤر بکری ایک برس یا زیادہ کی اؤر ایک برس سے کم کی درست نہین اؤر اگر قربانی کا جانور منڈا ہووے یعنے بے سینگھ کا یا بدّھا ہووے یا دیوانہ ہو تو قربانی درست ہی اؤر اگر اندھا ہو یا کانا ہو یا بہت لاغر ہو یعنے اِسقدر لاغر ہو کہ اُسکی ہڈیون مین مغز نہووے یا اِسقدر لنگڑا ہو کہ قربانی کرنیکی جاگہہ تک نہ جاسکے تو اِن سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی اؤر لاغر کے معنے دبلا *مسئلہ* اؤر جس جانور کا ایک ہاتھہ یا ایک پانون کٹا ہووے یا اُسکا کان تیسرے حصے سے زیادہ کٹا ہووے یا اُسکی دم تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اُسکی آنکھہ تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہو یا اُسکا چوتڑ تیسرے حصے سے زیادہ کٹا ہو تو اِن سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی *مسئلہ* اؤر قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت مین سے آپ کھاوے اؤر غنی اور فقیر کو کھلاوے اؤر جمع کر

دیکھے یہہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا
ہی * فائدہ * تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی
قربانی کا گوشت دیوے تو اسکو لینا درست ہی * مسئلہ *
اور مستحب ہی تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور
عیالدار کو صدقہ نہ کرنا اسواسطے کہ لڑکے بالے فراغت سے
کھاویں اور ذبح کرنا اپنے ہاتھہ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے
اور اگر بخوبی ذبح نہ کرسکے تو دوسرے کو حکم کرے
یہہ مضمون شرح وقایہ میں ہی * مسئلہ * اور قبلہ کی طرف
اُس جانور کا منہہ کر دیوے اور ذبح کے وقت کہے
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ *
اور فلان ابن فلان کی جگہہ پر قربانی کرنے والے اور اُسکے باپ کا نام
لیا جاوے مثلا اسطرح پر کہے * اللهم تقبل من عبد الله ابن عمر
اور ذبح کر کے چھوڑ دیوے جب سرد ہووے تب اُسکی کھال
کھینچے اور گوشت بناوے یہہ مضمون کنز العباد کا ہی *

* فصل ساتویں عقیقہ کے بیان میں *

* مسئلہ * شرعۃ الاسلام میں لکھا ہی اور حدیث میں لایا ہی کہ عقیقہ کا
یہہ حق ہی کہ بیٹا پیدا ہو تو دو بکری اور بیٹی پیدا ہو تو ایک بکری ذبح
کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طرف سے عقیقہ کیا ہی نبی ہونیکے بعد اور
عقیقہ کے ذبح کرتے وقت کہے * اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا

بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِّابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اور فلانے کی جگہہ پر اُس لڑکے کا نام لیوے اور عقیقہ کی ہڈی نہ توڑے
یعنے اُسکو پکاوے پوری پوری عضو اور دائی کو ایک ران دیوے
اور اُسکی تصدق کرے اور یہہ عقیقہ پیدا ہونیکے ساتوین روز یا
چودھوین روز یا اکیسوین روز کرے اور لڑکے کا سر مونڈواوے
اور اُسکے بال کے وزن برابر چاندی تصدق کرے * مسئلہ * اور
جو شرط اور احکام کہ قربانی کے جانور مین ہی وہی عقیقہ مین ہی اور لڑکے
کے داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی جاوے اور
ذرا سا خرما یا دوسری میٹھی چیز منہہ سے کچل کے اُسکے تالو مین لگا
دیوے یہہ شرح مشکوٰۃ مین ہی * مسئلہ * کنز العباد مین لکھا ہی کہ بیٹا
پیدا ہو تو عقیقہ مین دو بکری اور لڑکی ہو تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا
پیدا ہووے مین ایکہی بکری کرے تو کچھ دہشت نہین * مسئلہ *
مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے لا الہ الا اللہ اُسکو سکھاوے
اسواسطے کہ اُسکی پہلی بات کلمہ ہو واللہ اعلم بالصواب * اس فقیر
گنہگار نے اس کتاب کو تالیف و ترجمہ کرنیکے کئی برس بعد حج کے سفر
سے پھر آتے ہوئے سن بارہ سو تینتالیس ہجری مین اور بعد اُسکے
ایک بار اور بھی چھپوایا تھا سو اب پھر تیسری بار سنہ ۱۲۶۷
ہجری مین بعضے مقام پر مضمون صاف ہونے کے لئے کچھ لفظین زیادہ
و کم کیا اور بہت سے مسئلے ضروری جو چھوٹ گئے تھے سو اُنکو اُنکے

مقام پر داخل کیا اب جسکے پاس وہ کتاب ہو وہ اسکے موافق اپنی
اپنی کتاب کو درست کرے * یارب العالمین جو اس کتاب مین سہو
خطا ہوئی ہو اسکو بخش دے اور اس کتاب کے پڑھنے والون کو
اپنا مقبول کر اور ان کے گناہون کو بخش اور ان کے ذہن کو
کھول دے اور انکو سیانہ دان کر اور ان کا دونون جہان مین
بھلا کر اور سب مومن مردون اور عورتون پر رحمت کر
آمین یارب العالمین *

* فہرست نسخۂ مفتاح الجنۃ *

خطبة الجمعة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي احصى مقادير القلم
اجرى بنا نعم الهدى جلى مناصير الكرم
فرد تعالى ذكره رب توالى بره مولى تواتر نصره
ملك تفضل بالنعم صمد سلام مؤمن عدل
لطيف محسن احد قديم ابرء عن اندراس
والهرم حي حليم واحد حق عليم ماجد بر
اله واحد رب بري عن خلل بر رؤف نافع ضار
مذل دافع هاد دليل رافع خير حكيم منتقم
بثنائه نطق السماء وبامره قام الهواء وبفضله ظهر
الضياء وبلطفه كشف الظلم خلاق ما لا يخلق رزاق
ما لا يرزق فتاح ما لا يفتح قسام ما لا ينقسم
عم الورى احسانه بحر الحجى برهانه قهر

الْعِدِ ى سُلْطَانُهُ بَرَّ الْوُجُودِ مِنْ عَدَمْ • جَلّى صُدُوراً
بِالصَّفَا حَلّى قُلُوباً بِالضِّيَاءِ • يَنْسَى عُيُوباً بِالْعَطَا
يَمْحُو ذُنُوباً بِالْكَرَمْ • اِخْتَارَ صَدْرًا بِالْعُلَى رَبُّ
الْبَرِيَّةِ وَالْوَرَى • ذَاكَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ذُرَّامَةٍ
خَيْرُ الْأُمَمْ • ذَاكَ الْإِمَامُ الْمُرْسَلِينَ ذَاكَ الشَّفِيعُ
الْمُذْنِبِينَ • هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ بَدْرُ الْعَرَبْ
شَمْسُ الْعَجَمْ • مِنْ شَعْرِهِ زَيْنُ الْهُدَى مِنْ
خُلْقِهِ نُورُ الْعُلَى • مِنْ صَدْرِهِ فَيْضُ التُّقَى
مِنْ جُودِهِ دُرَرُ الْحِكَمْ • طٰهٰ طَبِيبٌ حَاذِقٌ نُورٌ
أَمِينٌ صَادِقٌ • وَحْيٌ بَيَانٌ نَاطِقٌ خَتْمُ الرِّسَالَةِ
بِالْوَسَمْ • أَوْلَادُهُ فِي دَارِهِ أَعْدَاؤُهُ فِي نَارِهِ • صِدِّيقُهُ
فِي غَارِهِ ذَاكَ الْعَتِيقُ الْمُحْتَرَمْ • خَيْرُ الرَّفِيقِ
الْأَصْفِيَا بُو بَكْرٍ تَاجُ الْأَوْلِيَاءِ • ثُمَّ الْعُمَرُ بَحْرُ الْعَطَا
مِصْبَاحٌ فِي لَيْلِ الظُّلَمْ • فَالْجَامِعُ قَوْلِ الَّذِي

عثمان ينبوع الحياء والمرتضى شمس
الضحى أعني علي المحتشم أسد الله
الغالب مطلوب كل الطالب للروح أحمد
قالب للتاج مالك والعلم سبطاه في رضوانه
عماه في غفرانه رهط لقي سبحانه بشرى
لهم رب الحرم صلوا على أزواجه أيضا على
أحبابه سبقا للذي الواحد لوحا يحامي
بالزمم يا أيها الناس اعملوا بالموت والحشر
اذكروا لله ذي المجد اعبدوا واسعوا إلى
درجاتكم أين الملوك العالية باب القصور
العالية صاروا عظاما بالية رب تخصص
بالقدم فاغفر لنا آثامنا واستر لنا أجرامنا
ثبت لنا أقدامنا إنك تفرد بالأكرم

اب صدق دل سے ہو سنو اللہ کی باتیں سنو * اللہ کو حاضر کہو
مت بھولو اسکو ایک دم * مانو تم اسکے امر کو باز آؤ اسکے
نہیں سے * جسنے کیا سب خلق کو اول کرے موجود از عدم
جو امر حق لاوے بجا در نار ہے حق سے سدا * کرتا رہے وہ فرض ادا
جنت ملے اسکو ارم * جو امر سے غافل رہے اور نہیں سے شاغل
رہے * تو دوزخ اسفل رہے جاتا بصد درد و الم * دنیا کو
فانی جان لو مرنے کو برحق ٹھان لو * یہہ بات حق ہے مان لو جانو
اسے فرض اتم * یار و عزیز و دوستو دنیا میں ہرگز مت پھنسو
دل اسکی الفت میں ندو مت ہارو تم اپنا جنم * آدم کہان حوا
کہان مریم کہان عیسی کہان * ہارون اور موسی کہان
اسبات کا ہی سبکو غم * جانا یہان سے ایک دن آوے نہ کام
اعمال بن * جانے کا دن آوے ہی گن وعدیسے دم زیادہ نہ کم
اک روز ایسا ہووےگا جو قبر میں تو سوویگا شرم گنہ سے رویگا مولی
رکھے وہان پر شرم * جانا وہان ناچار ہی جس جا نہ کوئی یار ہی
یا نور ہی یا نار ہی یا خاک ہی یا خون بہم * مت کر بھروسا زندگا
مت دل دکھا ایک مور کا کریاد اندھیرا گور کا جو ہی وہان سو سو
قدم * در اس گھری سے جان من چھوڑینگے تجھے کر کر دفن *
اسدن پہ زمین سب مرد و زن ماتی میں کر کرنے عدم * منکر نکیر آوینگے
جب پوچھیں ترا ہی کون رب * چارون طرف سے از غضب
پھر خاک ہووے تجھپہ خم * روز قیامت آوے جب خلقت
اٹھیں قبرون سے سب قاضی تو ہو اس روز رب جاری

کرے سب پرحکم * نیکی بدی تولین وہان نامہ سبھی کھولین وہان
جب دست و پا بولین وہان جاتا رہے سارا بھرم * بھائی کو بھائی
چھوڑ دے بیٹے کو مائی چھوڑ دے * خاوند بیاہ چھوڑ دے اور
پڑے کھال بال ہم * بیٹا تجے وہان باپ کو جب دیکھے اُسکے پاپ کو
سب بار ہون آپ آپ کو ساتھی نہو جز اپنا دم * آدم سے تا عیسیٰ
نبی نفسی پکارین وہان سبھی * بولے وہان ایک اُمتی احمد نبی
صاحب حشم * کوئی نہ کام آوے وہان غیر از عمل ای مومنان
* یا مصطفیٰ ہو وین شفیع یا بخشے مولی از کرم *

* اندکے نشیند وخطبہ ثانی نخواند *

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْجُمُعَۃَ عِیْدًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ وَاسْتِغْفَارَ الذُّنُوْبِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ تُبْتُوْا قُلُوْبَکُمْ

بالطاعات • وصلوا على محمد ن المصطفى

صاحب الشفاعات بدست راست بخواند اللهم صل على

محمد وعلى آل محمد بعدد من صلى وصام بدست چپ

بخواند اللهم صل على محمد وعلى آل محمد بعدد من

قعد وقام • وصل على جميع الانبياء والمرسلين

وعلى الملائكة المقربين وعلى عباد الله الصالحين

وعلى اهل طاعتك اجمعين • وارحمنا معهم

برحمتك يا ارحم الراحمين • فرود آيد الله تعالى

پادشاه اسلام را توفيق عمل خير دهاد • اللهم

وفقه لما تحب وترضى واجعل آخرته خيرا من

الاولى اكمل واوفى • اللهم انصر من نصر دين

محمد واخذل من خذل دين محمد بالا رود

عباد الله • ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء

ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَكْبَرُ ۝

* دیگر خطبہ جمعہ *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدَّرَ خَيْرًا وَّخَبًّا لَا ۝ وَالشُّكْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَّجَمَا لَا ۝ فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِيٌّ ۝ رَبٌّ اَزَلِيٌّ خَلَقَ الْخَلْقَ كَمَا لَا ۝ لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ وَلَا حَدَّ لِمَوْلٰى ۝ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ وَلَمْ يَلْقَ زَوَا لَا ۝ لَا مِثْلَ لِمَنْ صَوَّرَ مِثْلًا وَّ نَظِيْرًا ۝ مَنْ قَالَ سِوٰى ذٰلِكَ قَدْ قَالَ مُحَالًا ۝ لَا شِبْهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفْوَ لِمَوْلٰى ۝ لَا وَلَدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَخَالَا ۝ لَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ وَلَا وَقْتَ زَمَانًا ۝ لَا مَانِعَ لَا حَاجِبَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۝ اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ حَقًّا ۝ وَالْبَاطِنُ سُوْلَاءً بِلَا قِيْلَ وَّقَالَا ۝

لَا تُشْرِكْ بِاللهِ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ • اُمِنْ بِرَسُوْلٍ تَجِدُ
اَلْقُرْبَ كَمَالًا • ثُمَّ اَشْهَدُ بِاللهِ هُوَ الْوَاحِدُ حَقًّا • ثُمَّ
اَشْهَدْ بِالْاَحْمَدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى • سَلَّمَ اللهُ عَلٰى اَفْضَلِ
رُسُلٍ وَنَبِيٍّ • فِيْ كُلِّ صَبَاحٍ وَّمَسَاءٍ وَزَوَالًا • وَارْحَمِ
اللهُ لِمَنْ نَّالَ بِفَضْلِكَ • فِي الْغَارِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النُّوْرِ
تَلَالًا • ثُمَّ ارْحَمْ عَلٰى اَعْدَلِ اَصْحَابٍ جَهِيْدٍ
فَارُوْقٍ عَزِيْزٍ فَاذَا الْكُفْرُ اَزَالًا • ثُمَّ ارْحَمْ عُثْمَانَ
لِاِحْسَانٍ كَثِيْرٍ • لِلدِّيْنِ نَصِيْرٍ وَّمِنَ النُّوْرِ جَمَالًا •
ثُمَّ ارْحَمْ اَسَدًا وَعَلِيًّا وَوَلِيًّا • مِنْ عِلْمٍ جَلِيٍّ وَّمِنَ
الْقُرْبِ كَمَالًا • ثُمَّ ارْحَمْ حَسَنَيْنِ وَهُمَا سِبْطَا اَحْمَدَ •
وَالْحَمْزَةَ عَبَّاسَ مِنَ الْقُرْبِ كَمَالًا • وَالْفَاطِمَةَ
الزَّهْرَاءَ مِنْ نُوْرِ اَبِيْهَا • تَتَشَفَّعُ لِلْاُمَّةِ وَالْقَوْمِ
كُسَالٰى • يَا قَوْمُ لَنَا التَّوْبَةُ لَيْلًا وَّنَهَارًا • وَالطَّاعَةُ لِلّٰهِ
تَقَدَّسَ وَتَعَالٰى • اِنْ شِئْتَ مِنَ الْخَوْفِ اَمَانًا وَّ

سَلَامًا • لَا تَهُولِمَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى • اِنْ شِئْتَ مِنَ

النَّارِ نَجَاتًا وَّفَلَاحًا • فَاعْبُدْهُ يَقِيْنًا بِغُدُوٍّ وَّاٰصَالًا •

طُوْبٰى لِمُصَلٍّ بِصَفَاءٍ وَّبِصِدْقٍ • قَدْ يَحْصُلُهُ

اَلْقُرْبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى • هَيْهَاتَ لِمَنْ يَرْغَبُ عَنْ

ذِكْرِ اللّٰهِ • قَدْ يَجْمَعُ لِلنَّفْسِ عَذَابًا وَّنَكَالًا •

هَيْهَاتَ لِمَنْ ضَيَّعَ عُمْرًا بِهَوَاءٍ • فِسْقًا وَّفُجُوْرًا وَّ

فَسَادًا وَّخَبَالًا • يَا رَبِّ تَبَارَكْ لِمُصَلِّيْنَ جَمِيْعًا •

عِلْمًا وَّبَيَانًا وَّجَمَالًا وَّكَمَالًا •

گر تا قیامت زنده آخر فنا آخر فنا * ور هم چو خور تابنده آخر فنا آخر فنا

نه شاه ماند در جهان نه ماه اندر آسمان * نه آسمان یابد امان آخر فنا آخر فنا

هر دم خدا را یاد کن دل را ز غم آزاد کن * جان را همیشه شاد کن

آخر فنا آخر فنا * آدم کجا حوا کجا آن دانهٔ گندم کجا * آن دم کجا این دم کجا

آخر فنا آخر فنا * آن کشتی عمان کجا آن نوح کشتی بان کجا * آن موج

طوفانی کجا آخر فنا آخر فنا * حضرت سلیمان شد کجا داود خوش الحان کجا

آن یوسف تابان کجا آخر فنا آخر فنا * عشق زلیخائی کجا تخت سلیمانی کجا

آن ماه کنعانی کجا آخر فنا آخر فنا * لیلی کجا مجنون کجا آن غمزهٔ شیرین کجا

فرهادهم خسرو کجا آخر فنا آخر فنا * کو حشمت اسکندری آن رفعت بالاتری * بر خالق عالم سروری آخر فنا آخر فنا * بر دولت دنیا مپیر خود را اگر اندوهگین * گاهی چنان گاهی چنین آخر فنا آخر فنا * ای دل تو با حق یار شو وز غیر حق بیزار شو * غافل مشو هشیار شو آخر فنا آخر فنا * کو سعدی شیرین زبان کو حافظ غیب اللسان کو خسرو طوطی بیان آخر فنا آخر فنا *

نبهنا الله من نومة الغافلين ونفعنا وإيّاكم بالآيات والذكر الحكيم إنه تعالى جواد كريم ملك برؤف رحيم

* خطبه ثانی اندکی نشسته درود خوانده بخواند *

الحمد لله الحمد لله الذي جعل الجمعة عيدا للمسلمين واستغفار الذنوب للمؤمنين وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن محمدا عبده ورسوله من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له وقال عز وجل إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه

وسلّموا تسليماً بدست راست بخواند اللّهمّ صلّ على

محمّدٍ وعلى آل محمّدٍ بعدد أنفاس المخلوقاتِ

بدست چپ بخواند اللّهمّ صلّ على محمّدٍ وعلى آلِ

محمّدٍ بعدد أشعار الموجوداتِ وصلّ على جميعِ

الأنبياءِ والمرسلين وعلى الملائكة المقرّبين

وعلى عباد الله الصّالحين وارحمنا معهم برحمتك

يا أرحم الرّاحمين ۰ فرود آيد

الله تعالى بادشاه اسلام را توفيق عمل خير دهاد

اللّهمّ اجعله رحيماً على العلماء والفضلاء والصّلحاء

والفقراء والغرباء والرّعيّة ۰ بالا رود ۰ اللّهمّ انصر

من نصر دين محمّدٍ ودين آل محمّدٍ ۰ واخذل

من خذل دين محمّدٍ ودين آل محمّدٍ ۰ عباد الله

إنّ الله يأمر بالعدل والإحسان ۰ وإيتاء ذي

القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ الْجَلِيْلَ الْجَبَّارَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يَغْفِرْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَتَمُّ وَأَكْبَرُ ۞

۞ خطبة عيد الفطر ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ ۞ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ شَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِيْنَ بِإِشْرَاقِ أَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ وَالْإِيْمَانِ ۞ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْمُصَلِّيْنَ بِنُوْرِ الْهِدَايَةِ وَالْعِرْفَانِ ۞ وَبَشَّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْعَابِدِيْنَ بِنَعْمَاءِ الْجِنَانِ ۞ وَفَتَحَ عَلَى الصَّائِمِيْنَ أَبْوَابَ الْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

سُبْحَانَ مَنْ أَنْزَلَ الْفُرْقَانَ فِي أَشْرَفِ لَيْلَةٍ

مِّنْ لَيَالِي شَهْرِ رَمَضَانَ ٭ وَجَعَلَ قِيَامَهَا خَيْرًا مِّنْ

أَلْفِ شَهْرٍ مِّنَ الدُّهُورِ وَالْأَزْمَانِ ٭ وَأَرْسَلَ فِيهَا

الْمَلَائِكَةَ بِتَبْلِيغِ سَلَامِهِ عَلَى كَافَّةِ أَهْلِ الْحَقِّ

وَالْإِيقَانِ ٭ وَغَفَرَ لَهُمْ بِكَمَالِ الْكَرَمِ وَالْإِحْسَانِ ٭ جَمِيعَ

الكبائر والعصيان ٭ الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله

والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ٭ سُبْحَانَ مَنْ وَعَدَ

لِلصَّائِمِينَ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ مِنْ بَابٍ يُقَالُ لَهُ رَيَّانُ ٭

لَا يَدْخُلُ فِيهَا إِلَّا صَائِمُو شَهْرِ رَمَضَانَ وَشَرَّفَهُمْ

بِأَنْوَاعِ نَعْمَاءِ الْجِنَانِ ٭ مِنَ الْحُورِ وَالْقُصُورِ وَالْغِلْمَانِ

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله

الحمد ٭ سُبْحَانَ مَنْ فَضَّلَ خُلُوفَ فَمِ الصَّائِمِينَ

عَلَى رِيحِ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ ٭ وَأَوْجَبَ عَلَى

نَفْسِهِ جَزَاءَ الصِّيَامِ بِكَمَالِ الْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ ۝ فَطُوبٰى لِمَنْ نَالَ جَزَاءَ خَيْرِ الْاَعْمَالِ مِثْلَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ۝ وَبُشْرٰى لِمَنْ فَازَ بِسَعَادَاتِ جَزَاءِ الْحَسَنَاتِ مِنْ بَيْنِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ۝ شَهَادَةً مُوْصِلَةً اِلٰى دَارِ الْخُلْدِ وَالْجِنَانِ ۝ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ۝ اِعْلَمُوْا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ وِدَاعِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَيَوْمُ فِرَاقِ هٰذَا الشَّهْرِ جَلِيْلِ الشَّانِ ۝ اِبْكُوْا الْوِدَاعَ شَهْرِ رَمَضَانَ ۝ يَا حَسْرَتَا وَيَا نَدَامَتَا عَلٰى فِرَاقِكَ وَوِدَاعِكَ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ قَدْ غَابَتْ عَنْكُمْ اَنْوَارُهُ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْكُمْ اٰثَارُهُ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ الْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ۝ اَلْوِدَاعُ